فہرست

ناصر الابرار فی مناقب اہل بیت الاطہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الملک العزیز الغفار الحلیم العفو الرؤف الستار والصلوۃ والسلام علی النبی
الامی الحرمی المدنی المختار الحق الحی الغفور الشکار وعلی آلہ الاحرار واہلبیتہ الاطہار
وعلی ابویہ اسلامہما کما تواترت بہ الاخبار ونطقت بہ الآثار وعلی اصحابہ الاخیار
عرب العرباء الابرار فمنہم الصدیق ثانی اثنین اذ ہما فی الغار وعمر الفاروق الاشد
علی الکفار وعثمان الحیی الرحیم بینہم من الاقرباء والاغیار واسد اللہ الحید رعلی الکرار
والحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ وریحانی الرسول وامہما سیدتنا فاطمۃ الزہراء
البتول وعلی ازواجہ وذریاتہ واعمامہ وسائر المہاجرین والانصار فمن احبہم کان معہم
فی دار القرار ومن ابغض احدا منہم خسر فی ہذا الدار وفی تلک الدار وصار وقود النار
بعد اسکے کہتا ہے بندہ گنہگار شرمسار متمسک بذیل پاک آل اطہار واصحاب کبار خاکراہ
پنجتن فقیر محمد ناصر علی بن شیخ حیدر علی مرحوم غیاثپوری منیری مولدا آروی مسکنا
کہ اک عرصہ دراز سے جی مین از بس شوق تھا کہ مناقب اہلبیت کرام مین ایک رسالہ
مختصر اردو زبان مین لکھون کہ ذریعہ نجات ہو کفارہ سیئات ہو مگر باعث عدم
مساعدت وقت کے جی ہی مین گھٹ گھٹ کے رہتا تھا تا آنکہ شوق کا صدمہ

سنتا تھا کہ از قول ثقات اصحاب عظام عاشق زار اہلبیت کرام رضی محب خاندان مصطفوی جان نثار دودمان مرتضوی مخلص صادق دوست واثق جنکی ہربات سے محبت آل و اصحاب ٹپکتی ہے پیشانی مین اونکی روشنی ایمان کی چمکتی ہے شفیقی جامع عظائم اخلاق و تمیز شیخ عبد العزیز صاحب بن مظہر انوار خفی وجلی مہبط انوار لم یزلی حاجی شیخ رجب علی صاحب تاجر لکھنوی سے نے وہ آتش عشقی بھڑکائی یعنی جاسے یہ فرمایش فرمائی کہ ایک رسالہ بہت ہی مختصر فضائل و مناقب مین جناب حضرات اہلبیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لکھ دیجیے یہ التجا میری قبول کیجیے اسکے سنتے ہی گو طبیعت بھڑک گئی آتش افسردہ کانون دل کی بھڑک گئی مگر عرض کی حضرت آپکا کہان خیال ہے بشر سے یہ امر محال ہے جب یہان ملاء اعلیٰ انکے فضائل مین گنگ ہے لال ہے تب ادنا بشر کی کیا طاقت کیا مجال ہے اور قطع نظر اسکے گو بہت ہی مختصر ہو مگر کوئی عاقل اسکو پسند کرسکتا ہے دریا کو کوئی کوزے مین بند کرسکتا ہے اللہ اللہ جنکی شان مین آیۂ تطہیر اُتاری دوسرے کا کیا مونھ جو اونکی صفت مین دم مارے جو راکب دوش نبی ہے تا صرا وسکی مناقب لکھے قیامت ہے بو العجبی ہے بڑے بڑے پیراک اس بحر لا ساحل مین بہ گئے ہین ہاتھ پاؤن پھینک کے رہ گئے ہین فرمایا حضور خدا یار ہے تو بیڑا پار ہے بسم اللہ ہاتھ مین قلم لیجیے بعذاب عذر نہ کیجیے آخر بشوق دل و بپاس خاطر اونکے بعجلت تمام یہ رسالہ لکھا نام اوس کا **ناصر الابرار فی مناقب اہلبیت الاطہار** رکھا اور چونکہ رسالہ فضائل چار یار مین فضائل جناب حضرت شیر خدا داماد مصطفیٰ سیدنا و مولانا علی مرتضیٰ کے بھی بالتفصیل لکھے گئے ہین اسواسطے بخیال درازی رسالہ اور تکرار کے مناقب انکی اس رسالے مین لکھے نہین الا ماشاء اللہ گو اس تکرار مین بمصداق ہو المسک ما کررتہ یتضوع کے لطف تکرار عطر عنبر اور مزا شربت قند مکرر کا تھا اور یہ رسالہ

بطور مشتی نمونہ از خروارے بطریق گل نشانی از گلزارے ہے بعد اسکے عنقریب اگر
حضرت حق سے توفیق ہوگی عنایت ازلی رفیق ہوگی تو فقیر ایک رسالہ بالتفصیل بیان
فضائل اور ذکر شہادت مین جناب سبطین شہیدین قمرین نیرین سیدنا و مولانا شفیعنا
فی الدارین حضرات حسنین علی والدہما وعلیہما الصلوۃ والسلام کی تحریر کریگا بسط کر
ساتھ اوسکی تقریر کریگا خداوندا اس یوسف مصر عزیزی کی ہر دو جہان مین چاہ ہوا تمال
میرے جیسے ہین معلوم یہی زاد راہ ہو اب ناظرین سے التجا ہے کہ اگر کہین خطا پاوین
تو دامان عفو سے چھپاوین اور اگر کچھہ اسمین مزا اوٹھاوین تو فقیر جانی اور اوسکے بانی مبانی کو
بدعای خیر یاد فرماوین بیان اون آیات طیبات کا جو فضائل اہلبیت
مین نازل ہوئی ہین آیت پہلی فرمایا حقتعالی نے بائیسوین پارہ کے شروع مین وَقَرْنَ
فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَ
آتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ
الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝ یعنی اور قرار پکڑے
رہو اپنے گھر مین اے بیبیو نبی صاحب کی اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا
پہلے جاہلیت کے زمانے مین اور رکھری رکھو نماز اور دیتے رہو زکوۃ اور اطاعت مین
رہو اللہ کی قرآن مین اور رسول اللہ کی سنتون مین اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے
گندی باتین اے اہلبیت نبوت کی یعنی اے بیبیو پیغمبر کی اور پاک کرے ستھرا کرکے تمکو کنا ہون
سے جیسا حق پاک کرنیکا ہے اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہین تمھارے گھرون مین آیات
کلام اللہ کی اور رسول اللہ کی باتین کہ محض حکمت سے حکمت ہین مقرر اللہ ہی بھید جانتا
خبردار ف بحر العلوم مین ہے کہ مراد اہلبیت سے سب ازواج اور اولاد آپ
کی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ خاص بی بیبیان ہی مراد ہین بلحاظ سباق اور سیاق

آیت کے اور تفسیر جلالین مین ہے کہ اہل البیت یعنی نساء النبی اور مواہب لدنیہ
مین ہے کہا گیا کہ اہلبیت آپ کے وہ ہین جو نسبت رکھتے ہون آپ سے طرف جد قریب تر
آپ کے اور کہا گیا جو مجتمع ہووے آپ کے ساتھ قرابت مین اور کہا گیا جو متصل ہو تا ہو
آپ سے بسبب نسبت یا سبب کے اور فاسی شرح دلائل مین ہے کہ بقول جمہور مراد
اہلبیت سے اس آیت مین حضرت علی اور فاطمہ اور حسن حسین ہین اور کہا گیا بیبیان
آپ کی اور آل آپ کی ہین اور یہی مختار ہے اور تفسیر موضح قرآن مین ہے
کہ یہ خطاب ہے ازواج کو اور داخل ہین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سب گھر والے
اور تفسیر کشاف مین ہے کہ اس آیت مین دلیل بین ہے کہ بیبیان آپ کی اہل بیت
سے آپ کی ہین اور تفسیر معالم التنزیل مین ہے کہ مراد اہل بیت سے بیبیان آپکی
ہین اسواسطے کہ وہی آپ کے گھر مین تھین اور کہا گیا کہ وہ علی اور فاطمہ اور حسن اور
حسین رضی اللہ عنہم ہین کہا ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے گھر مین
تھے کہ یہ آیت اتری اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ
پس آپ نے فاطمہ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا اور فرمایا یہ میرے اہلبیت ہین
مین نے کہا کیا مین نہین ہون فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے اور تفسیر
مدارک التنزیل و حقائق التاویل مین ہے کہ اس آیت مین دلیل ہے
کہ بیبیان آپ کی آپ کے اہل بیت سے ہین اور امام فخر الدین رازی نے
لکھا ہے کہ اولی یہ ہے کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
ہین اسواسطے کہ سیاق آیت پکار رہا ہے اسکو پس نکالنا اونسے اور مخصوص
کرنا ساتھ غیر اونکی کے صحیح ہوگا اور حسنؓ حسینؓ رضی اللہ عنہما اسمین داخل ہین
اور حضرت علی مرتضیٰ بھی داخل ہین اہل بیت مین بباعث معاشرت اور اختلاط
اونکی کے ساتھ جناب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اور ملازمت اونکی ساتھ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تفسیر بیضاوی شریف مین ہے کہ خاص
کرنا شیعہ کا اہل بیت کو ساتھہ جناب حضرت فاطمہؓ اور علیؓ اور دونون صاحبزادے
اونکے کے رضی اللہ عنہم باعث اسکے کہ مروی ہوا کہ آپ نکلے صبح کو ایک کملی منقش سیاہ
بال کی اوڑھے ہوئے پھر بیٹھے پس آئین فاطمہ زہرا پس آپ نے اونکو اوسمین داخل کیا
پھر آئے علیؓ اونکو بھی اوسمین داخل کیا پھر آئے حسنؓ حسینؓ اونکو اوسمین داخل کیا اور
پھر فرمایا اِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ اور حجت پکڑنا
اونکا اس آیت سے ان حضرات کی عصمت پر اور ہونا انکی اجماع کا حجت ضعیف ہے
کیونکہ تخصیص ان حضرات کی مناسب آیہ ماقبل اور مابعد کے نہین اور حدیث کا مقتضی
یہ ہے کہ یہ اہل بیت ہین نہ یہ کہ سوا انکے اور کوئی اہل بیت سے نہین انتہی اور
اشعۃ اللمعات مین ہے کہ اطلاق اہل بیت کا کبھی اون پر ہوتا ہے جنکو
زکوۃ لینی حرام ہے یعنے بنو ہاشم اور یہ شامل ہے آل عباسؓ اور آل علیؓ اور آل
جعفر اور آل عقیل اور آل حارث رضی اللہ عنہم کو اور کبھی اطلاق اہل وعیال پر
جناب حضرت رسول مقبول کے ہوتا ہے اور شامل ہے ازواج مطہرات کو اور باہر کردینا
ازواج مطہرات کا اہل بیت سے مکابرہ ہے اور مخالف ہے سوق آیت اِنَّمَا
يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا کے
کیونکہ اول وآخر آیت مین خطاب انہین ازواج مطہرات کیطرف ہے پس مابین
سے اونکو خارج کردینا کلام آلہی کو اتساق اور انتظام سے نکال دینا ہے اور کبھی
اطلاق اہلبیت کا اسطرح پر آتا ہے کہ بظاہر اوسکا اختصاص ساتھہ فاطمہ زہرا
اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم اجمعین سے کے مفہوم ہوتا ہے اور
اطلاق اہلبیت کا ان چارہ تن پاک پر شائع اور مشہور ہے ام سلمہؓ سے روایت
ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ مسجد میری حرام ہے ہر حائض عورتون پر اور ہر جنب

مردون پر مگر قصد پہلا اونکے اہلبیت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین پر روایت کی ہے
بیہقی نے اور تضعیف کی اور علما نے توجیہ ان اقوال اور تطبیق ان اطلاقات
کے اصطلاح کی ہے کہ بیت تین طرح کا ہوتا ہے بیت نسب اور بیت سکنی اور بیت ولادت
پس بنی ہاشم اور اولاد عبد المطلب کے آپ کے اہلبیت نسبی ہین اور جد قریب کے
اولاد کو بیت کہتے ہین اور ازواج مطہرات آپ کے اہلبیت سکنی ہین اور اطلاق
اہلبیت کا زنان مرد پر اخص اور اعرف ہے عرفًا اور عادۃً اور اولاد پاک آپ کی
اہلبیت ولادت ہین اور اگرچہ اہلبیت کا لفظ تمامی اولاد کو آپ کے شامل ہے مگر
حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم اون سب مین مختار اور مخصوص
ہین بسبب زیادتی فضل اور بزرگی اور کرامت اور تعلق محبت اور مودت اونکی
کے اصطلاح پر کہ متبادر اطلاق اہلبیت سے یہی حضرات ہوتے ہین اور فضائل اور
مناقب اور کرامت مین انکی حدیثین بیشمار وارد ہوئی ہین انتہی اور تفسیر مواہب علیہ
مین ہے کہ وسیط مین عکرمہ سے نقل ہے کہ مراد اہلبیت سے ازواج مطہرات آپکے
ہین بدلیل خطاب گذشتہ اور آیندہ کے اور لانا ضمیر مذکر کا عنکم اور یطہرکم مین یا تو
واسطے تعظیم کے ہے یا واسطے غلبہ یعنی مردون اہلبیت کے اسواسطے کہ جناب
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انمین ہین اور زاد المسیر مین ایک قول
ہے کہ عام ہے ازواج اور اولاد کو اور صاحب عین المعانی نے کہا کہ ظاہر یہ ہے
کہ اہلبیت ازواجؓ ہین مگر عایشہؓ اور ام سلمہؓ اور ابو سعید خدریؓ اور انس بن مالکؓ
سے منقول ہے کہ اہلبیت حضرت فاطمہؓ اور علیؓ اور حسنؓ حسینؓ ہین اور شان
نزول مین اس آیت کے لکھا ہے کہ ام سلمہؓ فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم میرے گھر مین ایک کمل پر جسکو ہمنے آپ کے فرش پر ڈال دیا تھا بیٹھے ہوے
تھے حضرت فاطمہ زہرا آئین اور آپ کے واسطے سینو سے گوشت دیگچہ پکا کر ہوے

لیے آمین تھین آپ نے فرمایا فاطمہ علی اور اپنے بچونکو بلالو کہ اس خوان مین وے بھی ہمارے ساتھہ ہم کاسہ ہون جب آپ کہانے سے فارغ ہوے اوس کمل کو آنحضرت اون لوگون پر ڈال دیا اور فرمایا خداوندا یہ میرے اہلبیت ہین گندگی کو ان سے دور کر اور اونکو پاکیزہ ستھرا کر دے یہ آیت نازل ہوئی مینے سر اپنا اوس کمل کے نیچے کیا اور عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کے اہلبیت سے نہین ہون فرمایا انک علی خیر تم تو خیر پر ہی ہو یعنی بجای خود اہلبیت مین داخل ہو دعا کی کیا حاجت اس سبب سے اطلاق آل عبا انہین پنج تن پاک پر ہوتا ہے

ع آل عبا رسول اللہ وابنتہ + والمرتضی ثم سبطاہ اذا جمعوا + لی خمسۃ اطفی بھا حر الوباء الحاطمہ + المصطفی والمرتضی وابناہما والفاطمہ + تیسیر مین ہے کہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گذرتے تھے حضرت فاطمہ کے گھر کے دروازے پر جب فجر کی نماز کو مسجد مین جاتے اور خود فرماتے الصلوۃ یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور ایک روایت مین ام سلمہ سے آیا ہے فرماتے ہین کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس تھی کہ خادم نے آکر خبر دی کہ علی اور فاطمہ گھر کے آستانے پر کھڑے ہین آپ نے مجھے فرمایا تو ہٹ جا مین گھر مین چلی گئی پھر حسن حسین آئے آپ نے دونو کو اپنی گود مبارک مین لے لیا اور پکڑا ایک ہاتھہ سے علی کو اور دوسرے ہاتھہ سے فاطمہ زہرا کو اور ساتھ لیا اور چمٹایا اپنے ساتھہ اور لپیٹی ان سب پر کملی سیاہ جسے آپ اوڑھے ہوے تھے اور فرمایا خداوندا یہ اہلبیت میرے ہین ملا طرف اپنے نہ طرف آگ کے مجکو اور اہلبیت میرے کو اور مراد رجس سے گناہ اور شرک ہے اور یہ حضرات گناہ اور شرک سے پاک تھے اور قاضی عیاض شفا کے اندر فصل تعظیم و توقیر مین اہلبیت اطہار کے فرماتے ہین کہ منجملہ توقیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تعظیم و توقیر کرنی ہے آپ کی آل اور ذریات اور ازواج طاہرات کے **آیت دوسری** یہ آیات بینات بھی فضائل

یعنی اہل بیت نبوت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق سبحانہ تعالیٰ نے انیسوین پارے
مین آیتین اتاری اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو تہنیت اور مبارکبادی دی سبحان اللہ
وبحمدہ فرماتا ہے یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝
وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا
يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً
وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ یعنے پوری کرتے ہین
منت اور ڈرتے ہین اُس دن سے کہ جسکی بُرائی پھیل پڑیگی + اور کھلاتے ہین
کھانا اللہ کی محبت پر یا کھانے یا کھلانے کی محبت پر محتاج کو اور بن باپ کے لڑکے
اور قیدی کو + اور زبان حال یا زبان مقال سے کہتے ہین کہ تمکو جو ہم کھلاتے ہین تو
نرا اللہ بطلب رضای الٰہی کھلاتے ہین کچھ تم سے ہم بدلا نہین چاہتے اور نہ شکر گذاری +
ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایکدن اُداس کی سختی سے + پھر بچا دیا اونکو اللہ تعالیٰ نے
بُرائی سے اوس دن کی اور آگے لایا اونکے واسطے تازگی اور خوشی + اور بدلا دیا اونکو
اسپر کہ وے ٹھہرے رہے باغ بہشت اور پوشاک ریشمی بہشتی ف تفسیر **مواہب علیہ**
اور تفسیر **انوار التنزیل** واسرار التاویل مین ہے کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے
کہ حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما بیمار پڑے پس عیادت کو تشریف لے گئے
اونکے یہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگون کے ساتھ پس جب دونون
صاحبزادونکو بیمار دیکھا فرمایا یا اباالحسن اللہ تعالیٰ کی کچھ منت مانو تا تمھارے لڑکونکو
صحت ہو جاوے پس علی مرتضیٰؓ اور فاطمہ زہراؓ اور فضہ اونکی لونڈی نے منت مانی کہ
یا خداوند کریم اگر یہ دونون جگر گوشہ ہمارے اچھے ہو جاوین تو ہم سب کے سب تین روز
تیرا روزہ رکھینگے پس حق تعالیٰ نے دونون صاحبزادونکو صحت کامل بخشی لوگون نے

روزہ منت کا رکھا مگر پاس اپنے کوئی چیز افطار کے واسطے نہ تھی پس حضرت علی مرتضیٰ نے
شمعون خیبری سے تین صاع جو قرض لیے حضرت فاطمہ زہرا جگر گوشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایک صاع جو پیسکر پانچ روٹیاں پکائیں ایک علی مرتضیٰ کے واسطے ایک اپنے واسطے
ایک فضہ لونڈی کے واسطے دو دو دونوں صاحبزادوں کے واسطے جب شام کو وقت افطار
کا آیا تو پانچوں آدمی وہ پانچوں روٹیاں جو کی افطار کرنے کے لیے اپنے سامنے رکھ کے بیٹھے
جو ہیں چاہا ہے کہ افطار کریں کہ ایک مسکین محتاج نے دروازے پر آکر آواز دی ای اہلبیت
نبوت کے میں ایک مسلمان محتاج ہوں مجھے کچھ کھانا ہے تو کھلاؤ حق سبحانہ تعالےٰ
موائد بہشت سے اسکا عوض تمکو دیگا حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الشریف
نے اپنا حصہ اوس مسکین کو دیا اور باقی چاروں آدمیوں نے بھی اپنا اپنا حصہ اوس
مسکین کو بموافقت علی مرتضیٰ کے دیدیا اور گھر بھر سب پانچوں تن فقط پانی سے روزہ
افطار کرکے تمام شب رہگئے صبح کو پھر روزہ رکھا حضرت فاطمہ زہرا نے پھر ایک صاع جو
کو پیسکر پانچ روٹیاں پکائیں پھر شام کے وقت افطار کرنے کو جب کھانا آگے
رکھا گیا تو ایک یتیم بن باپ کے لڑکے نے دروازے پر آکر سوال کیا پانچوں روٹیاں
اوس یتیم کو لوگوں نے حوالے کردیں اور پانی سے روزہ افطار کرکے یوں ہی رہگئے
صبح کو پھر تیسرا روزہ رکھا اور وہ ایک صاع جو جو باقی تھا اوسے پیسکر حضرت سیدۃ النسا
نے پھر پانچ روٹیاں بنائیں شام کیوقت جب پھر سب لوگ افطار کو بیٹھے تو ایک اسیر قیدی
نے آکر آواز دی پھر اوسیطرح بالکل پانچوں روٹیاں مسلّم سب لوگوں نے للہ باوجود شدت
احتیاج اور بھوک اپنے کے اوسے حوالے کیں پاک پروردگار نے جبریل کو یہ سورۃ پاک
لیکر حضور میں جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھیجا اور کہا
خذها یا محمد هناك الله فی اهل بیتك یعنی اے حضرت محمد صاحب حق سبحانہ تعالیٰ
نے تہنیت اور مبارکبادی دی ہے آپکو آپ کے اہلبیت میں ف اللہ اکبر سبحان اللہ

سخاوت اور ایثار کو ان حضرات امیر الامرا غنی الاغنیا انیس المساکین والیتامی
والغربا کے دیکھا چاہیے اور جی جان سے دونون جہان اپنا اتباع اور محبت مین انکی قربان
کیا چاہیے آنحضرت کی سخاوت اور حضرت کرم اللہ وجہہ کے ایثار جو بیس بیس پہر تک آپ دانہ
گذر گذر کے پہر شدت احتیاج اور بھوک کی نہ کھلانے کا اتنا شوق تھا کہ کچھ آپ نے اپنی بھوک اور
دونو پیارے سخت جگرون کے تڑپ اور بیقراری کا کہ باوجود فاقہ کشی تین شبانہ روز
کے اونکو ضعف بیماری کا بھی باقی تھا لحاظ نفرمایا انکو ایک ٹکڑا بھی اوس وقت مین سے
تو ٹکر ندیا اور اگر مہینون کا روزہ ہوتا اور اسیطرح ہر روز مسکین یتیم آیا کرتے تو یہ لوگ
اسیطرح سب کھانا دے دیا کرتے اور آپ فقط پانی پر اکتفا کرتے حق تو یہ ہے کہ یہ حضرات
اس امت پر ماں باپ سے بھی لکھو کھا درجے بڑھ کر مہربان ہین جیسا وے غیرون پر رحم
کرتے تھے ویسا کوئی ماں باپ بھی اپنی پیارے بچے پر ہرگز رحم نکرینگے یہان ایک ہی
دن رات کی فاقہ کشی مین ہاتھہ پاؤن بھول جاتین اپنی بھوک کے آگے سب بیٹا بیٹی
بھول جاتین اور سخاوت اور ایثار کا ان حضرات کے کہانتک بیان کیجیے حضرت امام
زین العابدین رض نے جو پوتے حضرت امیر المومنین رض کے ہین شقیق بلخی سے پوچھا کہ تم لوگ
ایثار کسے کہتے ہو کہا ان وجدنا شکرنا وان منعنا صبرنا حضرت اگر کچھ مل گیا تو کھا لیا خدا
کا شکر کیا اور اگر کچھ نہ ملا تو صبر کیا آپ نے فرمایا اے شقیق ایسی تو میرے مدینے کی کتون
کی عادت ہے کہ اگر اونکو کچھ دو چار لقمے ملے تو خوب تن کے کھا لیے اور نہین تو صبر چاپ
ہو بیٹھے عرض کی یا حضرت تب آپ لوگ اہلبیت ایثار کسے کہتے ہین فرمایا ان وجدنا
آثرنا وان منعنا شکرنا ہمارے یہان ایثار اوسکا نام ہے کہ جو کچھ ملے اوسکو باوجود اپنی
احتیاج کے خود نہ کھائین بلکہ فقرا اورونکو کھلائین اور اگر کچھ بھی نہ ملے تو بھی اللہ تعالی
کا شکر بجالائین اللہ غنی ان حضرات کو یہ امت ایسی پیاری ہے کہ اگر حق تعالی مان جائے
تو گنہگارون کو ساری بہشت اپنی دے دیوین اور خود دوزخ اختیار فرماوین جیسا

شب معراج میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب باری میں عرض کی خداوندا میری یہی
ایک آرزو ہے کہ تمامی گنہگاران امت کے گناہ کو میں اپنے نامۂ اعمال میں اسوقت لکھ لون تاکہ
اون سبکو قیامت میں نجات دے اور بعوض اونکے مجھی پر عذاب کرے حق تعالےٰ
نے فرمایا ایسا ہوگا آپ امت کی کچھ فکر نہ کیجئے میں ہون اور آپ کی امت چنانچہ اس
فقیر نے اس روایت کو ناصر العاشقین رسالۂ معراج میں بتفصیل لکھا ہے اور فقر ان
حضرات کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور جو سمجھے کہ بباعث افلاس و غربت کے نوبت فاقہ
کی پہونچتی تھی تو وہ اپنے ایمان کی خبر لے یہ لوگ سلطان گداخو تھے باوجود سلطنت
دارین کے زندگانی فقیرانہ بسر کرتے تھے ساری دنیا للہ اللہ ہی کو دے دی ہے قرار
برکف آزادگان نگیرد مال ٭ جسکی داد و دہش کا یہ حال ہے اوسکے پاس خزانہ جمع ہوسکے
کہاں خیال ہے کوڑیان پیسے روپے اشرفیان اہلبیت نبوت اپنے گھر مین رات کو
نہیں رکھتے تھے جو آتا فی سبیل اللہ دیتے چنانچہ لاکھ لاکھ اشرفیان حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک ایک دن فی سبیل اللہ دی ہیں اور باوجود نو نو محل ازواج مطہرات کے
ایک حبہ بھی شام تک باقی نہ رہا ہے کچھ تھوڑا بیان اسکا فقیر نے ناصر المحسنین مین
لکھا ہے آیت تیسری فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران مین فَمَنْ
حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ
وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى
الْكَاذِبِينَ ۞ یعنی پھر جو کوئی جھگڑا کرے تجھسے اس بات مین بعد اسکے کہ آچکا تجکو علم
تو تو کہہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹون اور تمھارے بیٹون کو اور اپنی عورتون اور تمھاری
عورتون کو اور اپنی جانون اور تمھاری جانون کو پھر تضرع اور کوشش کے ساتھ دعا کرین
اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹون پر ف آپ کے سات اولاد تھے تین صاحبزادے
حضرت قاسمؑ اور ابراہیمؑ اور عبد اللہؑ اور چار صاحبزادیان حضرت زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور یہ سب حضرت خدیجہ کبریٰ سے ہیں مگر حضرت
ابراہیم ماریہ سے ہیں تینوں صاحبزادے لڑکپن ہی میں انتقال فرما گئے مگر حضرت زینب کا
نکاح آپ نے ابو العاص سے کیا اور حضرت رقیہ اور ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان غنی النورین
سے یکی بعد دیگرے کیا اور یہ تینوں صاحبزادیاں عین حیات آپ کے رحلت فرما گئیں اور
ان سے کوئی اولاد نہ رہی اور حضرت فاطمہ زہرا کا نکاح حضرت امیر علی مرتضیٰ سے کیا انسے
حضرت امام حسن اور حسین اور محسن اور ام کلثوم اور زینب اور رقیہ پیدا ہوے اور ان دونوں
صاحبزادوں کو آپ نے اپنا بیٹا کہا ہے جیسا احادیث صحاح میں مصرح ہے اور فقط
حضرت فاطمہ زہرا ہی سے نسل آپ کی قیامت تک جاری رہی **ف** اس آیت کو آیت
مباہلہ کہتے ہیں اور مباہلہ لعنت کرنے ایک دوسرے کو اور دعا کرنے ساتھ لعنت کے
عادت اہل عرب کی تھی کہ جب کوئی قوم باہم کسی امر میں اختلاف کرتے اور ایک دوسرے
کی تکذیب کرتا اور ظلم کرتا تو وہ دونوں قوم باہر آتے اور ایک دوسرے کو لعنت کرتے
اور کہتے لعنۃ اللہ علی الکاذب والظالم اللہ کے مارا اللہ کا عذاب اللہ کی لعنت جھوٹھی
اور ظالم پر نصاریٰ اس بات پر آپ سے جھگڑتے تھے کہ عیسیٰ بندے نہیں خدا کے بیٹے ہیں
آخر کہنے لگے کہ اگر وہ اللہ کے بیٹے نہیں تو تم ہی بتاؤ وہ کسکے بیٹے ہیں اسکے جواب میں
یہ آیت آئی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ یعنی آدم کو تو نہ ماں نہ باپ عیسیٰ کو اگر باپ نہو
تو کیا عجب ہے اسپر بھی نصاریٰ نے جھگڑا نچھوڑا تب حق سبحانہ تعالیٰ نے یہ آیت
اتاری کہ نصاریٰ اسقدر سمجھانے سے گئے پھر بھی نہ مانیں تو اونکے ساتھ مباہلہ کرو
تفسیر **بیضاوی** شریف اور تفسیر **مواہب علیہ** اور **اشعۃ اللمعات** میں
ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد نجران کو بلا کر
فرمایا کہ ہرچند میں حجت زیادہ لاتا ہوں تم لوگ عناد اور منازعت زیادہ کیے جاتے
ہو اب آؤ ہم تم مباہلہ کریں تا کہ سچا جھوٹھے سے اور حق باطل سے کھل جاوے

نصاری پر راضی ہوئے اور ایکدن اوس ایک مقام مباہلہ کرنیکا ٹھہر ایا گیا پھر بروز
موعود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکلے اور حضرت امام حسینؑ کو اپنی گود مین لیا
ہوا تھا کہ اوسدن یہ صاحبزادے چھوٹے صغیر السن تھے اور حضرت امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑا اور
حضرت فاطمہ زہراؑ کو اپنے پیچھے کیا اور علی مرتضیٰؑ کو فاطمہ زہراؑ کے پیچھے کیا اور اوس مقام
معین کی طرف چلے اور آپنے ان چارون آدمیون کو فرمایا کہ جب مین دعا کرون تو تم لوگ
آمین کہنا اوسطرف نصاری کے سردار اور پیشوا نے جب ان پنجتن پاک کیطرف نظر کی
اور انوار تجلی سے انکے چہرون کو چمکتا پایا بہت گھبرا کر فریاد و فغان کیا اور شور و غل مچایا
اور کہا اے گروہ نصاری ارے کمبختو ارے بدنصیبو ارے شامت زدو وای بر شما
افسوس ہے تمہارے حال پر مین اسوقت ایسے ایسے موہنون کو دیکھتا ہون کہ اگر
یہ خدا تعالے سے درخواست کرین کہ پہاڑ اپنی جگہ سے اوکھڑ جائے تو حقتعالے
پہاڑ کو انکی خاطر سے اوکھاڑ ڈالے اور مجھے یقین کامل ہے کہ اگر خدا سے یہ چاہین
اور مباہلہ کرینگے تو ایک نصاری بھی روی زمین پر زندہ نہ رہیگا سو تم سب ان بزرگوارون
سے مباہلہ ہرگز مت کرو نہین تو سب کے سب ہلاک ہوجاؤگے اور بیخ و بن سے اوکھڑ
جاؤگے بہتر ہے اونکے ساتھ صلح کرو آخر سب نصاری نے مغلوب اور عاجز اور
مجبور ہوکر چونکہ اونکے اندرون مین مناسبت معنوی نتھی مسلمان نہوئے مگر جبراً قہراً فرمانبرداری
کے جزیہ دینا قبول کیا یعنی دو ہزار سرخ حلّے اور تیس درع لوہے کے ہر سال حضور
اقدس نبوی مین دینے پر راضی ہوئے اور اپنے گھر گئے پس آپ نے فرمایا کہ قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ اگر یہ مجھ سے مباہلہ کرتے تو بندر اور
سورون کی شکل مسخ کردیے جاتے اور تمام جنگل اور وادی ان پر آگ ہوجاتی
اور انپر آگ برستی اور سب نصاری کو حتی کہ انکی چڑیون کو جو درختون پر اونکے نسلے
مین ہوتی جلا کر خاک سیاہ کردیتی اور بھی بیضاوی مین ہے کہ یہ دلیل ہے آپکی

ثبوت پیار و فضل و بزرگی پر اون لوگون کے جنکو آپ اپنے ساتھ لائے تھے اثبات
انتہی اور یہ آیت مباہلہ کی واصل دلائل سے اہل سنت کی ہے کہ مقابلہ مین نواصب اور
خوارج کے اسکے ساتھ متمسک ہوتے ہین ف اور مواہب لدنیہ مین ہو کہ تجربہ
سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جسنے مباہلہ کیا اور سر پر حق و باطل ہو تو نہ گذریگا اوسپر
ایک برس ایام مباہلہ سے یعنی برس ہی کے اندر ہلاک ہو جائیگا اور زرقانی مین ہو کہ ما تفق
کہ واقع ہوا مجکو اتفاق مباہلہ کا ایک شخص ملحد کے ساتھ جو تعصب کرتا تھا پس وہ دو ہی مہینے
مین غارت ہو گیا آیت چوتھی فرمایا حق سبحانہ تعالی نے پچیسوین پارے سورہ
شوری کے اندر قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَن يَقْتَرِفْ
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ یعنی تو کہہ دے ای محمد نہین
مانگتا مین تم سے تبلیغ رسالت اور قرآن کے پہونچانے پر کچھ مزدوری کچھ نیک نفع مگر دوستی
چاہتا ہون تم سے ناتے مین اور جو کوئی کماویگا نیکی تو ہم اوسکے واسطے بڑھا دینگے
اوس نیکی مین خوبی بیشک اللہ بخشنے والا قدرشناس ہے ف امام ثعلبی نے قتادہ سے نقل
کی ہے کہ مشرکون نے جمع ہو کر آپس مین کہا کہ تم لوگون نے کچھ سمجھا کہ غرض محمد صاحب
کی اوای اس رسالت سے یہ ہے کہ کچھ مزدوری اور نفع چاہتے ہین پس یہ آیت نازل
ہوئی اور تبیان مین ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہجرت کرکے مکے سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے تو اکابر انصار نے
خدمت مین سید ابرار کے آکر عرض کی کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور راہ دین
مین ہمارے رہبر ہین اور خرچ اخراجات آپ کے بہت اور مداخل اور آمدنی
بہت ہی کم اگر ارشاد ہو تو ہم لوگ بخوشی و رضا اپنے اموال مین سے جمع کرکے حضور
مین حاضر کرین تاکہ حوائج ضروریہ مین آپ اوسے صرف فرمائین اور خاطر مبارک
ہر طرح سے فارغ البال ہو جاوے تب یہ آیت اتری یعنی تم ای محمد کفار قریش سے

کہدو کہ مین تمھاری ہی بھلائی کو کہتا ہون تمھارے سمجھانے پر مجھے کچھ طمع نہین مین اپنی
تبلیغ رسالت پر تم سے کچھ نفع نہین چاہتا ہون مگر فقط یہ چاہتا ہون کہ دوست رکھو تم مجھ
اور صلہ رحم کرو میرے ساتھہ اور ایذا نہ دو مجھے بسبب قرابت ناتے کے جو ہمارے
تمھارے درمیان مین ہے اسواسطے کہ قریش کا کوئی ایسا قبیلہ نہین مگر یہ کہ میرے اور اونکے
درمیان قرابت ہے آیا یہ کہ مین تم سے ہرگز کچھ مزدوری نہین مانگتا ہون مگر یہ چاہتا ہون تم سے
کہ میرے کنبون میرے قرابتیون کو کہ وہ قرابتی تمھارے بھی ہین دوست رکھو اور اونکو
ایذا ندو اور نگاہ رکھو میری حرمت کو بیچ حرمت و محبت اونکی کے اور اس مین بھی تمھارا
ہی بھلا ہے کہ ایک نیکی کروگے دہ چند یا زیادہ ثواب پاؤگے پس نیکی اور محبت کرنے مین
میری آل کے ساتھہ دھن باندہو تفسیر **انوار التنزیل** مین ہے کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی تو صحابہ کرام نے حضور نبوی مین عرض کی یارسول اللہ من قرابتک ہولاء یا حضرت
وہ قرابتی آپ کے کون ہین جنکی محبت ہمپر واجب ہوتی ہے فرمایا وہ علیؓ ہین اور فاطمہؓ
اور اونکے دونون بیٹے حسن حسین رضی اللہ تعالی عنہم اور **مواہب لدنیہ** مین ہے
کہ روایت کی واحدی نے اپنی تفسیر مین ابن عباسؓ سے کہ جب یہ آیت اوتری تو لوگون نے
عرض کی یارسول اللہ یہ کون لوگ ہین جنکی مودت کا ہمکو حکم ہوا ہے فرمایا علیؓ اور فاطمہؓ
اور اونکے دونون بیٹے اور تفسیر **ثعلبی** مین ہے کہ قرابتی آپ کے
بنو ہاشم اور بنو مطلب ہین کہ جنپر خمس تقسیم کرنی چاہیئے اور بقولے آل علی
اور آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس قربی سے مراد ہین اور **وَمَن
يَقْتَرِفْ حَسَنَةً** جو کوئی کرے بھلائی یعنے طاعت خصوصًا محبت
آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تفسیر **بیضاوی** مین ہے
کہ نازل ہوئی یہ آیت شان مین حضرت ابوبکر رضہ کے اور محبت کرنے
مین اونکے ساتھہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہی اور سدی سے

منقول ہے کہ مراد بھلائی سے محبت رکھنی ہے ساتھ آل رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہوئی یہ آیت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق میں اسواسطے کہ وہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت یاد رکھتے تھے انتہی اللہم ارزقنا محبتک ومحبت حبیبک ومحبت آل حبیبک واصحاب حبیبک وازواج حبیبک اللہم احینا علیہا وامتنا علیہا اللہم انی احبہم والمرء مع من احب یا مولانا محبین اور عاشقین اہلبیت پر مخفی نہ ہو کہ لزوم وافتراض محبت واتباع اہلبیت کرام کا مومنوں پر یقینی ہے نصوص قرآنیہ اور احادیث سے ثابت وظاہر ہے مگر اس محبت اہلبیت کا تب سے نتیجہ کھلیگا اور جب مزہ ملیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب صحابہ کے ساتھ بھی محبت رکھے کچھ سر مو بے ادبی نکرے خصوصًا اصحاب کبار سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حب ابی بکر وعمر من الایمان محبت ابوبکر اور عمر کی ایمان سے ہے والا کچھ بھی مفید وبکار آمد نہیں صحابہ اور اہلبیت دونون کی محبت لازم ملزوم ہے دونوں کی محبت سے قالب ایمان بنا ہے جبتک دونون محبت کسی کے قلب میں نہ آئی وہ مومن نہیں اسلیے کہ اہلبیت بھی مبغضان صحابہ سے بیزار ہین جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضی رض خود فرماتے ہین کہ ساقی حوض کوثر کا مین ہونگا جسکے دل مین صدیق اکبر کی محبت نہوگی اوسے ایک قطرہ آب کوثر ہرگز نہ دونگا اور یہ بھی حضرت علی شیر خدا نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ انا وابوبکر وعمر وعثمان فی الجنۃ مین اور ابوبکر اور عمر اور عثمان بہشت مین ہم ہونگا اور یہ چارون صحابہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرابت سببی بھی رکھتے تھے اور قرابت نسبی بھی اور قرابت صوری بھی اور قرابت معنوی بھی چنانچہ حضرت ابوبکر اور عمر باوجود اصحاب ہونے کے آپ کے خسر بھی تھے اور عثمان غنی اور علی مرتضی باوجود اصحاب ہونے کے آپ کے داماد بھی تھے اور از روی نسب کے جیسا تفسیر روح البیان مین ہے کہ علی مرتضی کا نسب ملتا ہے آپ سے دوسری پشت مین اور عثمان کا پانچوین مین اور ابوبکر کا ساتوین مین اور

عمر کا نوین مین غرض محبت اہلبیت اور اصحاب کے حلوای بزدود اور آبحیات اور اکسیر مرض جرائم ہے جسنے کہا یا اور پیا آشنامی بحر رحمت ایزدی ہوکر داخل جنات تجری تحتہا الانہار ہوا اللہم ارزقنا اللہم ارزقنا اور عداوت کسی ایک اہلبیت یا کسی ایک اصحاب کی زہر ہلاہل اور سم قاتل ہے جسنے زبان پر رکھا لعنت کے طوق گلے مین لیکر واصل دار البوار ہوا اللہم احفظنا اللہم احفظنا ؏ خلاصہ دین کا کہتا ہون ناصر ٭ اسے رکھہ یاد ہو اس مین خاطر محبت کرلے بس تو جان وجی سے ٭ تمامی آلؑ و اصحابؓ نبی سے ٭ اسیکا دو جہان مین ہے سہارا ٭ سوا اسکے نہین ہرگز گذارا ٭ ہین وہ سلطان دین سکے ماہ پارے ٭ ہین یہ چرخ ہدایت کے ستارے ٭ ف یہ آیت دلیل اہل سنت کی ہے اور وجوب محبت اہلبیت کے مقابلے مین کلاب جہنم یعنے نواصب اور خوارج خذلہم اللہ تعالی فی الدنیا والآخرۃ کے جو حق مین جناب امیر اور دوسرے اہلبیت کے لعن طعن کرکے ذخیرہ شقاوت کا اپنے لیے جمع کیے ہین اور اہل سنت کا اجماع ہے اسبات پر کہ محبت سارے اہلبیت کی ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض اور لازم اور داخل ارکان ایمان ہے اسیواسطے فرقہ اہل سنت کہ محب خاص جناب حضرت مرتضوی جی جان سے فدای خاندان نبوی کے ہین برابر نواصب شام و مغرب و عراق کے ساتھ محاربات سیفی اور سنانی اور مناظرات علمی و لسانی کرتے آئے ہین اور صاحب **صواقع** نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح نواصب سے مناظرہ کرتے تھے اور ہمیشہ طرف محبت اہلبیت کے اونکو بلاتے **روایت** ہے کہ اونکی ہمسایے مین ایک کمبخت خارجی تھا کہ جناب حضرت امیر کی شان مین معاذ اللہ نسبت کفر کی کرتا تھا امام ابوحنیفہ نے اوسے چندروز چھوڑ دیا تھوڑے دن کے بعد اوسکے پاس گئے اور کہا کہ مجھے ایک شخص نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تو اپنی لڑکی کا نکاح اوس سے کردے اور اس مین کچھ مضایقہ تو نہین مگر یہ کہ وہ شخص یہودی ہے اوس خارجی نے کہا سبحان اللہ آپ بھی خوب کہتے ہین مین اپنی

بیٹی مسلمہ کا ایک یہودی کافر سے نکاح کر دون تب امام نے فرمایا ای وای بر تو تو بر اضی
نہین ہوتا کہ اپنی بیٹی کو یہودی کافر سے بیاہ دے اور زعم کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے اپنے صاحبزادی کا نکاح کافر سے کیا پس سر جھکا لیا اور خارجی نے
اور کہا کشادہ کر دے اللہ تیرا کام جس طرح کشادہ کیا تو نے میرا کام اور امام ابو حنیفہ رح
توقیر اور تعظیم تکریم اور احترام مین سادات کے از حد مبالغہ کرتے حتی کہ ایکدن ایک
مجلس مین بیٹھے تھے بار بار اوٹھتے بیٹھتے لوگون پر اسکا سبب کھلتا نہ تھا آخر لوگون
نے پوچھا کہ یا حضرت بار بار اوٹھنے بیٹھنے کا کیا سبب ہے فرمایا کہ یہ سب لڑکے جو
کھیلتے ہین ان مین ایک لڑکا سیدزادہ ہے جب وہ ادھر دوڑ آتا ہے مین اوسکی
تعظیم کو اوٹھ کھڑا ہوتا ہون اور جب وہ چلا جاتا ہے پھر بیٹھ جاتا ہون **روایت**
جب زید بن علی نے مروانیون پر خروج فرما کر دعوی امامت کا کیا امام ابو حنیفہ نے بارہ ہزار
دینار سرخ اونکی نذر کیا اور اہل کوفہ کو اونکی متابعت پر اصرار فرمایا **حکایت** امام ابو حنیفہ رح
کو اہلبیت سے ایسی محبت تھی کہ بسبب فتوی دینے اونکے اوپر امام نے حضرت
ابراہیم اور محمد پر پوتے حضرت امام حسن رض کے اور منع کرنے اونکے لوگون کو بیعت
کرنے سے منصور کے ہاتھ پر اور ترغیب دیتی اونکے لوگون کو اوپر بیعت اور متابعت
اور نصرت ان دونو حضرات کے منصور عباسی نے ابو حنیفہ رح کو زہر دیا وہ تلخی
سم قاتل اور زہر ہلاہل کو بہ از شربت حیات جانکر جان شیرین فدای محبت اہلبیت
کر کے ریاض بہشت مین سدھارے **اور** امام احمد حنبل رح کے پاس جب کوئی بوڑھا
یا جوان اہل قریش سے آتا تو وہ قریشی کو تعظیما اپنے آگے کرتے اور خود قریشی کے
پیچھے پیچھے چلتے اور بعضے اشعار سے امام شافعی رح کی جو دال ہین اوپر شدت ولا اور
تعظیم اونکی بہ نسبت اہلبیت کے یہ ہین **ع** یا اہل بیت رسول اللہ حبکم ٭ فرض من اللہ
فی القرآن انزلہ ٭ کفاکم من عظیم القدر انکم ٭ من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ ٭ **اور**

جب خواجہ فرید شکر گنج کی کوئی دعوت کرتا فرماتے اچھا مگر اس شہد پر کہ سادات کو آگے
بٹھلاؤ اور صدر مجلس مین جگہ دو اور فتوح شکرانہ پیش کرین حکایت امام نسائی نے کہ
عمدہ محدثین اہل سنت کے ہین بباعث تحریر رسالہ مناقب حضرت علی مرتضی رضی کے
اہل شام کے ہاتھہ سے شربت شہادت کا چکھا حکایت سعید بن جبیر کہ حسنین رضی اللہ
عنہما کو ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اور حجاج سفاک ظالم بے باک کو آیہ
وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ سے مستنبط کر کے الزام دیا حجاج نے
گلگونہ شہادت سے جبیر کو سرخ رو کر کے گلزار بہشت مین روانہ کیا حکایت
تفسیر کبیر مین ہے کہ روایت ہے شعبی رح سے کہ مین حجاج کے پاس تھا کہ بحکم حجاج کے
یحیی بن یعمر فقیہ خراسان کو لوہے کی زنجیر و طوق مین پابند کیے ہوے حجاج کے پاس
لاتے حجاج نے یحیی سے کہا کہ آیا تو زعم کرتا ہے کہ حسن حسین اولاد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے ہین یحیی نے کہا البتہ اس مین شک کیا ہے حجاج نے کہا اب کوئی
حجت کھلی کھلی قرآن مجید سے اس بات پر تو میرے پاس لا اور نہین تو بدن تیرا کاٹ ڈالونگا
یحیی نے کہا اچھا اے حجاج مین تجھے ایک دلیل واضح کلام اللہ سے دکھلاتا ہون
پس حجاج متعجب ہوا یحیی کے اس بے باکانہ یا حجاج کہنے سے پھر کہا حجاج نے کہ یحیی
اس آیت نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ سے حجت نہ پکڑنا یحیی نے کہا مین اس سے بھی
واضح یہ دلیل لاتا ہون وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ
وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ تک کہا یحیی نے کہ اے حجاج عیسی کا کون باپ تھا اللہ تعالے
نے اونکو کسطرح اولاد اور ذریت مین نوح کے ملحق کیا ہے اور تو حضرات حسنین کی اولاد
رسول اللہ ہونے مین تردد کرتا ہے پس خبط ہو گیا حجاج اور سر جھکا لیا پھر سر اٹھا کر کہا
اے یحیی البتہ یہ آیت مینے نہ پڑھی تھی پس یحیی کی زنجیر وغیرہ توڑ وادی اور خلعت اور مال
کثیر دیا ف ذکر کیا امام فخر رازی نے کہ اہلبیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت کے

برابر ہین پانچ چیزون مین سلام مین فرمایا السلام علیک ایہا النبی اور فرمایا سلام علی آل یٰسین اور درود مین آپ پر اور انپر تشہد مین اور طہارت مین فرمایا طٰہٰ یعنی یا طاہر اور فرمایا ویطہرکم تطہیرا اور تحریم صدقہ مین اور محبت مین فرمایا فاتبعونی یحببکم اللہ اور فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ **ف** بمقتضای ان آیات طیبات اور احادیث آیت کی دوستی اور اتباع اہلبیت اور سادات کے مسئول اور مطلوب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اور محبت انکی جزو ایمان ہے اور سلامتی خاتمہ کے رسوخ محبت اہلبیت پر منوط و مربوط ہے جب انکا دین اور رکن اسلام سے ہے دشمنی انکی کفر مودت قربیٰ مومن پر نص صریح سے واجب اور ثابت ہے جو قبول نکریگا مومن موحد نہوگا بلکہ کافر ملحد ملعون مرتد ہوگا نعوذ باللہ اور حسن اعتقاد ساتھہ جناب حضرات اہلبیت کے لازم ایمان سے ہے جو کوئی اسمین قصور کریگا خوارج اور نواصب کے زمرے مین گنا جائیگا اور دائرۂ ایمان سے خارج اور وہ حسن اعتقاد یہ ہے کہ محبت اہلبیت اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل ایمان لانے کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض جانے اور عداوت اور بغض و کینہ ان حضرات سے مثل کفر کے حرام سمجھے اور ان حضرات کو یقیناً جنتی جانے اور جب نام نکالے یا سنے تو تعظیم تکریم توقیر کے ساتھہ پیش آوے اور انکی بزرگی مراتب کا معترف رہے اور انکے دوستون اور محبون کا دوست اور انکے دشمنون کا دشمن بن جاوے اور مناقب ان حضرات کے جو نصوص قرآنیہ اور احادیث اور سیر سے ثابت ہین جی سے سنے اور انکی تصانیف مین لکھے اور سب سادات سے اگرچہ وے جاہل ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر نہ چلتے ہون دل سے تعظیم و توقیر کرے بڑا ادب اور لحاظ رکھے کھلانے پلانے دینے لینے مین دامے درمے قدمے رکھے انکی خدمت مین اپنی سعادت جانے اور عالم متقی فقیہ کو چاہیے کہ سید امی غیر متقی غیر فقیہ کے تعظیم و توقیر مین اپنا افتخار اور اپنی سعادت جانے کیونکہ رد کیا ... ہے ... اللہ ... آلہ وسلم

ن اولاد نبی کر نیست بر راہ نبی ÷ چون آیت منسوخ کلام اللہ ہست ÷ اور امام فخرالدین
رازی کہتے ہین کہ جائز نہین کسی مرد عالم یا متقی کو کہ اوپر بیٹھے کسی علوی امرد یعنے انپڑھ سے واسطے
کہ اس مین اسارۃ فی الدین ہے عامہ مسلمانون کو لازم اور واجب ہے کہ نقد وجود
اور جوہر ایمان کو سکہ ولا اور محبت اور متابعت سے اہلبیت اور سادات کے جو یک جزو
اور نمونہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین مرصع اور مسکوک کرین تاکہ جی بازار
حشر کے دن جب کسوٹی امتحان پر کسے جائین صاف کھرے بیغش بر آکر زمرہ محبین
واتباع اہلبیت مین داخل ہوکر بمقتضای المرء مع من احب کے دامان آل عبا پکڑے
ہوئے باغ ارم مین داخل ہون ~~ خدایا بحق بنی فاطمہ ÷ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ ÷
اگر دعوتم رد کنی ور قبول ÷ من و دست و دامان آل رسول ÷ ~~ حب اولاد نبی حب
نبی ست ÷ ہر کرا این حب نباشد اجنبی ست ÷ سر بسر گر خاص و گر عام ندشان ÷ مستحق
فضل و اکرام ندشان ÷ **بیان اون احادیث شریفہ کا جو فضائل مین
اہلبیت کے وارد ہوئی ہین** ÷ **حدیث ا** روایت کی مسلم نے سعد بن ابی وقاص
سے کہا سعد نے جب نازل ہوئی یہ آیت ندع ابناءنا وابناءکم تو بلایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ کو پس فرمایا اللہم ہولاء اہل بیتی خداوندا
یہ میرے اہلبیت ہین **حدیث ۲** روایت کی مسلم نے عایشہؓ سے کہا کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم ایک دن صبح کے وقت اور آپ کے اوپر ایک کملی تھی نقشدار سیاہ بال کی پھر اسنے
مین حسنؓ بن علی آئے اونکو آپ نے داخل کیا یعنے کملی مین پھر حسینؓ آئے وہ بھی
ساتھ حسنؓ کے داخل ہوئے پھر فاطمہؓ آئین پس فاطمہؓ کو بھی آپ نے داخل کیا پھر
علیؓ آئے اونکو بھی آپ نے داخل کیا پھر فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا **ف** کہا امام نواوی نے شرح مسلم مین کہ مراد شرک
ہے اور کہا گیا عذاب اور کہا گیا گناہ اور کہا ازہری نے رجس نام ہے ہر بری فعل کا

حدیث ۳ روایت کی مسلم نے زید بن ارقم سے کہا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ایکدن ہم لوگون کے درمیان خطبہ کے واسطے ایک پانی پر جسکا نام خم غدیر کہا جاتا تھا جو کہ مکے
کے درمیان مین ہے پس آپنے تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسکی اور وعظ اور ذکر فرمایا پھر ارشاد
فرمایا کہ اما بعد حمد خدا کے آگاہ رہتے جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون اب قریب ہے کہ آوے
میرے پاس قاصد میرے رب کا پس مین قبول کرونگا امر الٰہی کو اور مین چھوڑے جاتا ہون
تم لوگون مین بھاری دو چیزین نفیس کو پہلا اوس دو چیز بھاری اور نفیس کا قرآن
ہے کہ اوسمین ہدایت اور نور ہے پس لو تم لوگ قرآن کو اور چنگل مارو اوسکے ساتھ اور مضبوط
سے پکڑے رہو اوسکو پس آپ نے برانگیختہ کیا لوگون کو عمل کرنیکے واسطے کلام اللہ پر
اور رغبت دلائی اسپر پھر فرمایا کہ اور دوسری چیز بھاری اور متاع گرانمایہ اور نفیس میرے
اہلبیت ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو اے لوگو خدا کے تئین اپنے اہلبیت کے حق مین
یاد دلاتا ہون مین تمکو اے لوگو خدا کے تئین اپنے اہلبیت کے حق مین یعنے ڈراتا ہون
مین تمکو اوسکے عذاب سے اوپر قصور کرنے تمہارے کے بیچ حق اہلبیت میری کے
اور ایک روایت مین ہے کہ قرآن کیا ہے وہ حبل اللہ ہے یعنی وہ ڈوری خدا کی ہے
جو کوئی اوسکی اتباع کریگا راہ راست پر ہوگا اور جو اوسکو چھوڑ دیگا گمراہی پر ہوگا **ف**
خم ایک موضع ہے جحفہ مین مکے مدینے کے درمیان جسے خم غدیر کہتے ہین غدیر حوض پانی کا
اور خم نام اوس موضع کا ہے اور یہ حدیث آپ نے اوسوقت فرمائی کہ جب مکے سے
مدینے تشریف لیے جاتے تھے سال حجۃ الوداع مین اور اس حدیث سے مستفاد ہوتا ہے
کہ تعظیم اور محبت اور اتباع اہلبیت کی واجب ہے اور رعایت حقوق کے انکی لازم
اور عمل قرآن پر بلا محبت اہلبیت کے کچھ مفید نہین اور محبت اہلبیت کی بلا عمل کے
قرآن پر کچھ بکار آمد نہین **حدیث ۴** روایت کی ترمذی نے جابر سے کہا کہ دیکھا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع مین عرفہ کے دن اور آپ اپنی اونٹنی پر

جسکا نام قصوا تھا خطبہ پڑھ رہے تھے پس سناشنے آپکو کہ فرماتے تھے آگاہ رہو ای
لوگو کہ تحقیق مینے چھوڑ دی ہے تم لوگون مین ایسی چیز کہ اگر تم اوسکو پکڑے رہوگے تو ہرگز
گمراہ نہوؤ گے چھوڑا ہے مینے کلام اللہ کو اور اپنے اہلبیت کو ف مراد تمسک اور چنگل زدن
سے ساتھ اہلبیت کے محبت کرنی ہے اونکے ساتھ اور اختیار کرنا اونکی سنتون اور
شریعت اور طریقون کا حدیث ۵ روایت کی ترمذی سنے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق مین چھوڑنیوالا ہون تم لوگون کے درمیان
ایسی چیز کو کہ اگر تم اوس چیز کے ساتھ چنگل مار وگے اور اوسی پکڑے رہوگے تو ہرگز
گمراہ نہوؤ گے میرے انتقال کے بعد ایک اون دو چیز مین سے جو کلام اللہ ہے
بزرگتر ہے دوسری سے کہ وہ اہلبیت ہین ایک تو چھوڑتا ہون کلام اللہ کو کہ وہ ایک رسی ہے
تنی ہوئی آسمان سے زمین تک اور دوسرے چھوڑے جاتا ہون اپنے اہلبیت
کو اور ہرگز جدا نہون گے یہ دونون کلام اللہ اور میرے اہلبیت مجھسے یہان تک کہ
آئین گے میرے پاس حوض پر پس نظر کرو تامل کرو کسطرح خلیفہ ہوتے ہو تم لوگ
ہمارے کلام اللہ اور میرے اہلبیت مین ف یعنے دامان محبت واتباع اہلبیت مین
لپٹے رہنا خبردار ہرگز چھوڑنا نہین کہ یہی تمہارا ذریعہ نجات ہوگا س مورسکین ہوسے
داشت کہ در کعبہ رسد + دست درپای کبوتر زد وناگاہ رسید + اور رعایت انکے حقوق کی
خوب اچھی طرح کرتے رہنا اور یہ دونون میرے پاس حوض کوثر پر آئین گے پس جسنے
رعایت اونکی حقوق کی کی ہوگی تو یہ مجھسے اوسکی شکرگذاری کرینگے پس مین اوسکی حق
سلوک اور احسان کرونگا اور حق تعالی سے اوسکے گناہ بخشواونگا اور جسنے اونکا حق
ضائع کیا تو اوسکے ساتھ معاملہ برعکس ہوگا حدیث ۶ روایت کی ترمذی نے زید بن ارقم
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ
کے حق مین کہ مین لڑائی ہون یعنے لڑائی کرنیوالا ہون اوس آدمی سے جو لڑے

ان سے اور صلح کرنیوالا ہون اوس سے جو صلح کرے ساتھ ان کے **ف** یعنے جس نے دوست رکھا انکو دوست رکھا مجکو اور جس نے عداوت کی اون سے عداوت کی مجسے **حدیث** روایت کی ترمذی نے جمیع بن عمیر سے کہا کہ داخل ہوا مین اپنے چچی کے ساتھ عایشہ رض کے پاس پس پوچھا میں نے کہ کون آدمی پیارا زیادہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا عایشہ رض نے کہ فاطمہ سب سے زیادہ پیاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہین پس پوچھا گیا عایشہ سے کہ مردون مین سے کون زیادہ آپ کو پیارا تھا کہا عایشہ نے علی رض فاطمہ کے شوہر **ف** اشعۃ اللمعات مین ہے کہ یہان انصاف عایشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکھا چاہیے کہ کیا کہا بلکہ جگہ اس بات کی تھی کہ کہتین کہ سب سے پیاری مین ہون اور میرے باپ اور دور نہین ہے کہ اگر حضرت فاطمہ زہرا سے کوئی پوچھتا کہ عورتون مین آپ کا کون پیارا زیادہ ہے اور مردون مین کون تو فرماتین کہ عایشہ اور اونکے باپ برخلاف زعم اہل زیغ اور تعصب کے کہ ان حضرات کو آپس مین مخالف سمجھتے ہین حاشا ثم حاشا باوجود فرق کے درمیان محبت اور فضیلت کے انتہی **حدیث** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو تم لوگ خدا کو اس جہت سے کہ خورش دیتا ہے تمکو اور پرورش کرتا ہے تمھاری نعمت سے پس دوست رکھو تم لوگ مجھے واسطے دوستی خدا کے اور دوست رکھو تم لوگ میرے اہلبیت کو از جہت دوستی میری کے رواہ الترمذی **ف** یعنے اگرچہ حق سبحانہ تعالی عارفین محبین کے نزدیک محبوب لذاتہ ہے کچھ نعمت دی یا نہ دی مگر اگر تم دوست نہین رکھتے حق تعالی کو مگر اسواسطے کہ نعمت دیتا ہے تم کو تو پس دوست رکھو اوسکو اور دوست رکھو مجھے واسطے دوستی خدا کے یعنے اسواسطے کہ تم خدا کو دوست رکھتے ہو یا اسواسطے کہ خدا مجھے دوست رکھتا ہے یعنے مین محبوب الہی ہون اور محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور دوست رکھو میرے اہلبیت کو بسبب

دوستی میری کے لیئے اسواسطے کہ تم مجھکو دوست رکھتے ہو یا اس جہت سے کہ مین اہلبیت کو دوست رکھتا ہون غرض یہ ہے کہ اگر تم اللہ تعالی کی محبت چاہتے ہو تو مجھے دوست رکھو کیونکہ مین اوسکا محبوب ہون اور جو تم میری محبت چاہتے ہو تو میرے اہلبیت کو دوست رکھو اسلیئے کہ وہ میرے محبوب ہین اور محبوب کسیکے محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے **حدیث ۹** روایت ہے ابی ذر سے کہ انہون نے کہا اس حالت مین کہ وہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ آگاہ رہو کہ مثال میرے اہلبیت کی تم لوگون کے درمیان مین مثل کشتی نوح کے ہے کہ جو کوئی کشتی نوح پر چڑھ گیا اور اوسنے نجات پائی اور جو کوئی اوس کشتی سے پیچھے رہگیا اور اوسپر سوار نہوا وہ ہلاک ہوا رواہ احمد **ف** یعنے دنیا مین ہر طرف سے بحر لا ساحل کفر و ظلمات اور جہل و ضلالات اور فسق و بدعات کے جنکی تھاہ نہین اونکا کنارا نہین اور جو انکے اندر گیا ڈوبا اوسے تنکے کا سہارا نہین اسطرح پر موج پر موج مار رہے ہین کہ زمین و آسمان تہ و بالا ہو رہے ہین اور گھٹا گمراہیون کی ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور اندھڑ کفر کی خوب چل رہی ہے پس اس صورت مین نجات کی کوئی صورت نہین مگر وہی کشتی محبت و متابعت اہلبیت کرام کی کہ جو اوسپر چڑھ گیا ہلاکت سے بچا بیڑا اوسکا پار ہوا ﴿ع﴾ ای غرقہ گناہ ز طوفان غم مترس ٭ کشتی نوح عصمت آل محمد بست ٭ اور کیا اچھا لگاؤ اور تعلق ہے اس حدیث کو ساتھ حدیث اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم امام فخر الدین رازی نے تفسیر مفاتیح الغیب مین لکھا ہے کہ الحمد للہ کہ ہم جماعت اہل سنت وجماعت کے سوار ہو گئے کشتی محبت پر اہلبیت نبوت کے اور راہ راست پائی ہم لوگون نے روشنی ستارۂ ہدایت سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس امید نجات رکھتے ہین ہم لوگ اہوال قیامت اور درکات جہنم سے اور یہ کہ راہ پائین ہم لوگ طرف درجات جنات نعیم کے پس جو سوار ہی نہ ہوا اوس کشتی نجات پر مانند

دشمنان اہلبیت کے ڈوبا اور ہلاک ہوا ساتھ ہلاک ہونیوالوں کے اور جس نے اوس کشتی پر سوار ہوکر پاد نجاتی ساتھ اوجالے ستاروں اصحاب کبار کے مانند دشمنان صحابہ کے پس وہ گمراہ ہوا اور اوجالے سے ایسے اندھیرے مین پڑا کہ اوس سے نکل نہین سکتا اور صیرت محمدیہ مین ہے کہ اہلبیت آپ کے سادات اہل جنت سے ہونگے اور جو کوئی اونسے بغض رکھیگا دوزخ مین جائیگا حدیث ۱۰ روایت کی احمد اور ترمذی نے علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے دوست رکھا مجکو اور دوست رکھا ان دونوں یعنی حسنین کو اور ان دونوں کے باپ کو اور ان دونوں کی ماں کو تو ہوگا وہ شخص ساتھ میرے بیچ درجے میری کے قیامت کے دن اور کہا ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ میرے جنت مین حدیث ۱۱ تفسیر کشاف اور تفسیر کبیر مین ہے کہ ہان خبردار ہو کہ جو شخص مرا اوپر محبت آل محمد کے تو وہ مرا مومن خبردار رہو اور جو مرا اوپر محبت آل محمد کے تو وہ مرا مستکمل الایمان خبردار رہو اور جو مرا محبت پر آل محمد کے تو وہ شہید مرا خبردار رہو اور جو مرا محبت پر آل محمد کے تو وہ داخل کیا جائیگا بہشت کے اندر جسطرح داخل کی جاتی ہے دولہن اپنے شوہر کے گھر خبردار رہو اور جو مرا محبت پر آل محمد کے تو وہ سنت والجماعت پر مرا خبردار رہو اور جو مرا محبت پر آل محمد کے تو کریگا حق تعالی اوسکی قبر کو زیارتگاہ فرشتگان رحمت کی خبردار رہو اور جو مرا اوپر بغض آل محمد کے تو آئے گا قیامت کے دن درحالیکہ لکھا ہوگا اوسکے دونوں ہاتھوں پر کہ یہ شخص ناامید ہے رحمت الٰہی سے ہان خبردار اور جو مرا بغض آل محمد پر مرا کافر ہان خبردار اور جو مرا بغض آل محمد پر تو وہ نہ سونگھیگا بو جنت کی ف یہ حدیث دلالت نہین کرتی مگر اسبات پر کہ صلاح و فلاح وہدایت و نجات مربوط ہے دوستی پر ساری اہلبیت نبوت کے اور موقوف ہے اون سب کے ساتھ اتباع اور اقتدا کرنے پر اور کنارہ کشی اونکی دوستی اور اتباع سے موجب ہلاک اور خسران دنیا اور آخرت ہے اور یہ بات

بفضلہ تعالیٰ سارے فرق اسلامیہ سے مخصوص نصیب اہل سنت و جماعت ہی کی ہے
نہین پائی جاتی اونکے غیر مین اسواسطے کہ فقط اہل سنت ہی متمسک اور دستزن
ہین دامان محبت اور اتباع مین جمیع حضرات اہلبیت کے اور کسی اہلبیت سے
ذرہ بھر بھی بغض نہین رکھتے بخلاف اور فرق اسلامیہ کے کہ سارے اہلبیت کو
دوست نہین رکھتے بعض ایک طائفہ کو دوست رکھتے ہین اور بقیہ سے معاذ اللہ
بغض رکھتے ہین حدیث ۱۲ طبرانی اور حاکم نے لکھا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ عداوت
اور بغض رکھتا ہوگا آل محمد سے تو وہ داخل ہوا دوزخ مین اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزہ
رکھتا ہو حدیث ۱۳ طبرانی مین ہے کہ جسنے بغض رکھا اہلبیت سے وہ منافق ہے
اور تخریج کی احمد نے مرفوعا کہ جسنے بغض کیا اہلبیت سے وہ منافق ہے حدیث ۱۴
طبرانی مین ہے کہ نہ بغض رکھیگا اور نہ حسد کرے گا ہم لوگ اہلبیت سے کوئی مگر یہ کہ
ہانکا جائے گا قیامت کے دن حوض پر سے آگ کے کوڑے سے حدیث ۱۵ ابن حبان
صاحب صحیح نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے
ہاتھ مین میری جان ہے کہ نہ بغض کریگا کوئی میرے اہلبیت سے مگر یہ کہ داخل
کرے گا اوسکو اللہ دوزخ مین حدیث ۱۶ مفتاح النجا مین ہے کہ تخریج کی ابو نعیم
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دوست رکھے کہ برکت دی جاوے
مدت حیات مین اوسکی اور یہ کہ برخوردار ی دی اوسکو اللہ ساتھہ اوس چیز کے کہ دیا
اوسکو تو پس چاہیے کہ بہت اچھی طرح سے خلافت کرے میرے اہلبیت کے حق
مین اور جو اچھی طرح خلافت نہ کریگا تو وہ اپنی عمر بھر رویا کریگا اور آئے گا میرے پاس
قیامت کے دن سیاہ رو حدیث ۱۷ روایت کی حاکم نے ابی سعید خدری سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اوسکی کہ میری جان اوسکے
ہاتھہ مین ہے کہ نہ بغض رکھیگا کوئی شخص میرے اہلبیت سے مگر یہ کہ مونہہ کے بل

جو نک دیگا او سکو اللہ دوزخ مین حدیث ۱۸ امام مسلم نے روایت کی امیرالمومنین سے
کہ فرمایا قسم او سکی جسنے پھاڑا دانہ اور پیدا کی جان عہد کیا مجھسے حضرت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ دوست رکھیگا مجھے مگر مومن اور نہ بغض رکھیگا مجھسے مگر منافق حدیث ۱۹
تفسیر کشاف مین روایت کی علی بن طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یا علیؑ اول جو داخل ہوگا جنت مین مین ہونگا اور تم اور حسنؑ
حسینؑ اور بیبیان ہماری میرے داہنے بائین ہون گی اور ذریات میرے پیچھے
بیبیان ہمارے ہونگی ف مناقب السادات مین ہے کہ کوئی اولاد سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کفر پر نہ مرینگے اور ایمان سادات کا مانند ایمان عشرہ مبشرہ
کے ہے اور دستور القضاۃ مین ہے کہ جائز نہین زوال ایمان انبیا او عشرہ مبشرہ
اور اولاد اور ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اہل بدر اور حدیبیہ اور
امثال سے اونکے انتہی مشہور ہے کہ ابو طیبہ حجام پینے سے خون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آتش جہنم سے بچ گیا پس جو آدمی کہ خون جگر اور نور دو چشم اور
مغز ساقین اور قرۃ عینین اور جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو کب مستوجب
دوزخ کے ہوگا مجھے تو ایسا یقین ہے کہ اگر ایک قطرہ عرق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوزخ مین پڑجاوے تو ساری آتش دوزخ رشک گلزار ابراہیم ہوجاوے حدیث ۲۰
زرقانی مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے نہ مبعوث
کیا کسی نبی کو کبھی مگر یہ کہ پیدا کیا اولاد کو او سکی او سکی پشت سے سوا میرے پس تحقیق حق تعالی نے
پیدا کی اولاد میری پشت علیؑ سے حدیث ۲۱ مواہب لدنیہ مین ہے کہ مروی ہے
ابن مسعودؓ سے مرفوعا کہ جس نے نماز پڑہے اور نہ درود بھیجا اوس مین ہمپر اور میرے
اہلبیت پر تو نہ قبول کیجاوے گی وہ نماز او سکی حدیث ۲۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ چار لوگ ہین کہ مین اونکا شفاعت کرنیوالا ہونگا قیامت کے دن

جو تعظیم کرے میری اولاد کی اور جو اونکی حاجتین پوری کرے اور جو اونکے کار وبار مین دوڑ دھوپ کرے جب میری اولاد اوسکی طرف متوجہ ہون اور جو اونکے ساتھ اپنے دل اور زبان سے محبت کرے حدیث ۴۳ تخریج کی ابن ابی الدنیا نے کہ عمر رض نے جب چاہا کہ تقسیم کرین اپنے اموال غنیمت کے لوگون پر تو لوگون نے کہا کہ آپ پہلے اپنی طرف سے شروع کیجیے کہا نہین اور شروع کیا اون لوگون سے جنکو قرابت قریب تھی جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعلی ہذا القیاس بالاقرب فالاقرب پس حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے لیے مثل پدر بزرگوار اونکی کے ٹھہرایا اور حضرت عباس رض کے واسطے بارہ ہزار اور بدریون کے واسطے پانچ ہزار اور جو اونکے برابر تھے اسلام مین اور بدر مین نہ آسکے تھے اونکے لیے اوسکا خمس حتی کہ اپنے قبیلون پر بعد پانچ قبائل کے شروع کیا حدیث ۴۴ روایت ہے کہ ایک دن جناب حضرت عمر رض اور جناب حضرت علی مرتضی رض ایک مکان مین بیٹھے تھے حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اور خوبی جو ملی عاقبت بخیر ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی اپنے مقدور بھر ذخیرہ کیا مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے میری اہلبیت پل صراط سے گذر جائین گی یہ اہلبیت ہونا مجھسے نہو سکا حضرت امیر رض نے فرمایا یہ کیونکر ہو حضرت عمر رض نے فرمایا اگر آپ چاہین تو ہو سکتا ہے اگر صاحبزادے اپنی حضرت ام کلثوم کو ہم سے منسوب کرو حضرت امیر رض نے گھر مین تشریف لاکر کے دونون شاہزادے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما سے مصلحت کی کہ یہ بات حضرت عمر رض نے مجھسے کہی ہے تمھاری کیا صلاح ہے دونون شاہزادون نے فرمایا کہ لڑکی کہین تو آپ بیاہین گے مگر ایسا شخص کہان ملے گا کہ عشرہ مبشرہ مین بھی ہین اور فضائل اونکے بیان سے کیے تب حضرت بی بی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر رض سے کیا دو بطن سے ایک بیٹا زید بن عمر پیدا ہوا جیسا مدارج النبوۃ وغیرہ [illegible]

ف: معراج النبوۃ میں ہے کہ سب نسب اور سبب قیامت کے دن منقطع
ہوجائیگا یعنی کسی سے کسیکو کچھ فائدہ نہوگا مگر نسب اور سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا نسب سو مراد اولاد کرام ہیں اور سبب سو ازواج طاہرات اسیواسطے تزویج کی حضرت
امیر المومنین عمر رض نے حضرت فاطمہ زہرا رض کی صاحبزادی سے بامید وادی اتصال
کے ساتھ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **حدیث ۲۵** نوادر الاصول فی معرفۃ اخبار الرسول
میں ہے کہا کہ محبت آل محمد کی ایک دیوار ہے پل صراط پر واسطے آل نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نزدیک صراط کے روایت ہے انس بن مالک سے اونھون نے کہا کہ پوچھا
مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا حضرت آپ میری شفاعت قیامت کے دن فرمانا
فرمایا مین تیری شفاعت ضرور کرونگا مینے عرض کی یا رسول اللہ پس مین آپ کو کہان
ڈھونڈونگا فرمایا پہلے پہل جو تلاش کرے تو مجھے تو پل صراط پر تلاش کرنا مینے کہا اگر
صراط پر حضور سے ملازمت نہو فرمایا تب میزان کے پاس مجھے تلاش کرنا مینے کہا اگر میزان کے پاس بھی حضور تشریف
نہو فرمایا تو حوض پر مجھے تلاش کیجیو سو بیشک مین ان تین جگہون سے ٹلنے کا نہیں
پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم صراط پر ہو وینگے تو اجازت دیوینگے اپنی آل کو اور
پار کروینگے اونکو اور جو اونکی آل کو دوست رکھتا ہوگا پس وہ بھی آپ کی آل سے
ہے اور ساتھ آل آپ کے ہوکر پار ہوجاویگا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے المرء مع من احب
آدمی اوسی کے ساتھ رہیگا جسکو دوست رکھتا ہوگا اور قول حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم کا ہے کہ محبت آل محمد کی امان ہے عذاب سے انتہی **حدیث ۲۶** اشعۃ اللمعات
مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای فاطمہ رض مین اور تو اور علی اور حسنین رض
ایک مکان اور ایک مقام مین رہینگے **حدیث ۲۷** کتاب موافقہ بین اہل البیت
والصحابہ مین روایت ہے زید بن شیع رض سے کہا کہ سنا مینے ابوبکر صدیق رض کو فرماتے
تھے کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ [illegible] کہا آپ نے [illegible] ایک خیمہ [illegible]

آپ ایک فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور خیمہ کے اندر علی رض تھے اور فاطمہ زہرا اور حسن حسین رضی اللہ عنہم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ مسلمانون کے مین صلح کرنیوالا ہون اوس سے جو صلح کرے اہل خیمہ سے لڑونگا اوسے جو لڑیگا ان سے دوست ہون اوسکا جو دوستی محبت رکھیگا ان سے انکو دوست نرکھیگا مگر جو نیک بخت پاک ذات پاک طینت ہوگا اور ان سے بغض نرکھیگا مگر جو کم بخت کم نصیب بد ذات ہوگا پس کہا ایک مرد نے ای زید تو نے سنا ہے کہا ہان قسم رب کعبہ کی حدیث ۲۸ مدارج النبوۃ مین ہے کہ روایت کی ابن مردویہ نے علی رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سوال کرو خدا سے تو سوال کرو میرے واسطے وسیلہ لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ اوس مین آپ کے ساتھہ کون رہیگا فرمایا علی رض اور فاطمہ رض اور حسن حسین رض حدیث ۲۹ مدارج النبوۃ مین ہے کہ روایت کی ابی حاتم نے حضرت علی مرتضی رض سے کہ فرمایا علی مرتضی نے منبر پر مسجد کوفہ کے ای لوگو بہشت کے اندر دو موتی ہین ایک سفید ایک زرد اور مقام محمود سفید موتی کا ہے کہ اوسکے اندر ستر ہزار کوٹھریان ہین ہر کوٹھری اوس کے تین میل کی اور تمام اوسکا وسیلہ ہے کہ وہ واسطے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اونکی کے ہے اور زرد موتی بھی اوسی کے مانند ہے اور یہ واسطے ابراہیم علیہ السلام اور اہلبیت اونکی کے ہے حدیث ۳۰ نوادر الاصول مین ہے کہ روایت کی مقداد ابن اسود رض نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معرفت آل محمد کے چھٹکارا ہے آتش دوزخ سے اور محبت آل محمد دیوار ہے صراط پر اور ولایت واسطے آل محمد کے امان ہے عذاب سے حدیث ۳۱ شفا مین ہے کہ کہا عبداللہ بن مبارک نے دو خصلتین جنمین ہوونگی وہ نجات پائیگا عذاب آلہی سے ایک سچ بولنا دوسرے محبت رکھنی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب پر **ف** محبت اہلبیت مصطفی کی سبب ہے بخشش جرم وخطا کی ✤ محبت ناصر ارکھہ جان ودل سے ✤ حسین وفاطمہ حسن وعلی سے ✤

انھین کا دو جہان مین ہے سہارا ۔ سوا انکے کہان تیرا گذارا ۔ عمل تیرے نہین ہیں خوب ہمدم
ہوا ہے آہ تو شیطان کا محکوم ۔ سہارا ہو فقط آل نبی کا ۔ اور سب اصحاب سر سبز ولی کا

حدیث ۴۳ اتقان مین ہے کہ آیت یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اسطرح نازل ہوئی تھی
صلوا علیہ وعلی آلہ پھر تلاوت وعلی آلہ کے منسوخ ہوگئی روایت ۴۳ الفخر الرازی
مین ہے کہ جاری ہوا ہے توارث ساتھ ذکر صلوۃ آل کے بعد صلوۃ حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے پس کہ اسپر اجماع ہوگیا ہے اور کہا گیا ہے کہ درود بلا درود بھیجنے کے آل پر
قبول ہی نہین ہوتا حدیث ۴۴ مدارج النبوۃ مین ہے کہ فرماتے ہین عبداللہ بن حسن
بن علی رض جنکو عبداللہ محض کہتے ہین کہ آیا مین عمر بن عبدالعزیز کے پاس اپنی ایک حاجت
کے واسطے پس کہا مجھسے عمر بن عبدالعزیز نے کہ جب آپ کو کچھ حاجت ہووے تو کسی آدمی
کے ہاتھ آپ لکھ بھیجین میرے پاس اسواسطے کہ مجھے شرم آتی ہے خدا تعالی سے کہ
دیکھے گا آپ کو میرے دروازے پر اور حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ قرابت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب تر ہے مجھے اپنی قرابت سے حدیث ۴۵
مدارج النبوۃ مین ہے کہ روایت کی گئی ہے مالک رح سے جب مارا اونکو جعفر بن سلیمان
نے اور ایذا دیا اونسے جو کچھ پایا اور لوگ اونکو بیہوش اوٹھا کر گھر لے آئے جب ہوش مین
آئے کہا مالک رح نے مین تم سب لوگون کو گواہ کرتا ہون کہ مینے گناہ اپنے مارنیوالے کا
معاف کر دیا لوگون نے کہا کیون کہا مین ڈرا کہ ایسا نہو کہ مین مر جاؤن اور ملاقات
کرون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسواسطے کہ شرم رکھتا ہون کہ آوے کوئی اولاد آپکی
میرے سبب سے دوزخ مین کہتے ہین کہ منصور خلیفہ نے قصاص کیا جعفر سے واسطے
مالک رح کے مالک رح نے کہا اعوذ باللہ قسم خدا کی موقوف نہین ہوتا تھا کوڑا اونکی طرف
کا میرے جسم سے مگر یہ کہ معاف کر دیا مینے اونکو بسبب قرابت اونکی کے ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہی بیان اون احادیث کا جو فضائل حسین

سبطین شہیدین قمرین نیرین حضرات حسنین رض کے وارد ہوئی ہین

جناب سیدنا و مولانا و شفیعنا حضرت امام ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ جنکا لقب مبارک زکی تھا
نواسے پیارے نور چشم لخت جگر اور پھول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور سردار
جوانان اہل جنت کے پندرھوین رمضان سنہ ۳ تین ہجری مین پیدا ہوے اور سنہ
پچین یا اٹھاون یا اونچاس یا چوالیس مین علی اختلاف الروایات اٹھائیسوین ۲۸ صفر کو
آپ نے شربت شہادت کا پیا اور جنت البقیع مین مدفون ہوے اور جب حضرت
علی مرتضی کوفے مین شہید ہوے تو بیعت کی اونسے موت پر چالیس ہزار سے زیادہ
آدمیون نے مگر آپ نے سپرد کر دی خلافت حضرت معاویہ رض کو سن اکتالیس مین
اور جناب حضرت سیدنا و مولانا و شفیعنا ابو عبداللہ حسین رضی اللہ عنہ جنکا لقب رشید
تھا پانچوین شعبان سنہ چار ہجری مین پیدا ہوے اور اٹھاون برس و بروایتے چھپن ۵۶ برس
پانچ مہینے پانچ دن کے سن مین دسوین محرم جمعہ کے دن دوپہر ڈھلتے سنہ اکسٹھ ہجری
مین کربلا مین شہید ہوے **حدیث ۱** صحیح مسلم مین روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ خداوندا حسن رض کو مین دوست رکھتا ہون پس دوست
رکھ تو بھی اسکو اور دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے حسن رض کو **ف** شک نہین اسمین
کہ اونھون نے دوست رکھا اونکو پس واجب ہے تخلق ساتھ اخلاق خدا کے اور تعلق
ساتھ شمائل حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے **ف** امام نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہے
کہ اس حدیث مین رغبت دلانی اور برانگیختہ کرنا ہے لوگون کا اوپر محبت حضرت امام حسن رض
کے اور بیان ہے اونکی فضیلت کا **حدیث ۲** صحیح مسلم مین روایت کی ابوہریرہ
نے کہا کہ باہر نکلا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ بیچ ایک ٹکڑے کے
دن سے اسطرح کہ آپ نہ بولتے تھے مجھسے اور مین نہ بولتا تھا آپ سے حتی کہ آئے
آپ بازار تک بنی قینقاع کے پس وہان سے پھرے یہان تک کہ تشریف لائے آپ

فی صحن زہراؓ کے گھر پس فرمایا یہاں لڑکا ہے یہاں لڑکا ہے یعنی حسن پس گمان کیا کہ امام حسنؓ
کو انکی ماں نے روکا ہے کہ اونکو غسل دیتی اور اونکو تعویذ پہنا دیں پس تھوڑی دیر کے بعد
امام حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے یہانتک کہ آپ اونکے گلے سے لگے اور وہ آپ کے گلے سے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں حسنؓ کو
پس تو دوست رکھ تو بھی اسکو اور دوست رکھ اوس شخص کو جو دوست رکھے اسکو **ف**
کہا امام نواوی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ہار اور تعویذ وغیرہ زینت کی
چیز پہنانا لڑکوں کو اور مستحب ہے پاکی اور صفائی اونکی خصوصاً وقت ملاقات کسی بزرگ
کے اور مستحب ہے مہربانی کرنی لڑکوں پر اور کھیل کرنا اونکے ساتھ کہ گلے سے لگاتے
اونکو اور پیار کرے از راہ شفقت اور رحمت اور محبت کے اور مستحب ہے تواضع کرنی
لڑکوں وغیرہ سے **حدیث ۳** صحیح مسلم میں روایت ہے براء سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حسنؓ بن علیؑ کو اپنے کندھے پر رکھے ہوئے فرما رہے ہیں
کہ خداوندا بالتحقیق میں حسنؓ کو بہت دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اسے دوست رکھ
ف کہا امام نواوی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ملاطفت اور
رحمت کرنی لڑکوں کے ساتھ اور یہ کہ رطوبات اونکے مونہہ کے اور مثل اسکے طاہر
ہیں جبتک نجاست اونکی متحقق نہو اور نہ مروی ہوا سلف سے احتیاط اسنے اور لڑکے
غالباً رطوبات سے خالی نہیں ہوتے **حدیث ۴** صحیح مسلم میں روایت کی ایاس نے
اپنے باپ سے کہا کہ کھینچکر پہونچا دیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسنؓ حسینؓ کو
بغلہ شہبا پر یہانتک کہ داخل کر دیا ہمنے ان سبکو حجرے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وہ آگے آپکے تھے اور یہ پیچھے آپکے **ف** کہا امام نواوی نے کہ اس سے معلوم ہوا
کہ جائز ہے سوار ہونا تین آدمیوں کا ایک جانور پر جبکہ وہ مضبوط ہو **حدیث ۵**
روایت کی بخاری نے ابی بکرہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

منبر پر اور حسن رضہ بن علی رضہ حضرت کے پہلو مین تھے یعنے آپ کے داہنے یا بائین اور حال
یہ تھا کہ آپ ایکبار لوگون کی طرف متوجہ ہوتے تھے واسطے وعظ و نصیحت کے اور دوسری بار
حسن رضہ کی طرف پیار و محبت سے اور فرماتے تھے بالتحقیق یہ بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ خدا
صلح کرا دے بہ سبب اسکے درمیان بڑی دو جماعتون مسلمانونکے **ف** خبر دی آپنے
متفرق ہونے سے مسلمانون کے دو فرقون پر ایک فرقہ حضرت حسن رضہ کے ساتھہ اور
ایک فرقہ معاویہ رضہ کے ساتھہ اور حضرت امام حسن رضہ او سدن احق تھے ساتھہ خلافت کے
اسواسطے کہ چھہ مہینے اور تیس برس تین سے کہ آپ نے خبر دی تھی کہ خلافت میرے بعد
تیس برس ہونگے باقی رہگئے تھے مگر حضرت امام حسن رضہ نے براہ شفقت و رحمت کے
حال امت پر اپنے جد امجد کے ملک دنیا کو چھوڑ کر رغبت ملک بقا کے کی اور یہ امر بسبب قلت
اور ذلت کے نہ تھا اسلئے کہ بیعت کی تھی اون سے موت پر یعنے اس بات پر کہ جبتک
ہم لوگون کی جان رہیگی حضور کے قدم سے جدا نہونگے چالیس ہزار سے زیادہ آدمیون نے
فرمایا حضرت امام حسن رضہ نے واللہ مین نہین چاہتا کہ گرایا جاوے ایک قطرہ خون
امت محمدیہ کا حتی کہ جب یہ امر بعض احباب پر آپ کے دشوار ہوا شاق گذرا تو کہا
اونھون نے آپ کے پاس آکر السلام علیک یا عار المومنین آپ نے فرمایا العار خیر
من النار شرم بہتر ہے آگ سے اشعۃ اللمعات مین ہے کہ اور اس حدیث مین
دلیل ہے کہ دونون فرقے ملت اسلام پر تھے باوجودیکہ ایک معصیت تھا اور دوسرا مخطی
اور اہل سنت وجماعت کے لئے صلح حضرت امام حسن رضہ کی دلیل ہے اوپر صحت
امارت معاویہ رضہ کے انتہی **حدیث** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھاتے تھے ہمکو اور حسن رضہ آتے اس حال مین کہ چھوٹے سے تھے
اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو یہ آپ کی گردن اور پیٹھہ پر چڑھ جاتے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر اپنا بہ مہلت اوٹھاتے یہانتک کہ اوتار دیتے اون کو

پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکھتے ہین ہم آپ کو کہ کرتے ہین آپ اس لڑکے کے لیے
ایسی چیز کہ نہیں دیکھا جسے آپ کو کہ کرتے ہون اوسکو کسی کے لیے فرمایا کہ یہ لڑکا پھول
میرا ہے دنیا سے بلا شبہہ بیٹا میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ صلح کروا دیگا
بسبب اسکے درمیان دو فرقون مسلمانون کے ف اور دوسری حدیث مین آیا
کہ دو شاہزادون مین سے کوئی ایک حضرت امام حسن یا حضرت امام حسین رضی اللہ
عنہما مسجد کے اندر آکر کے پشت مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سجدے
کے وقت سوار ہو بیٹھے آپ نے سر نہ اوٹھایا بہت دیر تک سجدے مین رہے اسکے بعد
صحابہ نے درازی سجدے سے پوچھا اور کہا حضور کیا آج سجدے کے اندر وحی تو نہین
نازل ہوئی تھی کہ حضور نے اسقدر تاخیر کی آپ نے فرمایا میرا بیٹا میری پیٹھ پر بیٹھا تھا
مجھے ناگوار ہوا کہ جب تک وہ اپنی جی بھر پیٹھ نہ لے سر اوٹھا لے مین جلدی کردون سبحان اللہ
دیکھو۔ حدیث ۷ روایت ہے معاویہ رض سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو چوسا
گیا زبان حسن رض کی یا ہونٹھ اونکے اور بلا شبہہ ہرگز نہین عذاب کریگا اللہ اوس زبان یا
ہونٹھ کو کہ چوسا ہو اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رواہ احمد حدیث ۸ بخاری
نے روایت کی عبد الرحمن ابن ابی نعم سے کہا کہ سنا مین نے عبد اللہ بن عمرو کو پوچھا اون سے
ایک مرد نے کہ اگر محرم مکھی مار ڈالے تو جائز ہے یا نہین کہا ابن عمرو نے ای اہل کوفہ
پوچھتے ہین مجھسے مکھی کے مارنے سے اور حالانکہ قتل کیا اونھون نے رسول خدا کی
بیٹی کے بیٹے کو حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسنین رض دو پھول میرے ہین
دنیا سے حدیث ۹ روایت کی بخاری نے انس رض سے کہا نہین تھا کوئی بہت مشابہ
ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن بن علی رض سے اور کہا بیچ حسین رض کے بھی کہ تھے
وہ مشابہ ترین لوگون کے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ف دوسری
فصل مین تفصیل اسکی آتی ہے کہ امام حسین رض مشابہ تر تھے ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

بیٹنے سے سرتک اور امام حسین رض بیچ کے بدن مین قدم تک حدیث ۱۰ روایت کی بخاری نے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیتے تھے اونکو اور امام حسن رض کو پھر کہتے تھے خداوندا دوست رکھ تو ان دونون کو اسواسطے کہ بالتحقیق مین دوست رکھتا ہون ان دونون کو اور ایک روایت مین ہے کہا اسامہ نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلیتے مجکو اور بٹھاتے مجکو اپنی ایک ران پر اور حسن بن علی رض کو دوسری ران پر پھر ملاتی مجکو اور حسن رض کو پھر فرماتے خداوندا مہر کر ان دونون پر اسواسطے کہ مین مہر کرتا ہون ان دونون حدیث ۱۱ روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسن اور حسین رض سردار جوانان بہشت کے ہین رواہ الترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت کی ہے کہ باپ ان دونون کے بہتر ہین ان دونون سے اور طبرانی نے بڑھایا کہ باپ ان دونون کے ان سے فاضلتر ہین اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے روایت اور بھی بڑھائی یعنے سوای دو خالاتی بھائیون یعنے عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے ف یعنے سردار اہل جنت کے ہین اسواسطے کہ بہشتی سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفاء راشدین سے افضل نہین ہین اور یہ حدیث سیادت مطلقہ یعنے ہر طرح کی سرداری پر ان دونون صاحبزادونکی اتنے طریقون سے صحابہ کبار سے مروی ہے کہ حد تواتر کو پہونچی ہے حدیث ۱۲ روایت کی اسامہ بن زید نے کہ ایک رات کو آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچہ حاجت کے واسطے پس نکلے آپ اپنے گھر سے اس حالت مین کہ آپ لپیٹے ہوے تھے ایک چیز پر کہ مین نہین جانتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سے تو عرض کی مینے حضور یہ کیا چیز ہے جسپر آپ لپٹے ہوے ہین پس آپ نے اوسے کھولا تو ناگہان حسن اور حسین رض تھے دونون کولہون پر آپ کے پس آپ نے فرمایا یہ دونون میرے بیٹے ہین اور بیٹے میرے بیٹی کے خداوندا مین ان دونون کو بہت دوست رکھتا ہون سو تو بھی ان

دونوں کو دوست رکھ اور بھی دوست رکھ جو شخص ان دونوں کو دوست رکھے رواہ الترمذی
ف یعنے اپنے دونوں صاحبزادوں کو دونوں طرف گود میں لیکر چادر سے لپیٹ لیا تھا
جیسکہ چیز نفیس اور محبوب کو لپیٹ کر چلتے ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہوتا ہے
یعنے حکما جیسے بیٹی کا بیٹا اور اسواسطے عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کہلاتے اور اس میں
ثبوت شرف نسب کا ہے ماں کے جانب سے اور آپ نے ان دونوں صاحبزادوں کو
متبنی کیا تھا یعنے لے پالک **حدیث ۱۳** روایت کی احمد نے اپنی مسند میں کہ روایت ہے
امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رض تو تشریف لائے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے مینے
عرض کی حرب یعنے جنگی آپ نے فرمایا بلکہ اسکا نام حسن رض ہے پھر جب امام حسین رض پیدا ہوئے
آپ نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے مینے عرض کی حرب فرمایا
بلکہ اسکا نام حسین رض ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے آپ نے فرمایا دکھلاؤ
میرے بیٹے کو کیا نام رکھا تمنے مینے عرض کی حرب فرمایا بلکہ اسکا نام محسن رض ہے پھر آپ نے فرمایا
کہ مینے انکے نام رکھے ہیں اولاد ہارون ع کے ناموں پر یعنے شبر شبیر مشبر **ف** حضرت
امیر رض نے تینوں صاحبزادوں کا نام حرب کے نام پر جو رئیس عرب ایام جاہلیت میں تھا
رکھا آپ نے تینوں بار بدلدیا اور فرمایا کہ حضرت ہارون کے بیٹوں کے نام پر مینے انکے
نام رکھے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ نام اکابر دین کے نام پر رکھنا چاہئے نہ روساء
جاہلیت پر **حدیث ۱۴** روایت ہے انس رض سے کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کہ کونسا شخص حضور کے اہلبیت میں سے حضور کو پیارا زیادہ اور محبوب تر
ہے فرمایا حسن رض حسین رض اور آپ فرماتے تھے فاطمہ رض کو بلا میرے نیے میرے دونوں بیٹوں کو
پس سونگھتے آپ حسین رض کو اسلیے کہ وہ دونوں پھول آپ کے تھے اور اپنے گلے سے
لگاتے انکو رواہ الترمذی **حدیث ۱۵** روایت ہے بریدہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم لوگون کے آگے خطبہ پڑہ رہے تھے کہ ناگہان حسنؓ حسینؓ دو کرتے سرخ پہنے ہوئے بسبب صغر سنی اور کم زوری گرتے پڑتے آئے پس اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اور اوٹھالیا دونون صاحبزادونکو اور بٹھالا دونو نکو آگے اپنے پھر فرمایا آپ نے کہ سچ کہا اللہ تعالی نے کہ البتہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہین یا محل امتحان مین دیکھا مینے ان دونون لڑکون کو کہ چلے آتے تھے اور گرگر پڑتے تھے پھر بسبب محبت اونکی کے میرا جی نہ مانا آخر مینے خطبہ موقوف کرکے ان دونون کو اوٹھالیا روایت کی ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** یہ امر باعث تاثیر اور جوش رقت اور رحمت اور مہر اور محبت اور شفقت پدری کے آپ کے قلب شریف مین تھا اور شفقت اور رحمت اولاد پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدۂ حق ہی اور عمل خطبہ مین جائز ہر اور کوئی فعل اور حرکت اور سکون آپکا حکمت اور عبادت سے خالی نہ تھا اور کیا عجب کہ یہ خصائص سے آپ کے ہو یا یہ سبب خلوت حقیقی کے کچھ تنزل واقع ہوا ہو اور ہکو احوال شریف مین آپ کے دم مارنیکی مجال نہین اور غرض آپکی اسی اثبات دردفرزندی اور اظہار محبت پدری کا تھا اور عذر آپ کا براہ تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تا ایسے کامون کے کرنے پر حاوی نہوجاوین اور سہل نہ جانین بہانہ نہ پکڑین **حدیث ۱۶** روایت ہر یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسینؓ مجھسے ہر اور مین حسینؓ سے دوست رکھے خدا تعالی اوسکو جو دوست رکھے حسینؓ کو یا یہ معنی دوست رکھا اللہ تعالی کو اوس نے جسنے دوست رکھا حسینؓ کو حسینؓ ایک سبط ہے اسباط یعنی نواسہ ہے نواسون مین سے **ف** حسینؓ مجھسے ہے یعنی ہم دونون مانند شے واحد کے ہین وجوب محبت اور اتباع اور حرمت تعرض اور لڑنے مین یعنی گویا ایک جان دو قالب ہین ایکہی سانچے کے ڈہلے ہوے پس جسنے حسینؓ سے محبت کی مجھسے محبت کی اور جسنے حسینؓ سے لڑائی کی مجھسے لڑائی کی اور سبط اوس درخت کو کہتے ہین جسکی ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ درخت

کے ہے اور اولاد بمنزلہ تخمون کے نام رکھنے میں آپ کے ساتھ جد کے اشتراک سے
کو پیدا ہوگی اور بہت خلق کثیر یعنی سادات کرام قیامت تک حدیث روایت ہے علی رض
کو حسن نسبت مشابہ ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چھاتی سے سر تک اور حسین
بہت مشابہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نیچے قدم تک رواہ الترمذی حسب
یعنی ڈیل ڈول قد و قامت میں دونوں شاہزادے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ بجنسہ ہو بہو مشابہ تھے گویا یہ دونوں شاہزادے ٹکڑے بدن آن حضرت کے تھے
اور وجود شریف آپ کا تقسیم پایا تھا درمیان ان دونوں شاہزادے حضرت کو دو
تصویر تھے ظاہر میں بھی اور دونوں ملکے گویا کہ آپ کی ایک تصویر تھے جیسا اخلاق
حمیدہ میں آپ کے دونوں مشابہ تھے ویسا ہی حسن ظاہر اور جمال شکل و صورت میں
بھی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صانع مطلق نے واسطے ملاحظہ حسن بے زوال اپنی وجود
سراپا مقصود کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک آئینہ خدا نما بنایا اور علاوہ اون
سب کمالات ظاہریہ اور باطنیہ کے جو سب انبیا میں متفرق تھے ساتھ جمیع کمالات
اور فضائل اور مدائح کے جو اوسکے علم ازلی میں مکنون تھے آپ کے وجود کو مزین فرمایا
فقط ایک درجہ شہادت ظاہریہ و باطنیہ کا آپ کو حاصل نہ تھا اسواسطے کہ اگر جنگ میں
آپ شہید ہوتے تو منافی شوکت اسلام کے تھا اور اگر چھپکے شہید ہوتے تو شہادت
پوری یکجہتی ہوتی اور مشہور بھی نہ ہوتی اور منظور الٰہی یہ تھا کہ دونوں طرح کی شہادت آپکو
حاصل ہو پس حضرات حسنین رضی اللہ عنہما قمرین نیرین وسیلتا فی الدین کی وجہ سے وجود کو ہو
حضرت کے قالب میں صورتا و سیرتا بمنزلہ یکجان دو قالب کر ڈھالا اور دونوں شاہزادوں
کو آپ کا نائب بنا کر دو آئینے پرتو کمال محمدی کے اور دو رخسارے جمال احمدی
کے بنائے تا کمال دونوں طرح کی شہادت کا دونوں آئینوں رسول نما میں دکھایا
جاوے پس بعد گذرنے تیس برس ایام خلافت کے بڑے شاہزادہ کو ساتھ شہادت باطنیہ

سے کہ اور چھوٹے کو ساتھ شہادت ظاہریہ کے مخصوص کر کے تکمیل جمیع کمالات ظاہریہ اور
باطنیہ کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کی اور ان احادیث سے محبان حضرات حسنین
محبان خدا و رسول و دشمنان و مبغضان حسنین دشمنان خدا و رسول اور قاتلان انکے
گویا داخل زمرۂ یقتلون النبیین بغیر الحق ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ ہوئے حدیث ۱۸
روایت ہے حذیفہ سے کہا کہ کہا میں نے اپنی ماں سے کہ ماں اجازت دو مجھے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جاؤں اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور
آپ سے عرض کروں کہ استغفار کریں آپ میرے واسطے اور تیرے واسطے پس ماں کی
اجازت لیکر آیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے ساتھ نماز مغرب کی
پڑھی پس آپ نماز نفل پڑھتے رہے حتیٰ کہ نماز عشا کی بھی آپ نے پڑھی پس آپ
دولتخانہ کی طرف تشریف لیچلے میں آپ کے پیچھے پیچھے چلا پس آپ نے میری آواز
سنکر فرمایا کون ہے حذیفہ میں نے عرض کی حضور ہاں فرمایا کیا چاہتی ہو بخشے اللہ تمکو اور
تمہاری ماں کو بالتحقیق یہ ایک فرشتہ ہے کہ نہیں اُترا زمین پر کبھی پہلے اس رات کی
اجازت چاہی اس فرشتے نے اپنے پروردگار سے کہ آکر مجھے سلام کرے اور
مجھے خوشخبری دی کہ فاطمہؓ بی بی اور سردار ہے بہشت کی سب عورتوں کی اور تحقیق
حسنؓ اور حسینؓ سردار جوانان بہشت کے ہیں رواہ الترمذی حدیث ۱۹ روایت ہے
ابن عباسؓ سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائے ہوئے تھے حضرت امام
حسن رضؓ کو اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے کیا اچھی سواری پر سوار ہیں آپ
ای صاحبزادے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور یہ سوار بھی تو کیا اچھے ہیں رواہ الترمذی
ف چونکہ اوس شخص نے فقط اوس سواری کی تعریف کی اور حضرت امام حسنؓ کو گویا
اوسنے کم دیکھا اسواسطے آپ نے فرمایا کہ سواری تو اچھی ہی ہے سوار بھی اچھا ہے
اور اسمین کمال تعریف اور نہایت پیلے سرے کی فضیلت ہے حضرت امام حسنؓ کی

ف سوار چنان وسواری چنان شمع حشر ناصر بیداری چنان + حدیث ۱۹ روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا کہ نماز پڑھی حضرت ابو بکر رضہ نے عصر کی پھر مسجد سے نکل کے چلے جاتے تھے اور حضرت علی رضہ بھی اونکے ساتھ تھے پس دیکھا حضرت ابو بکر رضہ نے امام حسن رضہ کو کھیل رہے ہیں لڑکون کے ساتھ پس اوٹھا لیا حسن رضہ کو ابو بکر رضہ نے اپنے کندھے پر اور از راہ خوش طبعی کے کہا کہ اپنے باپ کی قسم کہتا ہون کہ حسن رضہ مشابہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین علی رضہ کے مشابہ نہین اور حضرت علی رضہ ہنستے تھے یعنے خوشی سے رواہ البخاری حدیث ۲۱ روایت ہے سلمی سے کہا کہ داخل ہوئی مین حضرت بی بی ام سلمہ کے پاس دیکھا کہ آپ رو رہی ہین مینے عرض کی آپ کیون رو رہے ہین فرمایا دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین اس حالت مین کہ آپ کے سر اور داڑہی مبارک پر خاک پڑی ہوئی ہے پس مینے عرض کی یہ کیا حال ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ حاضر ہوا تھا مین مقتل مین حسین رضہ کے ابہی رواہ الترمذی ف اشعۃ اللمعات مین ہے کہ حضرت ام سلمہ رضہ بیوی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین ۵۹ سنہ اور نسبجری مین اونھون نے وفات پائی اور یہی صحیح تر ہے دبراویتی ۶۲ سنہ یا سنہ مین اور شہادت حضرت سخت جگر اور ثمرۂ فواد رسول اللہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے ۶۱ سنہ اکسٹھ مین ہے بنا بر صحت روایت ثانی کے کچھ اشکال نہین اور بر روایت اول بھی کچھ اشکال نہین اس واسطے کہ ہو سکتا ہے کہ قبل وقوع اس واقعہ کے اون کے جواب مین یہ معاملہ دکھایا ہو اور آنفا یعنے ابہی کہنا باعتبار تحقق اوسکے ہے اوسوقت مین اور یہ مادۂ تاریخ شہادت کا ہے ف سر جدا شد از حسین گشت تاریخ آشکار ☆ ہم ز حرف بی نقط ہم از سر حرف نقطہ دار ☆ باعتبار حذف زوائد یعنے عشرہ کے ہے حدیث ۲۲ روایت ہے انس رضہ سے کہا کہ لایا گیا عبید اللہ بن زیاد کے پاس جو قاتل حضرت امام حسین رضہ کا اور سردار لشکر یزیدیون کا تھا

سر مبارک جناب حضرت امام حسین رض کا پس رکھا گیا وہ سر مبارک طشت مین پس وہ بدبخت
مردود نے لگا چھیڑنے انکا سر مبارک کو ایک لکڑی سے جو اوسکے ہاتھ مین تھی اور کہا بیچ حسن انکے
نے کچھ کہا انس رض نے پھر کہا مینے قسم خدا کی بالتحقیق یہ حسین رض سب لوگون سے زیادہ مشابہ تھے
ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا سر مبارک اونکا رنگا ہوا وسمہ سے نقل کی
یہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا انس رض نے تھا مین ابن زیاد
کے پاس پس لایا گیا سر مبارک حضرت امام حسین رض کا پس اوس مردود نے مارنا شروع
کیا چھڑی سے جو اوسکے ہاتھ مین تھی ناک مین جناب امام حسین رض کے اور کہتا تھا کہ نہ
ایسا حسن والا کسیکو نہین دیکھا پس کہا مینے خبردار بالتحقیق یہ حضرت بہت ہی مشابہ تھے
سب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور طبرانی کی روایت مین یون آیا ہے
کہ پس عبید اللہ نے شروع کیا رکھنا چھڑیکا جو اوسکے ہاتھ مین تھی آنکھ اور ناک مین حضرت امام
حسین رض کے کہتے ہین انس رض کہ پس کہا مینے اوٹھا چھڑی اپنی اسلیئے کہ تحقیق دیکھا ہے مینے
مونہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تیری چھڑی کی جگہہ اور بزار کی روایت مین یون ہے
کہ کہا انس رض نے پس کہا مینے عبید اللہ کو کہ بیشک دیکھا ہے مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ بوسہ لیتے تھے جہان کہ لگتی ہے تیری چھڑی پس ہٹائی اوس نے چھڑی اور
روضۃ الشہداء مین ہے کہ جب خولی بن یزید پلید نے سر مبارک کو طبق پر رکھکر کے
ابن زیاد ملعون کے آگے لایا اوس بیحیا مردود نے ایک لکڑی سے جو اوسکے ہاتھ مین
تھی لب اور دانت پر شاہزادے کے مارنا شروع کیا زید بن ارقم صحابی کبار وہان
حاضر تھے اونھون نے شور کیا کہ یا ابن مرجانہ بے ادبی نکر یہ لکڑی دانت پر انکے مت مار
قسم خدا کی کچھ مین گن نہین سکتا کتنی بار مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے
کہ ان لب اور دانتون پر بوسہ دیتے تھے پھر زید آواز بلند سے روئے اور حضار
مجلس بھی روئے تو ابن زیاد غصے ہوا اور کہا ای زید تو بڈھا ہو گیا ہے نہین تو مین تیری

گردن اوتار لیتا ہے۔ وہاں سے اٹھے اور کہا اے اہل عرب حق تعالی تم سے خوش مت ہو
کہ جگر گوشہ فاطمہ زہرا رض کو تم نے مار ڈالا اور ابن مرجانہ کو امیر بنایا اور مناقب السادات
مین ہے کہ جسدم سر مبارک آپ کا یزید لعین پلید کے پاس لایا گیا وہ لعین خوشی مین
مشغول ہوا اور شراب پیتا تھا اور سر مبارک کے ساتھہ انواع قسم کی اہانت کرتا تھا
یہ خبر بعض صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو پہونچی روتے ہوے پہونچے
اور کہا او ملعون کیا کرتا ہے ان صحابہ کو بھی حکم قتل کا دیا اور سات صحابی کی اوسنے
گردن ماری **ف** یہ عبید اللہ یعنی عبد اللہ بن زیاد شقی مردود ملعون کا ستے ہوا امیر تھا او
لشکر کا جو متعین ہوا تھا واسطے قتل جناب حضرت سید الشہدا امام حسین رض کے اور
وہ اون ایام مین امیر تھا کوفے کا یزید پلید کی طرف سے پھر مارا گیا زمین موصل مین
بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چہیاسٹھہ ۶۶ھ مین اور کہا حسن مین امام کے کچھ لیتے
عیب کیا کہ حسین رض کو کچھ اتنا حسن نہ تھا اور ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف
کی اور مبالغہ کیا اونکے حسن و جمال مین مگر بطریق استہزا اور مسخراپن اور اظہار خوشی کہ جو اوس
بدبخت کو آپ کے قتل سے حاصل ہوئی **حدیث ۳۲** روایت ہے ام الفضل بیٹی
حارث سے کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ مینے
آج کی رات ایک خواب برا دیکھا ہے آپ نے فرمایا وہ کیا خواب ہے ام الفضل نے
کہا حضور وہ خواب بہت ہی برا ہے مین نہین کہہ سکتی آپ نے فرمایا کیا ہے کہو کہا
کہ دیکھا مینے کہ گویا ایک ٹکڑا آپ کے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہے اور رکھا گیا ہے
میری گود مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے تو اچھا خواب دیکھا ہے
خدا نے چاہا تو فاطمہ رض جنینگی ایک بیٹا کہین گی اوس بیٹے کو تیری گود مین بسبب قرابت
کی پرورش کے لیے پس جنین فاطمہ زہرا حسین رض کو پس رکھے گئے وہ میری گود مین تا
جیسا فرمایا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس حاضر ہوئی مین ایک دن حضور کے

پاس اور رکھ دیا مینے حسین رض کو آپ کی گود مین پھر آپ کی طرف سے دیکھا اور طرف دیکھا
آنکھ پھیری پھر جو میری نظر پڑی تو کیا دیکھتی ہون کہ ناگہان دونون آنکھون سے حضرت کے برابر
آنسو بہتے ہین مینے عرض کی یا رسول اللہ ماں باپ میرے حضور پر قربان ہون آپ
کیون روتے ہین فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور خبر دی مجھے کہ تحقیق امت میری
قریب ہے کہ شہید کرے گی میرے اس بیٹے کو پس مینے بطریق تعجب کے عرض کی حضور
اس شاہزادے کو فرمایا ہان اور دی ہے مجھے جبرئیل نے سرخ مٹی اوسکے مقتل کی
حدیث ۲۴ روایت کی احمد اور بیہقی نے ابن عباس رض سے کہا کہ دیکھا مینے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین ایکدن دوپہر کے وقت بال بکھرے ہوے گرد آلودہ
ہاتھ مین آپ کے ایک شیشہ ہے اوس مین خون بھرا ہے پس مینے عرض کی ماں باپ
میرے قربان ہون آپ پر حضرت یہ کیا ہے فرمایا یہ خون ہے حسین رض کا اور اونکے
ساتھیون کا کہ مین اوٹھاتا ہون اوسے آج برابر صبح سے اب تک ابن عباس رض کہتے ہین
کہ یاد رکھی مینے تاریخ اوسوقت کی پھر خبر پہنچی مجھکو کہ حسین رض شہید ہوے اوسی دن
اوسیوقت یعنے جس دن یہ خواب دیکھا تھا حدیث ۲۵ روایت کی ابن عساکر نے
عبد اللہ بن عباس رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے حسنین رض سے
محبت رکھی تو اوس نے مجھ سے محبت رکھی اور جسنے حسنین رض سے عداوت رکھی مجھ سے عداوت رکھی
ف محبت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی بعینہ محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے
اور عداوت انکی بعینہ عداوت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور دوستی رسول اللہ
کی بعینہ دوستی خدا کی ہے اور دشمنی رسول اللہ کی بعینہ دشمنی خدا کی پس حضرات
حسنین رض کی محبت بعینہ محبت خدا ہے اور بغض حسنین رض بعینہ بغض خدا سے ہے
حدیث ۲۶ روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین رض کو ہاتھ پکڑا
اور فرمایا کہ جو مجھکو دوست رکھے گا اور ان دونون کو دوست رکھیگا اور انکے ماں باپ کو

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا قیامت مین حدیث ۲۷ روایت کی
حضرت امام جعفر صادق رض نے اپنے باپ امام محمد باقر رض سے کہ جناب حضرت امام حسن رض
نے پندرہ حج پیادہ کئے باوجودیکہ اونکو کوتل کے گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے
یعنی باوجود ہونے سواریون متعدد کے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک حج کے واسطے
پیادہ پا منزلین طے کرتے تھے اور آپ نے دوبار تمام مال اور اسباب اپنا خدا کی راہ
مین دے ڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال خدا کی راہ مین بانٹ دیا یہانتک کہ ایک
جوتا دیڈالا اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیدیا ایک رکھا اسطرح پر آدھون آدہ
فی سبیل اللہ دے دینا نفس پر سب دونون سے بہت ہی شاق ہوتا ہے حدیث ۲۸
روایت کی ابن سعد اور طبرانی نے حضرت عائشہ رض سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ خبر دی مجھے جبریل نے کہ میرا بیٹا حسین رض شہید کیا جائیگا بعد میرے زمین
طف مین اور لائے جبریل ع میرے پاس یہ مٹی اور کہا مجھسے کہ جہان وہ شہید ہونگے
یعنی کربلا اور اونکے مرقد ہونگے وہین کی یہ مٹی ہے حدیث ۲۹ روایت کی امام احمد نے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر مین آیا ایک فرشتہ کہ کبھی وہ اسکے پہلے
میرے پاس نہ آیا تھا پس اوس نے کہا مجھ سے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنے حسین رض شہید کیا جائیگا
اور اگر آپ چاہین تو دکھا دون آپ کو اوس زمین کی مٹی جہان یہ شہزادے شہید ہونگے
پھر نکالی اوس نے تھوڑی سی مٹی سرخ حدیث ۳۰ روایت کی بغوی نے اپنی معجم مین
انس رض سے کہا انس رض نے کہ اجازت چاہی فرشتہ نے جو مینہ پر موکل ہے حق تعالیٰ سے
اس بات کی کہ زیارت کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس اوسے اجازت
ہوئی اور اوس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلمہ کے گھر مین تھے پس فرمایا
آپ نے اے ام سلمہ دروازے سے خبردار رہو کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا مین
کہ وہ دروازے پر نگاہبان تھین کہ یکایک حضرت امام حسین رض آکر زور اندر چلے گئے

پھر کودنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وبروایت بیہقی آیا ہے کہ پس چومنے
لگے حضرت امام حسین رض کو منہ پر حضرت کے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو گود
مین لیکر چومنے لگے تب اوس فرشتے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ حسین رض
کو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتہ نے کہا آپ کی امت تھوڑے دن مین انکو شہید کر ڈالے گی
اور آپ چاہین تو حضور کو وہ جگہ جہان وہ شہید ہونگے دکھا دون سو آپکو لا کر دکھائی
ودری بالو یا مٹی سرخ پس اوس بالو کو حضرت ام سلمہ رض نے اپنے کپڑے مین لے لیا
اور پوٹلی باندہ رکھی کہا ثابت نے ہم لوگ کہا کرتے کہ وہ زمین کربلا ہے **حدیث ۳۱**
روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رض سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کروٹ کے بل سوتے تھے ایکدن پس آپ جاگ پڑے حالانکہ آپ غمگین
تھے اور آپ کے ہاتھ مین کچھ سرخ مٹی تھی کہ اوسے آپ اولٹتے پلٹتے تھے مینے کہا یہ کیسی
مٹی ہے یا رسول اللہ فرمایا خبر دی مجھے جبریل نے کہ یہ نور چشم یعنے حسین رض شہید ہوگا
عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہین کی ہے **حدیث ۳۲** روایت کی ابو نعیم نے کہ حضرت
ام سلمہ رض نے کہا کہ دونون صاحبزادے حسن رض حسین رض میرے گھر مین کھیلتے تھے پھر اوترے
جبریل پس کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی امت شہید کرے گی
آپ کے اس بیٹے کو آپ کے بعد اور اشارہ کیا طرف امام حسین رض کے اور دی آپکو
تھوڑی مٹی پس آپ نے اوسکو سونگھا پھر فرمایا اسمین کرب و بلا کی بو آتی ہے اور
فرمایا آپ نے اے ام سلمہ جب یہ مٹی خون ہو جاوے تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا
ام سلمہ رض کہتی ہین کہ پھر رکھنے اوس مٹی کو شیشے مین بند کر رکھا **ف** حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہے کہ جسدن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے موافق خبر مخبر
صادق کے وہ مٹی خون ہوگئی **حدیث ۳۳** روایت کی ابن عساکر نے امام حسن رض کو
[illegible] سے کہا اونھون نے کہ ہم تھے ساتھ امام حسین رض کے کربلا کی دو نہرون پر

پھر دیکھا امام صاحب نے شمر ذی الجوشن کو پس فرمایا سچا ہے اللہ اور اوسکا رسول فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں کہ کتا ابلق منہ ڈالتا ہے
میرے اہلبیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑہی ف یعنے آپ نے جو فرمایا
تھا کہ قاتل اہلبیت کا سفید داغ والا ہوگا سو وہ شخص یہی شمر ہے چونکہ یہ ملعون
بدبخت اور شقیوں کی نسبت زیادہ تر حریص خون اہلبیت کا تھا اس لیے آپ نے
اوسکو کتا ابلق فرمایا **حدیث ۳۴** روایت کی ابونعیم نے سحیم سے کہ انس رض بن
حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ بیٹا میرا
یعنے حسین رض مارا جائیگا اوس زمین میں جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں
میں سے وہاں پر موجود ہو پس چاہیے اوسے کہ میرے حسین رض کی مدد کرے پس گئے
انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین رض کے ساتھ **حدیث ۳۵**
روایت کی بیہقی نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے کہ جناب حضرت امام حسین رض تشریف
لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے پاس جبریل ع تھے حضرت
عایشہ رض کے بالاخانہ پر پس کہا آپ سے جبریل نے کہ عنقریب شہید کریگی اس شہزادہ کو
امت آپ کی اور اگر آپ چاہیں تو میں بتاؤں آپ کو وہ زمین جس میں یہ شہید ہونگے
اور ہاتھ سے اشارہ کیا جبریل نے طرف چٹیل میدان عراق یعنے کربلا کے پھر وہاں
کی مٹی سرخ لیکر آپ کو دکھلائی **حدیث ۳۶** روایت کی ابونعیم نے یحیی حضرمی سے کہ
کہا یحیی نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علی رض کے ساتھ صفین کی طرف پھر جب برابر
نینوی کے مقام کی پہونچے تو حضرت علی رض نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجیو ای ابوعبداللہ صبر کیجیو
نام مقام ہے ۱۲
کنارے فرات کے میں نے عرض کی یہ کیا آپ نے فرمایا حضرت علی رض نے کہا کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا مجھ سے جبریل ع نے کہ حسین شہید ہونگے فرات کے کنارے سے
اور دکھلائی مجھے مٹی وہاں کی مٹھی بھر **حدیث ۳۷** روایت کی ابونعیم نے اصبغ

بن عباس سے کہا کہ ہم آئے تھے حضرت علی رضہ کے ساتھ قبرگاہ پر حضرت امام حسین رض
کی پس فرمایا جناب علی رض نے کہ یہ شہیدون کے اونٹ بندھنے کا مقام ہی برکتے جوان
اہلبیت محمدؐ کے اس میدان مین شہید ہو وینگے جن پر رو دیگا آسمان و زمین حدیث ۳۸
روایت کی حاکم نے ابن عباس رض سے کہا کہ وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کے پاس کہ بیشک مارے یحیی ابن زکریا کے عوض ستر ہزار یعنے قوم یہود اور مین
مارنیوالا ہون تیرے نواسے کی عوض ستر ہزار اور ستر ہزار یعنے ایک لاکھ چالیس ہزار
حدیث ۳۹ روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے بصرہ ازدیہ سے کہا کہ جب شہید ہوئے امام حسین رض
تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہم لوگون نے تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور سب
برتن ہمارے بھرے تھے خون سے حدیث ۴۰ روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے
زہری سے کہا زہری نے کہ مجھے خبر پہونچی کہ جسدن حضرت امام حسین رض شہید ہوئے
اوسدن جو پتھر اوٹھاتا تھا بیت المقدس مین اوس پتھر کے تلے خون تازہ سرخ
نکلتا تھا حدیث ۴۱ روایت کی بیہقی نے ام حیان سے کہا کہ جسدن حضرت امام حسین رض
شہید ہوئے اندھیرا رہا ہم لوگون پر برابر تین روز تک اور اوسدن جسنے اپنی منہ پر
زعفران ملی منہ اوسکا جل گیا اور جو پتھر بیت المقدس کا اوٹھایا گیا اوسکے نیچے خون
سرخ تازہ نکلا ف اور بعض روایتون مین آیا ہی کہ ساری دنیا مین اوسدن جہانکا
پتھر اوٹھایا گیا اوسکے تلے تازہ خون سرخ نکلتا تھا اور یہ سب کچھ تعجب نہین سزاوار تھا
کہ دشمنان اہلبیت پر آسمان سے آگ برستی پتھر پڑتا زمین دہس جاتی آسمان و زمین
تہ و بالا ہو جاتی حدیث ۴۲ روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا سنا مینے اپنی دادی
سے کہا کہ جن دنون حضرت امام حسین رض شہید ہوئے تھے مین لڑکی نوجوان تھی
سو چند روز آسمان رویا کیا حضرت امام پر ف یعنے آسمان سے خون برسا کیا
اوم نشانی اوسکی یعنے سرخی کنارون آسمان پر چھ مہینے تک برابر رہی اور بعض روایت

سبب آسمان سات دن تک ایسا خون برسا کیا کہ دیوارین اور عمارتین اوسکی
تاثیر سے گلناری کپڑے کے رنگ ہو گئی تھیں اور جو کپڑے اوسمین رنگین ہو کے
پرانے ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مگر وہ سرخی نہ گئی اور کہتے ہین کہ یہ سرخی شفق کی
آسمان کے کنارون پر حضرت امام کی شہادت کے پہلے نہ تھی اور بھی آیا ہے کہ
اوسدن سورج گہن اسطرح کا ہوا کہ دوپہر کو تارے نظر آنے لگے اور لوگون کو گمان
ہوا کہ شاید قیامت آج ہی قائم ہوگی روایت ۴۴ ہے کہ ایام خلافت مین حضرت عمرؓ
کے جسدن ایران کی لڑائی مسلمانون نے ماری اور وہان سے لوٹ آئی تو حضرت
امام حسنؓ حضرت عمرؓ کے پاس تشریف لے گئے حضرت عمرؓ نے اونکو ہزار درم
دیے اور اپنے بیٹے کو پانچ سو درم دیے اونکے بیٹے نے کہا کہ اسکی کیا وجہ کہ حضرت
علیؓ کے صاحبزادے کو آپنے ہزار درم دیے اور مجھے پانچ سو حالانکہ مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین بھی کافرون سے لڑتا تھا اور یہ صاحبزادے اوسوقت
بیش مدینے کی گلیون مین کھیلتے پھرتے تھے انکے برابر تو دیجیے حضرت عمرؓ نے
فرمایا کہ اسکے باپ کا سا تیرا باپ ہے اور انکی مان کے سی تیری مان ہے اور انکے
نانا کا سا تیرا نانا ہے اور انکی نانی کی سی تیری نانی ہے اور انکی پھوپھی سی اور چچا
سا تیری پھوپھی اور تیرا چچا ہے اور اونکی خالہ اور ماموں سے تیری خالہ اور ماموں
ہین تو اونکے برابر کیونکر ہو باپ اونکے حضرت علیؓ ماں اونکی حضرت بی بی فاطمہؓ
نانا اونکے جناب حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نانی اونکی بی بی
خدیجۃ الکبریٰؓ چچا اونکے حضرت جعفر طیارؓ پھوپھی اونکی امہانی ماموں اونکے حضرت
ابراہیمؓ خالہ اونکی حضرت بی بی رقیہ اور ام کلثومؓ تھین تھے اونکی برابری تجھ کو
یہ بات حضرت علی مرتضی شیر خداؓ نے سنکر فرمایا کہ مینے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے العمر سراج اہل الجنۃ عمرؓ چراغ بہشتیون کی

جب حضرت عمر رض نے یہ سنا تب ایک جماعت کو ساتھ لیکر حضرت علی مرتضیٰ رض کے گھر تشریف
لیگئے اور فرمایا میں نے سنا ہے کہ آپ کو میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت
دی ہے حضرت علی رض نے فرمایا ہاں سچ ہے حضرت عمر رض نے فرمایا اوس حدیث کو آپ
اپنے دست خاص سے ایک پرچہ کاغذ پر لکھ دیجیے حضرت علی رض نے لکھ دیا قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم العمر سراج اہل الجنۃ حضرت عمر رض نے اوس پرچہ کاغذ کو اپنی اولاد کے سپرد
کیا کہ جب میں مروں تو یہ پرچہ میرے کفن کے اندر چھاتی پر رکھدیجیو آخر اولاد نے اونکی
وصیت پر عمل کی ف سبحان اللہ درمیان حضرت عمر رض اور حضرت علی رض اور اہلبیت کے
اس روایت سے کیسی کچھ محبت جانی معلوم ہوتی ہے اور کیونکر نہوتی قطع نظر اور امور
کے حضرت عمر رض اونکے داماد تھے حضرت علی مرتضیٰ رض کے حدیث ۴۴ ذخائر العقبیٰ میں
ہے کہ سلفی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوٹھائے
جاوینگے انبیا چار پایوں پر اور اوٹھائے جاوینگے صالح ع اپنے ناقے پر اور اوٹھائے جاوینگے
دونوں بیٹے فاطمہ رض کے میرے ناقہ عضبا پر اور قصوا پر اور میں اوٹھایا جاونگا براق
پر کہ ہوگا قدم اوسکا انتہای مد نظر پر اوسکے اور اوٹھائے جاوینگے بلال بہشت کے ناقے پر
حدیث ۴۵ صواعق میں ہے کہ روایت کی دار قطنی نے کہ حضرت ابو بکر رض رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر تھے کہ حضرت امام حسن رض اونکے پاس تشریف لائے اور اونکو
کہا کہ میرے باپ کی جگہ سے اوترو پس حضرت ابو بکر رض نے فرمایا شاہزادے سچ کہتے ہو
قسم خدا کی تمہیں میں تہمت نہیں لگاتا ہوں اور اوٹھا کر اونکو گود میں بٹھلایا اور روئے
حدیث ۴۶ روایت ہے کہ حضرت عمر رض منبر پر تھے کہ ناگہاں چھوٹے شاہزادے حضرت امام
حسین رض اونکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرے باپ کی جگہ سے اترو حضرت عمر رض
نے اونکو اوٹھا لیا اور اپنے پاس بٹھلایا اور فرمایا آپ ہی کے باپ کا منبر ہے یہ میرے
باپ کا نہیں اور ہمارے سروں پر بال تمہارے ہی باپ نے اوگاتے ہیں یعنے

یہ نعمت اور درجہ اونھین کی برکت سے ہمنے پایا ہے پس حضرت مرتضیٰ نے فرمایا کہ واللہ بیٹے حسین رض کو یہ بات نہ سکہائی ہے حضرت عمر رض نے فرمایا کہ مین آپ کو اسکی تہمت نہین لگاتا ہون من صواعق حدیث ۴۸ روایت کی دار قطنی نے کہ حضرت امام حسن رض نے خادم سے پروانگی چاہی حضرت عمر رض کے پاس آنے کو پس اجازت ملی اونکو اندر جانے کی پھر عبد اللہ بن عمر رض نے آکر اجازت چاہی اونکو بھی اجازت اندر جانے کی نہ ہوئی پس حضرت امام حسن رض چلے گئے حضرت عمر رض کو معلوم ہوا فرمایا حسن رض کو بلاؤ آپ تشریف لائے اور کہا یا امیر المومنین مینے تو سمجھا کہ جب عبد اللہ کو اجازت نہ ملی تو مجھے بھی نہ ملیگی پس حضرت عمر رض نے فرمایا آپ عبد اللہ سے مستحق تر ہین اللہ تعالیٰ نے ہمارے سرپر بال آپ ہی لوگون نے اگائے ہین اور فرمایا جب آپ آئین تو اذن مانگنے کی حاجت نہین

حدیث ۴۹ مدارج النبوت مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جس نے دوست رکھا حسنین رض کو تحقیق اوس نے دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھے پس تحقیق اوس نے دوست رکھا حق تعالیٰ کو اور جسنے دشمنی کی انسے تو اوسنے دشمنی کی مجھسے اور جسنے دشمنی کی مجھسے دشمنی کی خدا تعالیٰ سے حدیث ۵۰ روایت کی ابوہریرہ رض نے کہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ کھولتے تھے دہن مبارک کو امام حسن رض کے پھر داخل فرماتے تھے زبان شریف کو اپنی اونکے موہنہ مین اور فرماتے تھے خداوندا مین اسے دوست رکھتا ہون پس تو بھی اسی دوست رکھ اور اوسکو بھی دوست رکھ جو اسے دوست رکھے تین بار اسیطرح فرماتے ف اور آپ حضرت امام حسن رض کی زبان اور ہونٹ کو چوستے تھے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جب یہ دونون شاہزادے بھوک پیاس سے ہوتے تھے تو آپ اونکے موہنہ مین اپنی زبان مبارک دیتے تا وے اوسے چوستے پھر دن بھر شکایت بھوک پیاس کی نکرتے اور علامات محبت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی محبت رکھنی ہے اون حضرات سے

جنکو حضرت سے تعلق ہے نسبًا اور نسبةً اور صحبةً اور قربةً قریبا وبعیدا جیسے حضرات اہلبیت کرام اور صحابہ عظام مہاجرین وانصار وازواج طاہرات رضی اللہ عنہم اجمعین اور عداوت رکھنی انسے جو عداوت رکھتا ہو وے انسے اسواسطے کہ جو کسیکو دوست رکھتا ہے تو اوسکے دوست کو اور اوس چیز کو جو متعلق اوسکے ہو بھی دوست رکھتا ہو اور اوسکے دشمن اور مخالف کو دشمن جانتا ہے **حدیث** ۵ روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا کہ دیکھا حضرت علی رض نے اپنے بیٹے امام حسن مجتبیٰ رض کی طرف اور فرمایا تحقیق یہ بیٹا میرا سردار ہے جیسے کہ نام رکھا اسکا سید رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قریب ہے کہ پیدا ہو ... [illegible] ... رکھا جاوے گا ساتھہ نام نبی تمہارے یعنی محمد م مشابہ ہوگا وہ مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت باطنی میں اور نہ مشابہ ہوگا ساتھہ اونکے صورت ظاہری میں پھر ذکر کیا حضرت علی رض نے قصہ بھر دینے اوس مرد کا زمین کو عدل سے رواہ ابوداؤد **روایت** ۵ سبع سنابل میں ہے

حاشیہ: یعنی محمد مہدی آخر الزمان ۱۲

تیسیر میں لکھا ہے کہ ایکدن جناب حضرت امیر المومنین حسین ع ابن علی رضی اللہ عنہما ساتھہ چند مہمانوں کے دسترخوان پر بیٹھے تھے خادم آپکے پیالہ شوربا گرم سے بھرا ہوا دستر خوان پر لانے کے مارے خوف اور رعب آپکے قدم اوسکا اوپر کنارے بچھاون کے پھسل گیا پیالہ سر مبارک پر شاہزادہ کے گر پڑا اور ٹوٹ گیا اور سب شوربا رخسارۂ انور پر پڑ گیا جناب حضرت امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ نے از روی تادیب کے نہ از روی غصے کے اوس غلام کے جانب نگاہ کی خادم نے کہا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ امیرزادے نے فرمایا کہ میں غصہ اپنا گھونٹ گیا خادم نے کہا وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ امیرزادے نے فرمایا میں نے تیرا گناہ معاف کیا پھر خادم نے کہا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ شاہزادے نے فرمایا کہ اپنے مال سے میں نے تجھے آزاد بھی کیا **بیت** ۵ بدی را بدی سہل باشد جزا ۔ اگر مردی احسن الی من اسا

حاشیہ: بدی را مکافات کردن بدی ۔ براہل معانی بود بجز دی

یعنی کسا نیکہ سے پر ... بدی ... و نیکوئی کرتا ... **روایت** ۳ ۵ سبع سنابل میں ہے

ایکدن جناب حضرت امیر المومنین حسین بن مرتضی رضی چار سو صحابہ کے مع اپنے باہر نکلے دستار مبارک جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر تھے اور ذوالفقار پدر بزرگوار کے کمر میں اور درمیان اوس ہجوم کے جیسے چاند ستاروں کے اندر ہو چمکتے تھے استنے میں ایک اعرابی آیا اور پوچھا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے عرض کی جناب حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما ہین پس اعرابی نے جناب حضرت امام سے پوچھا کہ تم ابی طالب کے پوتے ہو آپ نے فرمایا ہان پھر اعرابی نے کہا ایسے تمھارے تو آدمی بڑے خونریز فتنہ انگیز تھے پس عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر وغیرہ صحابہ نے ارادہ کیا اوسکے ادب دینے کا اور مارنیکا لیا جناب حضرت نے اور فرمایا اوسے چھوڑدو اور اوس سے پوچھو کہ ای عربی تجھے غصے سے بھرا پاتا ہون اگر تو بھوکا ہے تو کھانا کھلاؤن اور اگر جنگل میں چلتے چلتے خستگی اور ماندگی تجھے آگئی ہے تو تیری دوا کرون یا اور اگر تیرے اوپر کسیکا کچھ قرض ہے تو اوسکے مین ادا کرون اور اگر تیری بی بی تجھسے خصومت رکھتی ہے تو مین صلح اور میل کرادون اور اگر کوئی حاجت رکھتا ہے تو کہہ کہ تیری مدد کرون اعرابی شرمندہ ہوا اور آپ کے پیرون پر پڑا اور بوسہ دیا اور عذر کیا اور چلا گیا حضرت امام نے اصحاب سے فرمایا ہم لوگ پہاڑ ہین کہین ہمارے مخالف سے بھی ہلتے ہین **روایت ۵** سبع سنابل میں ہے کہ جناب حضرت امیر المومنین حسن بن علی مرتضی رضی اللہ عنہما کو پانچ مرتبہ زہر دیا گیا مگر اثر نہ کیا چھٹی مرتبہ کلیجا آپ کا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا جب آپ قریب موت کے پہونچے جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اونسے پوچھا کہ بھائی صاحب جسنے آپ کو زہر دیا ہے آپ اوسے جانتے ہین فرمایا ہان جانتا ہون فرمایا مجھے اوسکا نام بتادیجیے کہ شاید خدانخواستہ اگر آپ انتقال فرما جائینگے تو مین اوس سے اسکا بدلا لونگا حضرت نے فرمایا بھائی چغلی کھانا لائق خاندان ہمارے کے نہین ہے ہم لوگ اہلبیت رسول کے ہین قسم ہے

عزت و جلال کی حق تعالیٰ کے کہ اگر حق تعالیٰ مجھے بخش دیگا اور بہشت میں جانیکا حکم فرمائیگا
پس میں ہرگز بہشت میں نہ جاونگا جبتک اوس زہر دینیوالے کو اپنے ساتھہ نہ لونگا
روایت ہے بعض ساٹون میں والعہدۃ علی الراوی الاول کہ معاویہ رضہ نے
اپنے مرتے وقت یزید پلید سے فضیلت جناب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیان
کی کہ امی لڑکے ایکدن جناب حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تشریف
لائے اور حضرت بی بی صاحبہ کو غمگین دیکھا پوچھا جان پدر کیون روتی ہو بی بی صاحبہ
[illegible] علیہ [illegible] حسن حسین [illegible] بین گئے ہین اور ایام گرمی کہ
ہین تمام [illegible] میں میں نے تلاش کروائی کہین پتا نہین ملا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
ہمراہ لیکر کے میدان کی جانب چلے ایک چرواہے کو دیکھا بکری چرا رہا ہے آپ نے
اوس چرواہے سے نشان صاحبزادون کا پوچھا اوس نے کہا یا رسول اللہ دو لڑکے
روشن جبین پر نورانی اسطرف کو گئے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسطرف جو
دیکھا تو دونون شہزادے درخت اراک کے تلے سوتے تھے اور جبریل علیہ السلام اونکے
واسطے پنکھا جھل رہے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون صاحبزادونکو اپنی
گود مین اوٹھا لیا اور بوسہ دینے لگے ایک گھڑی کے بعد جاگے اور گود مین حضرت جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھکر رونے لگے اور کھانا مانگنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ای جان من یہان کھانا نہین ہے گھر جائین گے تو کھانے بہت ملین گے
دونون بھائی لوٹنے لگے آپ نے دونون صاحبون کو اوٹھاکر گود مین بٹھایا اور ایک ہاتھ
روی مبارک پر اونکے مارا فوراً جبریل علیہ السلام ایک خوانچہ بہشت سے لائے
دونون بھائیون نے خوب سیر ہوکر کے کھایا پانی مانگا اراک کے درخت سے آب سرد
اور صاف نکلا دونون بھائیون نے خوب آسودہ ہوکر کے پیا پس حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دونون صاحبزادے حسن حسین کو اپنے مونڈھے پر رکھکر فرمایا یہ دونون

کیا اپنے سوا مین پھر دونون بھائی کو گھر پونہچا دیا روایت ہے اوس رسالے مین
ہے کہ جسدن حضرت امیر المومنین امام حسین رض پیدا ہوسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سنکر اوٹھے اور گھر بی بی فاطمہ زہرا رض کے تشریف لائے امام حسین رض کو گود مین لیا اور کان
مین اونکے اذان کہی فرشتگان حق تعالی سے رخصت لیکے مبارکبادی کے واسطے
آئے اور ایک فرشتہ جبرئیل علیہ السلام کی بازو پہ بیٹھا ہوا آپ کے پاس آیا آپ نے
اوس فرشتے کو دیکھا کہ دونون بازو اوسکے جلے ہوے ہین پوچھا بھائی جبرئیل اسمین
کیا حکمت ہے کہ اس فرشتے کو اپنے بازو پہ بٹھا کے لائے ہو جبرئیل علیہ السلام نے
فرمایا حضرت اس فرشتے نے اپنی عمر بھر مین ایکبار گناہ کیا تھا اسواسطے دونون بازو
اسکے جل گئے ہین اسوقت یہ فرشتہ حق تعالی سے اجازت لیکر کے حضور مین مبارکبادی
کے واسطے حاضر ہوا ہے اور مجھے حق تعالی کا حکم ہوا ہے کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہنا کہ دونون بازو پر اس فرشتے کے دونون ہاتھ حسین رض کے پھیر دین تا برکت دونون
ہاتھون سے حسین رض کے دونون بازو اس فرشتے کے اچھے ہوجاوین آپ نے دونون
ہاتھ حضرت امام حسین رض کے بازو پر اوس فرشتے کے ملے فورا دونون بازو اوسکے
اچھے ہو گئے وہ فرشتہ فورًا اوڑ گیا ہوا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش
ہوے کہ الحمد للہ برکت ہاتھون سے حسین رض میرے فرزند کے بازو اس فرشتے کے
اچھے ہوگئے آپ نے اوسوقت جبرئیل کی طرف نظر کی جبرئیل کو غمگین دیکھا پوچھا جبرئیل
تم اسوقت رنجیدہ کیون ہو گئے جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرشتہ جو ابھی اڑ گیا
ہے پھر دنیا مین کبھی نہ آئیگا مگر اوس روز کہ فرزندون کو حضور کے لوگ شہید کرینگے اور
سر کو تن سے جدا کرینگے اوسوقت یہ فرشتہ حق تعالی سے رخصت لیکر دنیا مین واسطے
ماتم امام حسین رضی اللہ عنہ کے آئیگا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جبرئیل سے یہ بات سنی جسطرح کمال خوشی مین تھے فورًا اوسی طرح کمال غم و رنج مین پہونچ گئے

روایت ۵۰ اوسی رسالے مین ہے کہ ایکدن جبریل علیہ السلام حضور مین جناب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے آئے اور اوسوقت حسین رضی اللہ عنہ گود مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیٹھے تھے جبریل علیہ السلام کو دیکھا حضرت کی گود سے اوٹھکر جبریل ع کی گود مین جا بیٹھے اور
دونون آستین مین جبریل ع کے دیکھنے لگے جبریل ع نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ شاہزادے میرے دونون آستین مین کیا ڈھونڈھتے ہین آپ نے
فرمایا اخی جبریل تم اسوقت میرے پاس بصورت دحیہ کلبی کے آئے ہو اور حبیب دحیہ
کلبی میرے پاس آتے تھے تو لڑکون کے واسطے کچھ سوغات لیے آتے تھے اسواسطے
حسین رض تمھاری آستین مین دیکھتے ہین جبریل ع نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اسوقت حق تعالی سے عرض کر کے بہشت کا کوئی میوہ حسین رض کے واسطے
لے آتا ہون جبریل ع گئے اور حق تعالی سے عرض کر کے بہشت سے انار لا کر کے ہاتھ
مین امام حسین رض کے دیا امام حسین رض نے وہ انار ہاتھ مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دیا آپ نے اوس انار کو توڑا اور اوسکا دانہ نکال موتہہ مین شاہزادے
کے ڈالتے تھے اور اونکو بوسہ دیتے تھے اور خوش ہوتے تھے جبریل ع نے کہا یا رسول اللہ
آپ حسین رض کو بہت دوست رکھتے ہین فرمایا ہان کیون نہین اولادنا اکبادنا اولاد
میری میرے کلیجے ہین جبریل ع بار بار طرف گردن امام حسین رض کے دیکھتے تھے اور
روتے تھے اور اپنا سر کو ہلاتے تھے آپ نے فرمایا اخی جبریل گردن کو حسین رض کے
دیکھ دیکھ کے کیون روتے ہو اور سر اپنا بار بار کیون ہلاتے ہو جبریل ع نے عرض کی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن ایسا ہوگا کہ اس گردن پر امام حسین رض کی میدان
کربلا مین تلوار چلے گی آپ نے یہ بات جبریل ع سے سنی اور بہت ہی غمگین اور ناخوش
ہوئے روایت ۵۱ اوسی رسالے مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید سے
پھر کر کے گھر مین جناب سیدہ خاتون جنت کے تشریف لائے دیکھا کہ آپ غمگین بیٹھی

رو رہی تھا ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ جگر گوشہ کیون رو رہی ہو فرمایا بابا جان
آج عید کا دن ہے اور کپڑا حسن حسین کا پرانا ہوگیا ہے نیا کپڑا دونون مانگتے ہین اسی
سبب سے میرا دل پریشان ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای جگر گوشہ
اپنے حجرہ مین جاؤ اور جو چیز حجرہ کے اندر ملے میرے پاس لے آؤ حضرت سیدہ نے
فرمایا بابا جان اپنے حجرہ سے مین آتی ہون حجرہ مین کچھ چیز نہین ہے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جگر گوشہ من ابھی جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے حضرت سیدہ
رضی اللہ عنہا بموجب حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے حجرہ مین تشریف لائین
دیکھا حجرہ مین ایک طشت چاندی کا جسپر دو جوڑے کپڑے ہین رکھا ہوا ہے اوس
طشت کو آپ نے لاکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھدیا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوس مین سے ایک جوڑہ کپڑا امام حسن رض کو دیا اور ایک جوڑا امام حسین رض کو دونون
شاہزادون نے فرمایا کہ ہم رنگین کپڑے لیوین گے آپ نے فرمایا تھوڑا پانی لاو حضرت
سیدہ تھوڑا پانی لے آئین حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے وہ دونون جوڑے کپڑے
پانی مین ڈالے اور امام حسن رض سے پوچھا تم کون رنگ چاہتے ہو فرمایا مین سبز رنگ
چاہتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اپنا پانی کے اندر ڈالا اور
کپڑا سبز رنگ نکال کر امام حسن رض کو دیا پھر امام حسین رض سے پوچھا تم کون رنگ چاہتے ہو
فرمایا مین تو سرخ رنگ چاہتا ہون آپ نے پھر ہاتھ اپنا پانی مین ڈالا اور کپڑا نکالا
سرخ رنگ نکالا اوسے امام حسین رض کو دیا دونون بھائیون نے جامہ بہشتی پہنے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مونھہ دونون شاہزادون کا دیکھتے تھے اور خوش ہوتے تھے جبرئیل
علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کپڑا امام حسن رض کا جسطرح سبز رنگ کا
ہے اسطرح امام حسن رض کا بدن بسبب پینے زہر کے سبز ہو جائیگا اور جسطرح امام حسین رض
کا کپڑا سرخ ہے اوسیطرح سارا بدن امام حسین رض کا اونکے گلے کے خون سے ایکدن

سرخ رنگ ہو جائیگا آپ نے یہ خبر جبریل سے سن کر پوچھا جبریل وہ قاتل کون ہووین گے
کہا آپ کی امتون مین سے ہووینگے پھر آپ نے پوچھا اوسوقت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ
علیؓ بھی زندہ رہین گے عرض کیا نہین پھر پوچھا مین اوسوقت زندہ رہون گا کہا
نہین پھر پوچھا تعزیت غریبون اور یتیمون کی کون کریگا کہا جانوران جنگل کے
اور مرغان ہوا کے اور وحوش اور طیور اور سب حیوانات آسمان و زمین سے
اور سب ستارے ماتم کرینگے انتہیٰ والعہدۃ علی الراوی *

بیان اون فضائل اور احادیث کا جو شان مین جناب حضرت خاتون جنت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے وارد ہوئی ہین

جناب حضرت قرۃ العینین و ثمرۃ الفواد و جگر گوشہ رسول مقبول سیدۃ النساء فاطمہ زہرا
بتول رضی اللہ تعالی عنہا ولادت شریف آپ کی بقول صحیح و اشہر پانچ برس قبل نبوت
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تھی اور اشہر روایات یہی ہے اور حضرت فاطمہ زہرا
سب صاحبزادیون سے جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سن مین چھوٹی تھین
ایک قول یہی ہے اور بقولے حضرت رقیہ رضؓ اور بقولے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہم
اور جسطرح حضرت سردار عالم ہین اسیطرح آپ بھی سردار زنان تمام عالم کے ہین اور
سردار تمام زنان بہشت کی ہین اطلاق نام نیک آپ کا فاطمہ ساتھ کسرۂ طاء مہملہ کے اسواسطے
کہ باز رکھا حق تعالی نے اونکو اور اونکے غلامان محبان کو آتش دوزخ سے اور اسواسطے
کہ آپنے مفارقت اور شکستگی اختیار فرمائی تھی ماسوی اللہ سے اور لقب پڑا آپکا
بتول ساتھ فتحہ اول اور ضمہ ثانی کے اسواسطے کہ آپ انقطاع کرنیوالی تھین
علائق دنیا بلکہ خیال ماسوی اللہ سبحانہ سے اور یہی بہ سبب انقطاع آپکے زنان
زمان سے اپنے فضل و کمال اور دین اور حسن و جمال مین اور لقب پڑا آپکا زہرا

ساتھہ فتحہ اول اور سکون ثانی کے بسبب سفید پوست ہونے پیٹ کو دستہ بولتے آپکو بباعث زہرت اور بہجت اور حسن و جمال اور کمال آپ کے اور زاکیہ اور راضیہ بھی القاب شریف سے آپ کے ہے اور آپ بہ نسبت سب لوگوں کے اشبہ الناس تھین ساتھہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راہ اور روش اور صورت اور سیرت اور بول چال بات چیت سب امور مین اور جب آپ حضور مین اپنے والد بزرگوار رسول پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لاتین تو آپ اونکو دیکھتے ہی اوٹھہ کھڑے ہوتے اونکی طرف متوجہ ہوتے استقبال فرماتے اور دست شریف اونکا اپنے دست حق پرست سے پکڑ لیتے اور اونکی پیشانی انور پر بوسہ دیتے اور اپنے بیٹھنے کی جگہ پر اونکو بٹھلاتے اسیطرح جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب سیدہ کے گھر رونق افروز ہوتے تو حضرت سیدہ کمال تعظیم سے آپ کو دیکھتی ہی اوٹھہ کھڑی ہوتین اور آپ کے پاس آکر کے آپ کا ہاتھہ پکڑ لیتین اور اپنی جگہہ پر بٹھلاتین اور نکاح حضرت سیدہ کا سن ۲ ہجری مین رمضان شریف کے مہینے مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب حضرت علی مرتضی رضہ سے بحکم وحی آلہی کردیا و بروایتے رجب مین نکاح ہوا و بروایتے صفر مین و بروایتے بعد غزوۂ اُحد کے اور تھا سن شریف جناب حضرت سیدہ کا نکاح کے وقت سولہ برس ۱۶ کا و بروایتے اٹھارہ و بروایتے پندرہ برس کا اور سن جناب حضرت علی مرتضی رض کا اکیس ۲۱ برس کا اور پانچ مہینے کا اور آثارون مین آیا ہے کہ پہلے خواستگاری کی حضرت سیدہ کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما نے پس آپ نے فرمایا کہ فاطمہ رض کے نکاح مین مجھے انتظار ہے وحی کا پھر خواستگاری کی حضرت عمر رض نے اونکو بھی آپ نے یہی جواب دیا اور دوسری روایت مین ہے کہ آپ نے ان دونون صاحبونکو جواب دیا کہ ابھی وہ صغیر السن ہے اسکے بعد جناب حضرت علی مرتضی رض کو اہل خادم نے اوسکے کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لیجا کر کے فاطمہ زہرا رض کی خواستگاری کیجیے شیر خدا نے فرمایا کہ مجھے یہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

بکتے ہوسے شرم معلوم ہوتی ہے اور جب آپ نے ابوبکر اور عمر کو جواب دیا تو میری خواستگاری
آپ کیونکر قبول فرمائیں گے لوگوں نے کہا آپ بیٹے ابوطالب کے ہیں اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں اور سب لوگوں سے آپ اونکے قریب تر ہیں آپ جائیں اور
شرم نکریں پس حضرت علی مرتضیٰ رض آپ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو سلام کیا آپ نے
جواب سلام کا دیا اور فرمایا یا علی اسوقت تم میرے پاس کسواسطے آئے ہو کہا جا فاطمہ
کی خواستگاری کرنے کو حاضر ہوا ہوں آپنے فرمایا مرحبًا و اہلًا اور سوا اسکے کچھ نفرمایا روایت
ہے انس رض سے کہ میں اوسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا پس آپ کو
وہ حالت طاری ہوئی جیسے وحی کے نازل ہونے وقت طاری ہوتی تھی اور آپ از خود
ہوگئے پھر جب بحال خود آئے تو فرمایا ای انس اسوقت جبریل حق تعالیٰ کے پاس سے میرے
پاس آئے اور کہا کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آپکو کہ نکاح کردو فاطمہ کا علی رض سے اے
انس جاؤ اور ابوبکر عمر عثمان طلحہ زبیر اور ایک جماعت انصار کو بلالاؤ پس یہ لوگ حاضر
ہوئے اور حضرت امیر آپ کے کام کو کہیں گئے تھے پس آپ نے بروایت مواہب لدنیہ خطبہ پڑھا

خطبہ

الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرھوب
من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سماءہ وارضہ الذی خلق الخلق
بقدرتہ ومیزھم باحکامہ وعزھم بدینہ واکرمھم بنبیہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالیٰ عظمتہ جعل المصاھرۃ سببًا
لاحقًا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل
وھو الذی خلق من الماء بشرًا فجعلہ نسبا وصھرا وکان ربک قدیرًا
فامر اللہ تعالیٰ یجری الی قضائہ وقضاءہ یجری الی قدرہ ولکل قضاء
قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتب

ثم ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی بن ابیطالب۱۲ اور حمد وثنا الٰہی کر کے
نکاح کرنے پر ترغیب دی پس نکاح پڑہایا آپ نے حضرت سیدہ کا ساتھہ حضرت علی مرتضیٰ۲
کے چارسو مثقال چاندی مہر پہ جسکے ڈیڑہ سو روپے کلدار ہوتے ہین بارہ بارہ ماشے کے
اگر راضی ہون اس سے علی بن ابیطالب پس گواہ رہو تم کہ مینے نکاح کیا اونکا چارسو مثقال پر
پس لیا آپ نے طبق چھوہارے کا اور لوگونکو آپ نے فرمایا لوٹ لو لوگون نے لوٹ لئے
پس جسوقت کہ ہم لوٹ رہے تھے کہ ناگہان علی م آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پس مسکرائے حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سامنے حضرت امیر کے پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے
حکم فرمایا مجکو یہ کہ نکاح کردون تجہ سے فاطمہ رض کا چارسو مثقال چاندی پہ اگر راضی ہو تو
ساتھہ اسکے پس کہا علی رض نے تحقیق راضی ہوا مین ساتھہ اسکے یا رسول اللہ پہر فرمایا
آپ نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا۱۲
طیبا یعنے جمع کرے اللہ پریشانی تم دونون کی اور اچھا کرے نصیبہ تم دونون کا اور
برکت اتارے تم دونون مین اور نکالے تم دونون سے اولاد بہت پاکیزہ مواہب لدنیہ
مین ہے کہ خبردار ایسا نہ سمجھے کوئی کہ اس مہر کا کوئی مہر مماثل ہے اور کہا سیوطی نے کہ مہر مثل
حق مین جناب حضرت فاطمہ زہرا رض کے متصور ہو نہین سکتا کہ اسواسطے کہ اونکا کوئی مثل
نہین کتاب منتظم مین ہے کہ جب حضرت عمر رض خلیفہ ہوئے تو معلوم ہوا آپکو کہ دین ازواج
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ سو درہم ہین جسکے ایک سو اکتیس روپے چار آنے بارہ ماشہ
ماشہ کے روپے سے ہوتے ہین اور مہر حضرت فاطمہ زہرا کا ساتھہ علی رضی اللہ عنہما کے
چارسو مثقال چاندی کا ہے جسکے ڈیڑہ سو روپے ہوئے کلدار اور ڈبل بارہ بارہ
ماشہ کے پس ہو دے ہوئی اجتہاد امیر المؤمنین حضرت عمر رض کے اس بات پر کہ نہ زیادہ کرے
کوئی شخص مہر سے فاطمہ جگرپارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس منبر پر آپ نے چڑہ کر
حمد وثنا الٰہی کی اور فرمایا اے لوگو نہ بڑہاؤ تم عورتون کا مہر چارسو مثقال سے

آخر روایت تک روایت ہے کہ آپ نے حضرت علی مرتضی رضہ سے پوچھا تمھارے ہاتھ مین کچہ ہے حضرت علی رض نے فرمایا ایک گھوڑا اور زرہ تو ہے آپ نے فرمایا گھوڑا تو نہیں ضرور ہے مگر زرہ کو بیچ ڈالو اور اوسکی قیمت میرے پاس لے آو علی مرتضی رض زرہ کو چار سو اسی درم پر بیچ کر اسکے قیمت اوسکی آپ کے پاس لائے آپ نے ایک مٹھی اوسمین سے لیکر بلال رض کو دیا کہ خوشبوی مین اسے خرچ کرین اور باقی ام سلیم کے حوالہ فرمایا کہ جہیز مین فاطمہ رض کے اسے صرف کرو اور اونکی طیاری کرو اور اسباب گھر کا اور اثاث البیت خرید و یہیں بنایا گیا ایک سریر رسّی کا بنا ہوا اور دو جامہ بُرد اور دو نہالی کتان کی اور چار تکیے بود اجرکر دو خرمے کی چھال کے ریشہ سے بھرے ہوے اور دو اون سے دنبہ وغیرہ کے اور قطیفہ اور قدح اور چکّی اور مشک اور خمیلہ یعنے بچھاون ریشہ دار بطور قالین باریک سوت کے اور بروایت جابر آیا ہے کہ بچھاون ان دونون حضرات کا شب نکاح کا مینڈھے کے چمڑے کا تھا اور ایک روایت مین یہ ہے کہ دو بچھاون تھے اور ایک آبخورہ پانی پینے کا اور امثال اسکے اور روایت ہے کہ آپ نے مقرر کر دیا تھا کہ گھر مین کے کام جسطرح روٹی کا پکانا اور گھر کے اندر جھاڑ دینا اور جو کو چکّی مین پیسنا جگر گوشہ سیدۃ النساء بی بی صاحب سردار زنان عالم کی کرین اور باہر کے کام سب جسطرح اونٹونکو پانی پلانا اور بازار سے چیز خرید لانی علی مرتضی شیر خدا داماد مصطفی کرین یا ان اونکی فاطمہ بنت سعد مواہب لدنیہ مین ہے کہ حضرت علی رض نے گرو رکھی زرہ اپنی ایک یہودی کے پاس آدھے پیاٹہ جو پر اور ولیمہ کیا کتے صاع جو اور چھوہارے اور حیس سے روایت کی جزری نے حصن حصین مین ابن حبان سے کہ جب نکاح پڑہا یا آپ نے حضرت علی رض کا حضرت فاطمہ زہرا رض کے ساتھہ تو گھر مین آپ تشریف لائے اور حضرت سیدہ کو فرمایا تھوڑا سا پانی لاو حضرت سیدہ ایک لکڑی کے پیالے مین پانی بھر کر لے آئین آپ نے اوسے لیکر اپنا تھوک اوسمین ڈالا اور حضرت سیدہ کو بلایا آگے آو آگے آئین پس چھڑکا آپ نے

مواکی پانی سینہ شریف اور سر پر رکھ جناب سیدہ کے اور فرمایا خداوندا مین تیری پناہ مین دیتا ہون
اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان رجیم سے پھر فرمایا پیٹھ پھیر دے میری طرف ای فاطمہ
پس پیٹھ سیدہ نے آپکی طرف پیٹھ پھیری پس آپ نے وہ پانی درمیان شانون اونکی کے
بہایا اور فرمایا خداوندا مین تیری پناہ مین دیتا ہون اسے اور اسکی اولاد کو شیطان رجیم
سے پھر فرمایا آپ نے اور پانی لاؤ حضرت علی فرماتے ہین کہ مین ارادہ آپکا سمجھ گیا
پیالہ بھر کر کے پانی سے لے آیا آپ نے اوسے لے لیا اور اپنا تھوک اوسکے اندر ڈالا
پھر مجھے فرمایا آگے آؤ مین آگے آیا آپ نے وہ پانی میرے سر اور سینہ پر چھڑکا اور
فرمایا خداوندا پناہ مین لاتا ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان رجیم سے پھر فرمایا ساتھ
نام اللہ کے اور ساتھ برکت کے اب اپنے گھر مین جاؤ اور بعض روایتون مین آیا ہے
کہ تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسی روز نکاح کے بعد نماز عشا کے علی مرتضیٰ کے
گھر مین اوٹھایا آپ نے ایک برتن پانی کا اور اوس مین آب دہن مبارک اپنا ڈالا اور
معوذتین پڑھا اور دعا کی اور فرمایا علی مرتضیٰ کو کہ پی جاؤ اس پانی کو اور اس سے
وضو کرو پھر فرمایا حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضہ کو کہ پیوین اوس پانی کو اور اوس سے وضو
کرین پھر فرمایا خداوندا یہ دونون ذات مجھ سے ہین اور مین اونسے ہون خداوندا جسطرح
تونے دور کی پلیدی مجھ سے اور پاک کیا مجھے اوسیطرح پاک کران دونون کو پھر فرمایا تم دونون
آدمی اپنی خوابگاہ مین جاؤ اور فرمایا خداوندا پیدا کر اور ڈال الفت درمیان ان دونون
کے درمیان اور برکت نازل کر ان دونون پر اور بیان دونون کی اولاد مین اور جمع کر دے
پریشانیون کو ان کی اور نیک کر نصیب انکا اور برکت نازل کر ان دونون پر اور
ظاہر کر ان دونون سے اولاد بہت پاک اور روایت کی خطیب نے ابن عباس
سے کہ جب نکاح کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ کا علی مرتضیٰ رضہ کے
ساتھ تو حضرت سیدہ رونے لگین آپ نے فرمایا بیٹی کیون روتی ہو حضرت سیدہ نے

مین مر جاؤن تو مجھے رات کے وقت دفن کرنا تا کسی غیر محرم کی آنکھ میرے جنازے پر نہ
پڑے اور اور روایات مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق و عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر
العوام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیدہ کے جنازہ کی نماز پڑہی اور بعضی قائل اسکے ہین
حضرت سیدہ کا جنازہ گھر سے باہر نہ نکالا گیا آپ اپنے گھرہی مین مدفون ہوئین کہ وہ
مسجد شریف نبوی کے ہو گیا ہے اور وہ بیچ جگہ محراب کے ہے جو پیچھے حجرہ شریف
کے ہے بیچ جانب شامی کے کذا فی فتح القدیر اور اب زیارت اونکی اوسی جگہہ متعارف ہے
اور دوسرے اقوال مین ہے کہ مرقد مطہر آپ کی اوس مسجد مین ہے جنۃ البقیع کے
اندر جو اونکی طرف منسوب ہے قبلہ طرف قبہ عباس کے مائل جانب مشرق کے اور یہ مسجد
مترجم ہے ساتھ بیت الاحزان کے اسواسطے کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا ایام حزن و مصیبت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی لوگون کی صحبت سے
توحش اور جدائی اختیار کر کے اوسی مسجد مین رہا کرتین اور حضرت کی جدائی پر رویا کرتین
اور کہا گیا یہ ایک گھر تھا کہ علی مرتضی رض نے جنۃ البقیع مین بنایا تھا اور مدارج النبوۃ
مین ہے کہ سنہ ۳۰۲ سن تین سو دو ہجری مین بیچ موضع قبور امام حسن اور زین العابدین اور
محمد باقر اور جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے ایک پتھر پایا گیا لکھا تھا اوسپر ہذا قبر فاطمہ بنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سیدۃ نساء العالمین و قبر الحسن بن علی و ابن الحسین
بن علی و جعفر بن محمد علیہم التحیۃ والسلام اور قصہ دفن کرنے مین امام المسلمین حضرت حسن
بن علی رض کے آیا ہے کہ اونہون نے وصیت کی تھی کہ اگر لوگ مجھے پہلو مین میرے جد امجد
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دفن ہونے ندین تو مجھے جنۃ البقیع مین میری مان فاطمہ زہرا
کے آگے دفن کرنا حدیث ۱ نقل کی بخاری اور مسلم نے کہ روایت ہے عایشہ رض سے
کہ ہم سب بیبیان نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئین تھین پس آئین فاطمہ زہرا
بیٹی آنحضرت کے مرض الموت مین اسطرح پر کہ ممتاز نہین ہوتی تھی چال اور رفتار اونکی

چال اور رفتار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب دیکھا آپ نے اونکو فرمایا
مرحبا ہو میری بیٹی کو پھر بٹھایا آپ نے اونکو پھر کچھ بات کہی آپ نے اونسے چپکے سے پس روئیں
فاطمہ بشدت سو پس جبکہ آپ نے دیکھی بیقراری اونکی چپکے سے دوسری بار کچھ اور بات اونسے کہی پس فاطمہ زہرا
پھر ہنسنے لگیں پس جب آپ اوس مجلس سے اوٹھ گئے تو میں نے فاطمہ سے پوچھا کہ وہ کونسی بات چپکے سے تمکو حضرت نے فرمائی تھی کہا جو
بھید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کیونکر افشا کروں پھر بعد وفات آپکے کہا میں نے فاطمہ سے تمکو قسم دیتی ہوں میں اپنے حق کی جو
تمپر ہے کہ کہو مجھسے وہ کون سی بات تھی کہ چپکے سے کہی تھی تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہا فاطمہ زہرا نے ہاں اب بعد وفات حضرت کے کہہ سکتی ہوں پہلی بار آپنے مجھسے
چپکے یہ بات فرمائی تھی کہ فاطمہ جبریل ہر سال دور کرتے تھے مجھسے قرآن کا ایکبار بیچ
رمضان میں اور دور کیا جبریل نے مجھسے قرآن کا امسال ہے دو بار اور میں گمان نہیں
کرتا ہوں مگر یہ کہ مدت حیات کی میری قریب پہونچی پس پرہیز کرنا ای فاطمہ خدا سے
اور صبر کرنا پس تحقیق میں اچھا پیش رو ہوں واسطے تیرے پس میں رونے لگی پس جب آپنے میری بیصبری
دیکھی تو چپکے سے دوسری بار مجھسے فرمایا کہ فاطمہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ سردار زنان بہشت کی یا سردار
زنان مومنین کی تم ہو اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے چپکے سے اول بار فرمایا
کہ میں اسی بیماری میں مرونگا پس میں رونے لگی پھر دوسری بار چپکے آپنے فرمایا کہ اے
فاطمہ تم پہلے پہل سب اہلبیت سے قبل مجھسے آملوگی پس میں ہنس پڑی ف یہ حدیث
دلالت کرتی ہے فضیلت پر جناب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تمامی زنان مومنات
پر حتی کہ مریم و آسیہ اور خدیجہ اور عائشہ پر بھی اسیطرح کہا سیوطی نے اور دوسری حدیث میں
آیا ہے کہ مثال فاطمہ کی اس امت میں مثل مریم کے ہے اپنی قوم میں یعنی فاضلتر
غیر سے اپنے اور سیوطی نے لکھا ہے کہ یہاں تین مذہب ہیں ترجیح یہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ
عنہا افضل ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور امام مالک سے اس امر میں فتوی پوچھا
گیا تو کہا کہ فاطمہ بضعۃ من النبی لا افضل علی بضعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا بتاؤن تمہین اون کلمات کو جو جبرئیل نے جب رات کو تم لوگ سونے لگو تو اللہ اکبر ۳۴ بار
اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ چونتیس بار کہہ لیا کرو سو یہ [illegible] لینا اسکا بہتر ہے تمہارے
واسطے خادم سے انتہی کہا قاضی عیاض نے شفا مین کہ معنے بہتر ہونے اسکا خادم سے
یہ ہے کہ عمل آخرت کا افضل ہوتا ہے امور دنیا سے اور [illegible] لی مین ہے کہ اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ جو شخص مداومت کریگا سوتے وقت اس ذکر پر تو نہ ہووے پہنچے گی اوسے
کچھ ماندگی اسواسطے کہ حضرت سیدہ نے شکایت رنج ماندگی کی تھی پس آپنے اونکو
اسی ذکر کا حکم فرمایا اور مواہب اللدنیہ مین ہے کہ روایت کی احمد نے علی رض سے
کہ فرمایا اونھون نے حضرت فاطمہ زہرا کو کہ کام کرتے کرتے میرا سینہ دکھا کرتا ہی اور
تحقیق لے آیا ہے اللہ تمھارے باپ کے پاس قیدی سو تم جاؤ اور کوئی خادم اونسے مانگو
فاطمہ زہرا رض نے فرمایا اور میرا حال یہ ہے کہ چکی پیستے پیستے دونون ہاتھون مین میرے
گٹھے پڑ گئے دونون ہاتھ آبلہ دار ہو گئے پھر آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین
تشریف لائین آپ نے فرمایا بیٹی کیا آئی ہو سیدہ نے عرض کی آپ کو سلام کرنے کو
حاضر ہوئی ہون اور خادم کے مانگنے مین آپ سے شرم کی اور چپ چاپ پھر آئین حضرت
علی رض نے سیدہ سے پوچھا کہو تمنے کیا کیا فرمایا حضرت سے خادم مانگتے ہوئے مجھے
شرم معلوم ہوئی پھر دونون صاحب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی حضرت
علی رض نے کہا یا رسول اللہ کام کرتے کرتے تو میرا سینہ درد کرنے لگا اور حضرت فاطمہ
نے کہا چکی پیستے پیستے میرے دونون ہاتھ مین آبلے اور گھٹے پڑ گئے اور اب تو [illegible]
[illegible] اللہ سبحانہ وتعالی نے بھیج دیے ہین سو ہمکو خادم عنایت کیجیے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واللہ مین تمکو تو خادم نہ دونگا تم کو خادم دون اور
اہل صفہ کو چھوڑ دون کہ مارے بھوک کے پیٹ اونکا [illegible] گیا ہے [illegible] کرنے
مین ایسی کچھ چیز نہین پاتا ہون جو اونپر [illegible] لیکن انہین قیدیون کو بیچ کرکے

فرمایا یا رسول اللہ آپ نے میرا نکاح ایسے شخص سے کردیا ہے کہ نہ اوسکے مال ہے اور نہ کچھ چیز پس آپ نے فرمایا آیا تم راضی نہین ہو کہ قبول کرلیا حق تعالی نے زمین سے دو مرد کو کہ اون دو مین سے باپ تمہارا ہے اور دوسرا شوہر تمہارا اور بروایت حاکم کے فرمایا آپ نے کہ آیا تم راضی نہین ہو کہ مینے نکاح کردیا اوس شخص سے جو اول ہے سب مسلمانون کے ازروی اسلام کے اور داناترین مسلمانون کا ہے ازروی علم کے اور تم بہترین زنان امت میری کے ہو جیسا کہ مریم رضہ اپنی قوم مین اور بروایت طبرانی آپ نے فرمایا کہ مینے نکاح پڑہا دیا تمہارا ساتھ ایک نیکبخت آدمی کے دنیا مین اور صالح اور نیکوکار کے آخرت مین من مدارج النبوۃ اور مواہب لدنیہ اور زرقانی مین ہے کہ روایت ہے حسن بصری رضہ سے کہا کہ تھے حضرت علی اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہما کے ایک چادر کہ جب اوسے یہ دونون حضرت لنبائی مین اوڑھتے تو پشت مبارک دونون صاحب کی کھلی رہتی اور جب اوس چادر کو چوڑائی مین اوڑھتے تو سر مبارک دونون کے کھل جاتے اور روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک بعد بنا کے ان دونون حضرت کے گھر تشریف نہ لائے پھر چوتھے دن علی الصباح سردی کے وقت اون دونون حضرت کے گھر قدم رنجہ فرمایا اور اوسوقت وہ دونون صاحب ایکہی لحاف مین تھے آپ نے فرمایا جسطرح ہو اوسیطرح لیٹے رہو پھر آپ اونکے سرہانے جا بیٹھے پھر آپ نے دونون قدم مبارک اور دونون پھلے آپ نے اونکے لحاف کے اندر داخل کیے پس علی مرتضی رضہ نے ایک پاؤن آپ کا لیکر اپنے سینہ مہر گنجینہ اور پیٹ پر رکھا تا اوسے گرم کرین اور جناب سیدہ نے دوسرا پاؤن آپ کا لیا اور رکھا او سے اپنے سینے اور شکم پر گرم کرنے کو اور طلب کیا حضرت سیدہ نے آپ سے ایک خادم پس ارشاد فرمایا آپ نے اونکو تسبیح اور تحمید اور تکبیر کا اور روایت ہے انس سے کہا کہ تشریف لائین جناب حضرت فاطمہ زہرا رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس فرمایا یا رسول اللہ ہم لوگون کی کوئی بچھاون نہین

[illegible] تھا اور میں فرماتے تھے کہ ہم لوگ اوس پر رات کو سوتے ہیں اور دن کو اوسی پر اونٹ کو
پانی کھلاتے ہیں آپ نے فرمایا بیٹی صبر کرو موسیٰ بن عمران اپنی بی بی کے ساتھ دس برس
رہے اور اونکے پاس کوئی بچھاونا نہ تھا مگر ایک عبا قطوانی مدارج النبوۃ میں ہے کہ
چونکہ جناب سیدۃ النسا آگ کے پاس بہت بیٹھا کرتیں اور روٹیاں پکاتیں اور گھر کے
اندر جھاڑو دیتیں اور چکی پیستیں جو پیستیں اسواسطے رنگ روی مبارک کا آپ کے متغیر ہوگیا
تھا اور چکی پیستے پیستے ہاتھ پاؤں آپ کے متاثر ہوگئے تھے اور اوسمیں گٹھے پڑ گئے تھے
اور کپڑے آپکے میلے غبار آلودہ ہوگئے تھے ایکبار ایک خادم مانگنے کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئیں آپ نے فرمایا میں تمکو ایسی چیز تعلیم کردیتا ہوں
کہ خادم سے بہتر ہے سوتے وقت تینتیس ۳۳ بار سبحان اللہ اور تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور
چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر کہ لیا کرو علی مرتضیٰ رضہ فرماتے ہیں کہ اس ورد کو ہمنے کبھی شب صفین
میں چھوڑا نہیں انتہی اور روایت ہے صحیحین اور مسند احمد میں حضرت علی رضہ سے کہ
جناب فاطمہ زہرا رضہ نے شکایت کی اپنی تکلیف کی جو چکی پیستے پیستے اونکے ہاتھوں میں
گٹھے پڑ گئے تھے پس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں قیدی پس تشریف
لے گئیں آپ حضرت صلعم کے پاس پس آپ کو نہ پایا پھر عائشہ صدیقہ رضہ کو اس امر کی خبر
کرکے چلی آئیں پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ صدیقہ رضہ نے
فاطمہ زہرا کے آنے کا حال حضور میں سرور کائنات صلعم کے عرض کردیا پس تشریف لائے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں کے پاس اوس حال میں کہ ہم لوگ اپنے بستر
خوابگاہ پر جا چکے تھے پس حضرت صلعم کو دیکھکے ہم لوگ اوٹھنے لگے آپ نے فرمایا ویسے ہی
لیٹے رہو پھر آپ ہم لوگوں کے درمیان آکر بیٹھ گئے یہانتک کہ پائی ہمنے سردی اونکے
دونوں قدم مبارک کی اپنے سینے پر اور فرمایا کیا نہیں سکھاؤں میں تم دونوں کو ایک چیز
بہتر اوس سے کہ مانگا تمنے جو سوتے وقت عرض کی ہاں حضور سکھا دیجئے فرمایا کہ جب

یعنے حضرت فاطمہ پیغمبر کے گوشت کی ٹکڑا ہیں اور میں کسیکو فضیلت نہیں دے سکتا ہوں
کہ اوپر اونکے گوشت کے ٹکڑے کے پر آج امام سبکی فرماتے ہیں کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا یہ ہے
کہ حضرت فاطمہ زہرا افضل ہیں بعد اونکے اونکی ماں حضرت خدیجہ کبری بعد اونکے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہن خلاصہ یہ ہے کہ کوئی ہمسری شرافت ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کے
ساتھ فاطمہ زہرا اور حسن حسین کے نہیں پہنچ سکتا حدیث نقل کی بخاری اور مسلم نے
کہ روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ
ایک پارہ گوشت میری ہیں پس جسنے غصے میں ڈالا فاطمہ کو غصے میں ڈالا مجھے اور
ایک روایت میں ہے کہ قلق میں ڈالتی ہے مجکو یعنے ظاہر میں وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی
ہے فاطمہ کو اور اذیت دیتی ہے مجھے یعنے باطن میں وہ چیز جو اذیت دیتی ہے فاطمہ کو
ف حارث بن ہشام ابو جہل کے بھائی نے چاہا تھا کہ نکاح کرادے ابو جہل کی
بیٹی کا ساتھ علی ابن ابیطالب کے اور دیتی حضرت علی نے اوسکے چچا حارث بن ہشام
سے اوسکی خواستگاری کی تھی اور مشورہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ بہت غصے
ہوئے اور فرمایا کہ میں اسکا ہرگز اذن نہ دونگا ہرگز اذن نہ دونگا ہرگز اذن نہ دونگا مگر یہ کہ
علی چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دیویں اور اوسکی بیٹی سے نکاح کر لیویں سو میں حرام نہیں کیا
کرتا حلال کو اور حلال نہیں کرتا حرام کو و لیکن ہرگز اکٹھا نہیں ہونگی بیٹی دوست خدا
کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی مرتضی آئے اور عذر خواہی کی اور کہا میں ایسا
کام ہرگز نکرونگا یا رسول اللہ جو آپکو ناخوش آوے اور اس حدیث کے طرق کثیر ہیں
ف کہا امام نووی نے شرح مسلم میں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حال اور ہر وجہ سے اگرچہ پیدا ہووے یہ ایذا اوس چیز سے
کہ اصل اوسکی مباح ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نکاح ثانی کرنا منع ہوا تا حیات جناب حضرت
فاطمہ زہرا کے بسبب نا رضامندی اونکی کے مخصوصات سے جناب حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تھا اور اس سے ایسا کرنی نسبت سمجھے کہ بیوی ناراض ہو تو شوہر نکاح ثانی نہ کرے حدیث ۱۲ مظاہر حق میں ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ مجھ سے سب روک دیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ جو دیتی ہے فاطمہ کے دلکو اور کشادہ دل کر دیتی ہے مجکو وہ چیز کہ کشادہ دل کر دیتی ہے فاطمہ کو اور نسب منقطع ہو جاوینگے روز قیامت کے سوای نسب میرے کے اور سبب میرے کے اور سسرال میری کے حدیث ۱۳ صواعق محرقہ روایت ہے ابی ایوب سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوویگا قیامت کا دن تو پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے ای اہل حشر جھکا لو تم لوگ سر اپنے اور بند کر لو آنکھیں اپنی اپنی یہانتک کہ گذر جاویں حضرت فاطمہ زہرا بیٹی محمدؐ کی صراط پر پس گذرینگی فاطمہ زہرا ساتھ ستر ہزار لونڈیوں کے حور عین سے مثل گذرنے بجلی کے روایت ۱۴ ثوبان سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے ملکر اخیر کو حضرت فاطمہ زہرا سے ملنے کو تشریف لاتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ رضہ کے پاس آتے ف یعنے پھر اسکے بعد حجرہ میں ازواج مطہرات کے تشریف لاتے اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت سب لوگ کے کیسی کچھ محبت تھی آپکو حضرت سیدۃ النساء کے ساتھ حدیث ۱۵ علی سے روایت ہے اسامہ سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کہ ناگہان آئے علیؓ اور عباسؓ اور کہا کہ اے اسامہ اذن طلب کر ہم دونوں آدمی کے اندر جانے کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے عرض کی یا رسول اللہ علیؓ اور عباسؓ اذن چاہتے ہیں حضور میں حاضر ہونے کو آپ نے فرمایا اسامہ تو جانتا ہے کہ یہ دونوں کس کام کو آئے ہیں یعنے عرض کی حضرت نہیں فرمایا لیکن میں جانتا ہوں کہ اون دونوں کو کہ آویں پس آئے دونوں آدمی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم آئیں آپ کے پاس

که پوچهین آپ سے که کون شخص اپنے گهر مین سے آپ کو پیارا زیاده ہے فرمایا فاطمہ
میری بیٹی کہا دونون نے ہم اسواسطے آپ کے پاس حاضر نہین ہوسے کہ آپ کے اہلبیت
کے عورتون کا حال پوچهین فرمایا محبوب ترین میرے نزدیک مردون مین سے وہ ہے
کہ احسان کیا خدا نے اوسپر ساتھ ہدایت کے اور احسان کیا ہے مینے اوسپر ساتھ آزاد
کرنے اور متبنے کرنے کے اسامہ بن زید ہے کہا علی رض اور عباس رض نے اسامہ کے بعد
کون ہے فرمایا علی بن ابی طالب پس کہا عباس نے یا رسول اللہ آپ نے اپنے
چچا کو ان سبکے پیچهے کیا فرمایا کہ البتہ علی رض نے سبقت کی ہے تم پر ساتھ ہجرت کرنیکے
رواه الترمذی **ف** اسمین نص صریح ہے کہ احبیت سے فضیلت لازم نہین آتی
اسواسطے کہ حضرت علی رض افضل ہین اسامہ سے بالاجماع پس اعتبار اوجوہ حیثیات
کا یہان معتبر ہے یعنے اسامہ بباعث خدمتگذاری وغیرہ کے احب تهی اور حضرت
علی رض باعتبار قرابت وعلم وفضل کے پس اسامہ اور جہت سے احب تهی اور حضرت
علی رض اور جہت سے **حدیث ۷** روایت ہے انس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا کہ کافی ہے ہمارے جہان کی عورتون سے پہچاننا مناقب اور فضائل
ان چار عورتون کے کہ اپنے غیر سے افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی
اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ فرعون کی بیوی رواه الترمذی **ف** ذکر حضرت عائشہ رض کا
حدیث مین نہوا واسطے اکتفا کرنے ذکر اونکی کے اور احادیث مین **حدیث ۸** روایت کی
ترمذی نے ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ زہرا رض کو اپنے
پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس چپکے اوسسے کچھ بات کہی پس روئین فاطمہ پهر چپکے آپنے
اوس سے کچھ بات کہی پس ہنسین فاطمہ رض پهر جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے تو پوچها مینے فاطمہ کو اونکے اول بار رونے سے اور دوسری بار ہنسنے سے
پس کہا فاطمہ رض نے کہ خبر دی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آپ وفات

پاتین اکی عنقریب پس مین روتی پھر خبر دی تھی آپ نے کہ مین سردار بہشت کی عورتون کی ہون سوائے مریم بنت عمران کے پس ہنسی مین **ف** ارباب تواریخ کے نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ مین ثابت نہین بلکہ حجۃ الوداع مین یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت مین تھا جیسا اوپر گذرا **حدیث ۹** صواعق مین ہے کہ تشریف لائے حضرت عبد اللہ بن حسن المثنی بن حسن عمر بن عبد العزیز رح کے پاس اور یہ کم سن تھے اور عمر بن عبد العزیز رح کے لوگون کے نزدیک بڑی توقیر تھی پس عمر بن عبد العزیز انکو دیکھتے ہی اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور اونکی طرف متوجہ ہوئے پس عمر بن عبد العزیز کے اونکی قوم نے ملامت کی کہ لڑکے کی اتنی تعظیم عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ ایک ثقہ نے مجھ سے یہ حدیث کہی گویا اسی مین خود اپنے کان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے سنا ہون کہ آپ نے فرمایا کہ فاطمہ رض میری ایک ٹکڑا ہے خوش کرتی ہے مجھے وہ چیز جو خوش کرتی فاطمہ کو اور مین جانتا ہون کہ اگر جناب حضرت فاطمہ زہرا اس وقت زندہ ہوتین تو اس تعظیم کو جو مینے اونکے بیٹے کی کی سنکر خوش ہوتین **حدیث ۱۰** مدارج النبوۃ مین ہے کہ جب یہ امت محمدیہ پل صراط کے اوپر پھسلنے لگین گے اور چلنے سے عاجز ہو جاوینگے تو فریاد کرین گے وامحمداہ وامحمداہ پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب نہایت شفقت اپنی اس امت پر آواز بلند ندا کرینگے اور فرمائین گے رب امتی امتی خداوندا آج تجھ کو اپنے نفس کے واسطے مین سوال نہین کرتا اور نہ اپنی لخت جگر فاطمہ کے واسطے جو میری بیٹی ہے **ف** یہ مبالغہ اور نہایت اہتمام ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے در بارۂ اس امت کے اور رہائی کرانے اونکی کے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نفس نفیس کو جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال محبت اور اتحاد تھا جناب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ساتھ **حدیث ۱۱** کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے جب پوچھا گیا اون سے کہ سب سے محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کون تھا فرمایا فاطمہ زہرا اور

مردون مین محبوب تر اونکے شوہر تھے علی مرتضیٰ رض یہ حدیث بالتصریح اوپر مذکور ہو چکی ہے اور یہ غایت انصاف حضرت عائشہ صدیقہ رض کا ہے اظہار مین اور صدق مقال اور مصادقت اونکے ساتھ اہلبیت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنی چاہیے اور اگر فرما جناب حضرت فاطمہ زہرا رض سے پوچھتے تو لامحالہ فرماتین کہ احب الرجال ابوبکر واحب النساء عائشہ اور یہی صحیح ہے اسواسطے کہ وجوہ محبت کے متعدد اور مختلفہ ہوتی ہین اور مدارج النبوۃ مین کہ اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جناب حضرت فاطمہ زہرا رض سے لوگون نے پوچھا کہ عورتون مین سے کون دوست زیادہ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا عائشہ پھر لوگون نے کہا مردون مین کون اونکو دوست زیادہ تھا فرمایا باپ بزرگ اونکے اور سبب محبت تھے ساتھ حیثیات مختلف کے **حدیث ۱۲** مدارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ غصے ہوتا ہے غصے ہونے سے فاطمہ کے اور راضی ہوتا ہے راضی ہونے سے فاطمہ کے **حدیث ۱۳** مدارج النبوۃ مین ہے کہ ایکبار جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ دوستی اور مہربانی کی باتین کرتے تھے اور دونون صاحبون پیار کرتے تھے حضرت علی رض نے فرمایا یا رسول اللہ آپکو ہمین سے وہ پیارے ہین یا مین اوسنے زیادہ پیارا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ دوست زیادہ میرے ہین تم سب ہے تم اونسے زیادہ عزیز اور پیارے میرے ہو **حدیث ۱۴** مدارج النبوۃ مین ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر مین جناب حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے تشریف لائے دیکھا کہ آپ ایک کپڑا موٹا گاڑھا اونٹ کے بال کا پہنے ہوئے بیٹھی ہین آپ دونون آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا اے فاطمہ جان پدر آج دنیا کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرو تاکہ کل قیامت کے دن نعمتین بہشت کی تم کو ملین **حدیث ۱۵** مدارج النبوۃ مین ہے کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک اپنا سینہ مبارک پر جناب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے رکھا اور دعا کی خداوندا فاطمہ کو بھوک سے

آزاد کرد سے جناب حضرت فاطمہ زہرا فرماتی ہین کہ اسکے بعد سینے کبھی دل سے تکلیف مجھکو
کی نہ پائی وفی الحدیث قصہ حدیث ۱۶ مدارج النبوۃ مین ہے کہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ
عنہ فرماتے ہین کہ دیکھا مینے اپنے والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اپنے
گھر کی مسجد کے محراب مین نماز پڑہتی تھین حتی کہ صبح ہو گئی سنا مینے کہ سارے مسلمان
مردوں اور سب مسلمان عورتون کے واسطے آپ نے بہت دعا فرمائی اور اپنے
واسطے آپ نے کچھ بھی دعا نہ کی مینے عرض کی امی مادر مہربان اپنے واسطے آپ نے
کچھ بھی دعا نہ فرمائی فرمایا ای بیٹا پہلے جار تب دار پیچھے گھر حدیث ۱۷ مدارج النبوۃ
مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایکدن تشریف لائے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا کے پاس اور فرمایا اے فاطمہ رض خدا کی قسم نہین دیکھا مینے کسیکو کہ محبوب زیادہ
ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تم سے اور قسم خدا کی میرے نزدیک کوئی آدمی بعد تمہارے والد بزرگوار صلی اللہ علیہ وسلم کے
کوئی تم سے زیادہ محبوب اور پیارا نہیں ہے ۔ خدایا بحق بنی فاطمہ کہ بر قول الایمان کنی خاتمہ اگر دعوتم رد کنی ور قبول من دست و دامان آل رسول

بیان اون فضائل اور احادیث کا جو شان مین جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رض کے وارد ہوئے ہین

فضائل مین جناب حضرت مولانا وشفیعنا امیر المومنین شیر خدا داماد و برادر مصطفیٰ گوہر
درج لافتی سیدنا علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے جب زبان ملاء اعلیٰ کی گنگ ہو لال ہے
تب مجھ ایسے ادنیٰ بشر سے ادنیٰ صفت بھی اونکی محال ہے قرآن حدیث آپ کے
اوصاف سے مالامال ہے کوئی خاکی ایسے علوی کے وصف مین مونہہ کھولے کیا مجال
ہے مگر چند روایتین تیمناً تبرکاً عشاق کے واسطے لکھی دیتا ہون انشاء اللہ تعالیٰ جزا مین
اسکی حق تعالیٰ سے نجات لیعنے لیتا ہون روایت ہے کہ ماں آپ کی فاطمہ بنت اسد
طواف کعبہ مین مشغول تھین کہ آثار ولادت باسعادت کے پیدا ہوئے طواف سے

جلدی فراغت کرکے کعبۃ اللہ کے اندر ہوگئیں وہاں آپ پیدا ہوئے جبتک آنکھیں آپ کی نہ کھلیں
کعبۃ اللہ کے باہر جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اپنے ہاتھ مین لینے لگے تب اونھون
نے دونون آنکھیں آپ نے کھول دین سب سے پہلے حضرت امیر کی نظر پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے مونہہ پر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک اپنی اونکے مونہہ
مین دی اونھون نے چوس لی پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر مین آکر طشت مین پانی
منگا کر اپنے دست حق پرست سے حضرت امیر کو نہلایا اور فرمایا کہ پہلے دن ہمنے انہیں
نہلایا اور پچھلے دن یہ ہمکو نہلاوینگے **روایت** جناب امیر کی والدہ فاطمہ بنت اسد
نے نام آپکا اسد اپنے باپ کے نام پر رکھا تھا اور آپ کے باپ ابوطالب نے آپ کا
نام زید رکھا تھا اسواسطے کہ زید نام قصی کا تھا جو باپ عبد المناف کے تھے اور پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے نام آپکا علی رکھا سو ہی رہا جبکہ حضرت نے نام آپکا علی رکھا تب
فاطمہ مان نے آپ کی کہا کہ جب میرے یہ لڑکا پیدا ہوا تھا تو ہاتف نے غیب سے آواز دی
تھی کہ اسکا نام علی رکھیو اور لقب آپکا حیدر تھا بمعنے شیر درندہ کے اسواسطے کہ آپ
شیر خدا کے تھے اعداء دین کے پھاڑنے والے اور لقب آپکا کرار بھی تھا اسواسطے
کہ آنحضرت لڑائی مین اوپر صفت اعداء کے بار بار پلٹ کر حملہ کرتے اور کچھ بھی اندیشہ
نفرماتے اور شاہ مردان اور شیر یزدان اور اسد اللہ الغالب اور یعقوب المومنین اور
مرتضی اور صفدر اور ید اللہ بھی القاب آپ کے ہے اور نام آپکا علی بن ابی طالب
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف خلیفہ چہارم اور امام اول ائمہ اثنا عشر سے
اور کنیت آپ کی ابوالحسن ہے یعنی باپ حسن کے اور دوسری کنیت آپ کی ابوتراب ہے
اور یہی کنیت اور خطاب حضرت امیر کو بہت ہی مرغوب اور پسندیدہ تھے وجہ اسکی یہ ہے
جیسا مواہب اور زرقانی مین ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب فاطمہ زہرا
رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے جناب علی مرتضی کو نپایا پوچھا علی کہان ہین سیدہ نے

فرمایا کچھ ہمارے اونکے بیچ میں آج ہوگیا ہے اسواسطے مجھسے غصہ ہوکر چلے گئے ہیں
میرے پاس قیلولہ نہیں کیا آپنے ایک آدمی کو فرمایا دیکھو تو علی کہاں ہیں وہ آدمی کہہ آیا
کہ آپ مسجد کے اندر سوتے ہیں اور حضرت علی مرتضیٰ نے خواب میں کروٹیں بدلیں تھیں
تو پہلو اور پشت نازنین اونکی مٹی سے ملصق ہوگئی تھی آپ سنکر بنفس نفیس وہاں تشریف
لائے اور دیکھا علی مرتضیٰ خاک پر سوتے ہیں چادر چہرہ سے گر پڑی ہے اور اونکے پشت اور
پہلو میں دھول مٹی لگی ہوئی ہے اور مونڈھے مٹی سے بھر رہے ہیں پھر آپ پیار سے
دھول مٹی کو اونکی پیٹھ اور مونڈھوں سے پونچھنے لگے اور دوبار نرمی اور ملاطفت
اور شفقت سے فرمایا قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب اوٹھو اسے مٹی پر کے سونیوالے
اٹھو اسے مٹی پر کے سونے والے لکھا ہے کہ حضرت علی رضہ کو کوئی نام ابو تراب سے
زیادہ محبوب اور پیارا نہ معلوم ہوتا تھا۔ روایت قد حضرت امیر کا میانہ تھا الغانہ
تھا گیہوں کے رنگ سرخی مائل اور سر پر آگے سے بال نہ تھے پیچھے سے تھے اور داڑھی
لمبی تھی ناف تک اور سینہ چوڑی بڑی تھی اور چہرے کا نور اور داڑھی کی جھلک ایسی تھی
کہ کسیکو طاقت آپ کے دیکھنے کی نہ تھی اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور پیٹ بڑا تھا
اور بدن پر گوشت اور موٹا تھا گٹھا ہوا اور چلتے وقت بہت ہی خوبی اور خوبصورتی
سے چلتے اور لڑائی میں اکڑ کے چلتے جدھر مونہہ اوٹھاتے کسیکو تاب کھڑے رہنے
کی نہ ہوتی۔ روایت سبع سنابل میں ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ نے ایام جاہلیت میں
آپ نے کبھی بت پرستی نہ کی جب اقران آپ کے آپ کو سنوار سنگار کر کے بتخانہ میں
لیجاتے اور بت پرستی کرتے او رحضرت علی رض کو کہتے کہ تم کسواسطے اپنے باپ دادا کے معبودوں کو سجدہ نہیں کرتے اور
انکی اعتقاد نہیں رکھتے تو آپ فرماتے کہ جب میں ارادہ سجدہ بت کا کرتا ہوں تو میرا سر دکھنے لگتا ہے اور میرے جی میں یہ بات
آتی ہے کہ یہ بیروح کی مورتوں کو جنسے کچھ نفع نہیں سجدہ کرنا باطل ہے آپ کی والدہ نے جب یہ
بات سنی آپ پر تشدد کیا کہ تم ابھی لڑکے دین آبا اجداد کو اپنے باطل سمجھتے ہو

جب یہ بات حضرت حمزہ رضہ نے سنی خوش ہوئے اور حضرت علی رضہ کو اپنی گود میں اوٹھا
لیا اور فرمایا علی تم اپنی بات پر مستقل رہو اسواسطے کہ بت پرستی میرے آبا اجداد کا کام تھا
میرے جد ابراہیم خلیل اللہ نے بتوں کو ریزہ ریزہ کیا ہے اور دین مسلمانی کی بنیاد کی ہے
آپ نے فرمایا چچاجان مجھے محبت اور برادری ساتھ محمد بن عبداللہ صاحب کے ہے اسلئے
کہ وہ ہمیشہ خداپرستی کرتے ہیں حضرت امیر حمزہ رضہ نے فرمایا کہ محمد صاحب اخلاق پیغمبران
کا رکھتے ہیں مجھے امید ہے کہ پیغمبر ہونگے اور ہم اونکے ساتھ ایمان لائینگے ایکدن حضرت
علی مرتضی رضہ حضور میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے آپکو بہت ہی خوش پایا عرض
کی محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم جب میں آپ کے پاس آتا تھا تو چہرہ آپکا زرد اور آنکھیں
آپ کی سرخ اور گریان پاتا تھا آج آپ کو بہت ہی خوش پاتا ہوں کیا وجہ ہے آپ نے
فرمایا اے علی رضہ انت اخی فی الدنیا والآخرۃ ایک راز تجھسے کہتا ہوں آج میرے پاس
جبریل وحی لائے سورۂ اقرأ باسم ربک لائے میں پیغامبر آخرالزماں کا ہوں حضرت
علی رضہ خوش ہوئے اور کہا کہ ابوبکر صدیق نے آپ کے ساتھ عہد کیا تھا کہ جب آپ پر
وحی نازل ہوئیگی تو فورًا ایمان لائیں گے میں ابوبکر کو خبر کردوں غرض حضرت علی مرتضی رضہ
نے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آکر خبر کی صدیق اکبر رضہ نے پوچھا علی رضہ تم ایمان لائے
فرمایا نہیں کہا تم نے دیری کی اگر اس درمیان میں موت آجاتی تو تمہارا کیا حال ہوتا
غرض دونوں آدمی حضور نبوی میں آکر فورًا ایمان لائے روایت حضرت امیر المؤمنین
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الشریف بڑے ذکی الطبع تھے اور خوب استعداد رکھتے تھے علم ظاہر
اور باطن میں اور بڑے حریص تھے طلب علم میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اعلم
خلق تھے بڑی حریص تھے اونکی تعلیم وترتیب اور ارشاد پر اور حضرت امیر المومنین علی رضہ
لڑکپن ہی سے حجرۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہتے تھے اور ہر وقت آپکے سامنے
رہتے اور آغوش میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ نے پرورش پائی اور لڑکپن کا علم

مثل نفس کی الخ کے ہوتا ہے اور چونکہ باوجود چچازاد بھائی ہونے کے رشتہ دامادی کا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رکھتے تھے اور لڑکپن ہی سے ہر امر میں شریک اور رفیق
آپ کے تھے اس لیے انکو حکم فرزند کا تھا اور بسبب اس قرابت قریبہ کے مناسبت
کلی تمامی بدرجہ عالی بین انکی جناب کے ہو گئی تھی پس حضرت امیر الامرا علی مرتضی شیر خدا داماد
مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا ظل اور صورت کمال ظلی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تھی کہ عبارت ولایت اور طریقت سے ہے اور بدعائی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وہ استعداد علیہ ظاہریہ باطنیہ انکی روز بروز بڑھتی گئی اور نہایت مرتبہ کمال کو پہونچی
چنانچہ آثار اوسکے ظاہر اور باطن میں سب اولیاء کرام اور اصفیاء عظام کے ہر طریقے
اور سب سلسلے کی ظاہر ہوئے اور جملہ صوفیون کو تصفیہ باطن اور تزکیہ نفس اور سلوک راہ
طریقت میں آپ ہی سے نسبت ہے اور فرمایا آپ نے اقضاکم علی اور قضا محتاج جمیع علوم
کی ہے اور حضرت علی عرب میں ساتھ حکومت اور فیصلے قضایای مشکلہ کے مشہور تھے
حتی کہ جب کوئی قضیہ کوئی فتوی مشکل آتا تو صحابہ وقت قضا کہا کرتے قضیۃ ولا ابا حسن لہا
یعنے یہ ایک قضیہ ایسا مشکل پیش آیا ہے کہ لائق حکم دینے کے اوسمیں سوائے ابوالحسن
علی مرتضی رض کے کوئی دوسرا نہیں ہے یعنے کوئی شخص فیصل کرنیوالا مثل علی مرتضی کے
نہیں ہے اور پناہ مانگتے تھے صحابہ مشکل قضیون سے جب حضرت امیر رض حاضر نہوتے اور
حضرت عمر رض مشورہ لیتے اونکے ساتھ اپنے کامون میں اور نماز پڑھی اپنے دونوں قبلہ کی
طرف اور سوائے بدر کے سب مشاہد میں حاضر ہوئے اور ابن عباس کہ رئیس مفسرین ہیں
شاگرد حضرت امیر کے ہیں اور حضرت امیر فقہ میں مرتبہ عالیہ میں اور علم فصاحت اور
بلاغت اور شعر گوئی میں درجہ قصوے میں تھے اور علم ادب وغیرہ میں بھی ید طولے رکھتے
تھے علم نحو آپ ہی سے ظاہر ہوا اور خازن علم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے
حیوۃ الحیوان میں ہے کہ ایکدن جناب حضرت علی بن ابی طالب رض ابوالاسود دوئلی کو

ہے ارشاد فرمایا کہ تو ابحاد میری زبان عرب کے تو تدوین کر دے ابوالاسود نے عرض کی
حضور کسطرح تدوین کرون آپ نے فرمایا کہ ہر کلمہ یا تو اسم ہوینگے یا فعل یا حرف ابوالاسود
مجلس شریفہ سے آپکی اوٹھے اور عرض کی بہت خوب حسب نحو یز زبان وحی ترجمان سیو ارشاد
ہوا بابکر تدوین اور وضع کرتا ہون اسیواسطے اس علم کا نام نحو پڑا روایت تفسیر
روح البیان مین ہے کہ جسطرح اللہ کے چار حرف ہین محمد کے چار حرف ہین اور محمد رسول اللہ
کے بارہ حرف ہین جسطرح لا الہ الا اللہ کے بارہ حرف ہین اور اسیطرح لفظ ابوبکر
صدیق اور عمر ابن الخطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے بھی
بارہ بارہ حرف ہین بسبب کمال مناسبت ان حضرات کے اخلاق کریمہ مین ساتھہ جناب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی مناسبت کے باعث سے ملتا ہے نسب انکا ساتھہ نسب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس علی مرتضی رض کا نسب ملتا ہے آپ سے دوسری پشت مین
اور عثمان رضی اللہ کا پانچوین مین اور ابوبکر رض کا ساتوین مین اور عمر رض کا نوین مین انتہی
مناقب اور فضائل جناب حضرت امیر المومنین امام المتقین شمس المشارق والمغارب سیدنا
شیر مردان علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الشریف کے بہت بیشمار ہین خارج ہین حد
حصر اور احصار اور دائرہ امکان سے زبانون پر مشہور ہین اور حدیثون مین جسقدر
مناقب آپ کے مذکور ہین کسی اور صحابہ رض کے اتنے مناقب مذکور نہین اور بعض حدیثیں
اون مین کی وضعی بھی ہین خصوصًا وہ حدیثین کہ ایک کتاب مین جمع کین ہین اور
اوسکا وصایا نام رکھا ہے جنکی اول ہر حدیث کے یا علی ہے مگر اون سب مین سے ایک
حدیث ثابت ہے یا علی انت منی بمنزلة ھارون من موسٰی جیسا کہا شیخ
مجد الدین شیرازی نے اور کہا امام احمد اور نسائی اور ابو علی نیشاپوری اور قاضی اسمعیل
وغیرہ علماء نے کہ مناقب مین جناب امیر کے جسقدر حدیثین بیشمار باسانید جیدہ آئی ہین
کسی اور صحابہ رض کے مناقب مین اوتنی مروی نہین ہوئین اور سبب اسکا جیسا کہا امام

سیوطی اور صاحب صواعق نے کہ حق تعالی نے مطلع کردیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اون چیزون پر کہ متعلق ہوئے ساتھ اوسکے تعلق مرتضی م بعد آپ کے اور جو واقع ہوئے
اختلافات خلافت مین حضرت امیر کے پس اسواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنظر خیر خواہی
امت کے مناقب حضرت امیر کے بیان فرمادیے تھے کہ تا متمسک ہون کہ ذریعہ نجات ہو۔
پس چونکہ جناب امیر متاخر مین اور زمان خلافت مین آپ کے اختلاف اور خروج واقع
ہوا اور آپ کے مخالفان جو آپ سے لڑے اور آپ پر خروج کیا بہت ہوے تب علما اور صحابہ
کبار نے فضائل آپ کے واسطے رد مخالفان اور خوارج کے منتشر کئے واسطے خیر خواہی
اس امت کے حتی کہ جب بنی امیہ نے حضرت امیر کی اہانت اور سب و شتم منبرون پر شروع
کی اور کم بخت خوارج لعنہم اللہ اونکے موافق ہوئے معاذ اللہ حتی کہ آپ کو کافر کہنے لگے
تب علما و صحابہ نے فضائل آپ کے تمام منتشر کیے نہین تو خلفاء ثلثہ رض کے بھی مناقب
بہت ہین برابر آپ کے بلکہ بہت زیادہ آپ سے اب یہان پانچ شعر تبرکاً فرماے ہوے خود
جناب حضرت امیر کے جو حاوی تمامی فضائل کے ہین زرقانی سے لکھتا ہون قال سیدنا علی رضی اللہ عنہ

محمد النبی اخی وصہری + وحمزة سید الشہداء عمی + وجعفر الذی یضحی ویمسی یطیر
مع الملائکة ابن امی + وبنت محمد سکنی وعرسی + مشوب لحمہا بدمی ولحمی وسبطا احمد ابنای
منہا + فمن منکم لہ سہم کسہمی + سبقتکم الی الاسلام طرا + صغیرا ما بلغت اوان حلمی +

روایت فرمایا حق تعالی نے انیسوین پارہ کے سورۃ الحاقہ مین فعصوا رسول ربہم فاخذہم
فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَاۗءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ
تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ پھر حکم نہ مانا اپ نے رب کے رسول کا پھر پکڑا
اونکو بڑی پکڑ ہم نے جسوقت پانی ابلا لاد لیا تمکو ناو مین تا رکھین اسکو تمھاری یاد اور سنے
اوسکو کان سننے والا ف تفسیر مواہب علیہ اور فتح العزیز مین ہے کہ حدیث شریف مین
آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مرتضی علی

کرم اللہ وجہہ الشریف کو فرمایا کہ سالت اللہ ان یجعلہا اذنك یا علی ای علی میننے
درخواست کی حق سبحانہ تعالی سے کہ وہ اذن واعیہ تیرے کان کو کردے حضرت علی رض
نے فرمایا کہ اسکے بعد میننے کوئی چیز فراموش نہ کی انتہی **ف** تخصیص حضرت امیر کی اس
شرف مرتبہ وبزرگی منزلت کے ساتھ اسواسطے ہوئی کہ معنی کشتی نجات ہونا اہلبیت
کا بلا واسطہ اور بغیر وسیلہ حضرت کے ممکن نہ تھا اس لیے کہ اہلبیت نبوت کے کہ لائق
امامت اس طریقے کے تھے اوسوقت مین صغیر السن تھے اور تعلیم و تربیت انکی اوروں
کی کی حوالہ کرنے منافی شان کمال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا ناچار طریقے
نجات اور خلصی کے بار گناہون سے حضرت امیر کو القا کرنا اور اونکو امام بنانا اور
کمال علمی اپنے کو بصورت انکے متصور کرنا ضرور ہوا تاکہ حضرت امیر بحکم باپ ہونے کے
اوس کمال کو تروتازہ بہو اپنے صاحبزادون کو پہنچائین اور وہ سلسلہ قیامت تک
بذریعہ انکے جاری رہے اسیواسطے حضرت امیر المومنین کو یعسوب المومنین کہتے ہین
یعسوب نام امیر زنبوران شہد کا ہے اور وہ زنبور بڑا سب زنبورون سے شہد کے
ہوتا ہے کہ جہان وہ جاتا ہے سب زنبور پیچھے اوسکے ہوجاتے ہین حضرت امیر کا لقب
یعسوب المومنین پڑا یعنے سرگروہ قوم کے اسواسطے کہ آپ کی خلافت مین سب سچے مومن
ہر ہر باتون مین پیرو اور تابع آپ کے ہوگئے تھے **حدیث** بخاری اور مسلم نے روایت
کی سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو کہ تم نسبت
میرے بجاے ہارون کے ہو نسبت موسی کے مگر یہ کہ کوئی نبی میرے بعد نہین **ف**
یعنے فرق اسیقدر ہے کہ ہارون پیغمبر تھے اور تم پیغمبر نہین اسواسطے کہ میرے بعد نبوت
باقی نہین رہی ہے شفا اور اشعۃ اللمعات مین ہے اور بھی توریشتی وغیرہ علما نے لکھے ہین
کہ یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت فرمائی ہے کہ خلیفہ کیا تھا علی رضی اللہ
عنہ کو اپنے اہل وعیال پر اور خود آپ بنفس نفیس غزوہ تبوک مین جو آخرین غزوات آپکا

تھا دلی اذردہ ہوتے تھے پس حضرت علی رض نے فرمایا کہ آپ مجھے چھوڑ جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں
میں چھوڑے جاتے ہیں اور روایت ہے جب آپ کو حضرت چھوڑ گئے منافقوں نے طعن کیا
کہ اونکو حقیر و سبک جانکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے حضرت علی رض نے جو یہ بات
سنی ہتھیار باندھکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملے اوس حال میں کہ آپ مقام
جرف میں اوترے ہوئے تھے پس عرض کی یا حضرت منافق ایسا ایسا کہتے ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں میں نے نہیں چھوڑا ہے تمکو مگر واسطے
محافظت اونکے کہ چھوڑا ہے میں نے اونکو پیچھے سو اب تم پھر جاؤ تم اور خلیفہ ہو میرے
میرے اہل میں آیا تم راضی نہیں ہوا ی علی کہ ہو تم میری طرف سے بمنزلہ ہارون کے
موسی کی طرف سے کہ جب موسی میقات کو گئے تھے تو ہارون اپنے بھائی کو خلیفہ
کیا تھا اپنی قوم میں **ف** اس حدیث میں اثبات فضیلت کا ہے واسطے حضرت
علی کے اور اس حدیث میں کچھ تعرض نہیں اسکا کہ حضرت علی رض افضل تھے کسی سے
یا برابر کسی کے اور نہیں دلالت ہے اسمیں واسطے خلیفہ ہونے اونکے بعد حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیسا وہم کیا اور قوم نے اسواسطے کہ یہ حدیث حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض کو اوس وقت کہی ہے جب چھوڑ گئے تھے آپ
اونکو مدینے میں اور خلیفہ کر گئے تھے اپنا مدت تشریف رکھنے تک اپنے غزوہ تبوک میں
جسطرح موسی علیہ السلام نے ہارون کو خلیفہ بنایا تھا اپنا مدت غائب رہنے تک اپنے
واسطے مناجات کے طور پر اور موید اسکے ہے کہ ہارون ہمیشہ یہ بھی خلیفہ بعد موسی کے
نہ تھے بلکہ ہارون ع نے قضا کی تھی حضرت موسی ع سے چالیس برس پہلے اور دوسرے
یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی مدت میں جسمیں حضرت علی رض کو واسطے
خبرگیری اپنے اہل وعیال کے خلیفہ بنایا تھا ابن مکتوم کو بھی واسطے امامت کرنے لوگون
کی نماز میں خلیفہ کیا تھا پس حضرت علی رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت کے

خبرگیری کرتے تھے اور ابن مکتوم نماز مین لوگون کی امامت کرتے تھے پس اگر آپ حضرت امیر کو
اپنا خلیفہ مطلق بنا جاتے تو امامت نماز کے واسطے بھی حضرت امیر ہی کو حکم فرماتے بلکہ اولی اور
اہم یہی تھا غرض خلافت جزئیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات کے دلالت نہین کرتے
خلافت کلیہ پر بعد وفات آپ کے خصوصًا جب حضرت امیر معزول بھی ہوگئے اوس خلافت
سے بعد رجوع کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے مین اور قولہ الا انہ لانبی بعدی
جو اس حدیث مین ہے مطلب یہ ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو علی تم ہوتے اور
یہ منافی اوس حدیث کے نہین ہے جو دوسری جا حضرت عمر رض کی شان مین ہے لو کان بعدی
نبی لکان عمر بن الخطاب اسلئے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہے امر محال مین بھی اسکا
استعمال ہوتا ہے مبالغہ کی راہ سے پس گویا آپ نے فرمایا کہ اگر نبوت متصور ہوتی میری
بعد تو ہوتے البتہ کسی ایک جماعت اصحاب مین میرے مگر میرے بعد نبوت نہین اور
یہی معنی ہین حدیث لو عاش ابراہیم رض لکان نبیا کے اور حدیث علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل کے کچھ اصل نہین محققین کے نزدیک حدیث ۳ کہا زر بن حبیش نے کہ
فرمایا حضرت علی رض نے قسم ہے اوس خدا کی جسنے پھاڑا دانہ اور پیدا کیا تمامی خلق
اور ذی روح کو کہ بالتحقیق حکم کیا اور قول قرار کیا اور وصیت کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے طرف میرے کہ نہین دوست رکھے گا مجھے مگر مومن اور نہ دشمن رکھیگا مجھے
مگر منافق ف محبت حضرت امیر کی نشانی ایمان کی ہے اور عداوت اونکی معاذ اللہ
نشانی نفاق اور خذلان کی مگر بشرطیکہ محبت مشروع ہووے بلا زیادتی اور کمی کے پس
جسنے حضرت علی رض کو دوست رکھا اور حضرت شیخین رض سے عداوت رکھے تو اوسنے
دوستی مشروع نہ رکھی حضرت علی رض کے ساتھ پس وہ مومن نہوگا غرض جسنے حضرت علی رض
اور جمیع اصحاب اور آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے دوستی رکھے بیڑا اوسکا
پار ہوا دریای رحمت الٰہی مین تیرا اللہم ارزقنا اللہم ارزقنا اور جسنے مجرد جناب حضرت امیر سے

محبت رکھے ساتھ بغض رکھے کسی ایک صحاب سے یا اور اصحاب سے محبت رکھے ساتھ بغض کے
جناب حضرت امیر کے وہ لعنت الٰہی کے دریا مین غرق ہو یا ہلاک ہوا اللہم احفظنا اللہم
احفظنا امواسطے کہ روایت ہے انس سے کہ حب ابی بکر و عمر و عثمان ایمان و بغضہم نفاق
یعنے محبت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ایمان ہے اور بغض اونسے نفاق
ہے اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضہما کفر و
حب الانصار من الایمان و بغضہم کفر و حب العرب من الایمان و بغضہم کفر و من سب
اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ و من حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیامۃ یعنے محبت حضرت
ابوبکر اور عمر کے ایمان ہے اور دشمنی کرنی اونسے کفر ہے اور محبت انصار کے ایمان ہے
ہے اور بغض اونکا کفر ہے اور جو گالی دے برا کہے میرے اصحاب کو پس اوسپر اللہ کی
لعنت ہے مار ہے اور جسنے نگاہ رکھا مجھے اور لحاظ رکھا میرا ان سب کی شان مین
تو مین قیامت کے روز اوسکا نگہبان کفیل ہوجاؤنگا ○ خلاصہ دین کا کہتا ہون مین حصر
لیے رکھہ یاد ہو اس مین نہ قاصر + محبت رکھہ تو سب آل عبا سے + اور سب اصحاب
ختم انبیا سے + محبت ہی کا بس ہے اک سہارا + یقین کچھ شک نہ لا اسمین خدارا + محبت ہی
سے ہوگا پار بیڑا + مدینے چل اوٹھا اب یان سے ڈیرا + مدینے اب تو یان سے چل بسو
تم + الی ما ترقد بنۃ قم قم + تعلق چھوڑ دے ہو یان سے راہی + مدینہ چل کر دہو منہ کی
سیاہی + حدیث روایت کی احمد اور ترمذی نے حضرت علی رض سے کہ فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو دوست رکھیگا مجھے اور دوست رکھیگا ان دونوں شاہزادو
اور دوست رکھیگا انکی ماں باپ کو تو وہ شخص رہیگا میرے ساتھ میرے درجے مین قیامت
کے دن حدیث روایت ہے صحیح مسلم مین سعد سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دن غزوہ خیبر کے فرمایا کہ البتہ دونگا مین یہ نشان کل ایک مرد کو کہ فتح کریگا اللہ تعالیٰ
قلعہ خیبر کو اوسکے ہاتھون پر وہ مرد ایسا ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اوسکے

رسول کو اور اللہ اور اوسکا رسول بھی اوس مرد کو دوست رکھتا ہے پس صبح ہوتے سب صحابی لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوے سب صحابی لوگ امیدوار تھے کہ وہ نشان اونہین کو دیا جاوے پس آپ سنے پوچھا کہ علی بن ابیطالب کہان ہین سب لوگون نے عرض کی حضرت اونکی آنکھین دکھتی ہین آپ سنے فرمایا کسیکو بھیجو علی کو بلالاوے پس علی مرتضی بلا لائے گئے پس آپ سنے اپنا تھوک حضرت علی رضی کی آنکھون مین لگا دیا اور دعا کی اونکے لیے پس علی مرتضی فورًا اچھے ہوگئے گویا اونکو کچھ درد تھا ہی نہین پس آپ نے اونکو نشان عنایت فرمایا حضرت امیر سنے عرض کی یا رسول اللہ مین جاکر لڑون گا اوسنسے یہان تک کہ ہوجاوین وہ مانند ہمارے یعنے مسلمان ہوجاوین آپ سنے فرمایا جاؤ آپ سنے نرمی اور آہستگی کے ساتھ یہان تک کہ اوترو اونکی زمین مین پھر بلاؤ اونکو طرف اسلام کے اور خبر دو اونکو اون چیزون کی جو واجب مین حق تعالے کے اسلام مین سو قسم ہے خدا کی اے علی رض اگر ہدایت کرے اللہ تمھارے سبب سے کسی ایک مرد کو تو بہتر ہے یہ تمھارے واسطے اس سے کہ ہون تمھارے واسطے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ **ف** خیبر آٹھ منزل ہے مدینہ منورہ سے شام کی طرف اور سات ہجری مین یہ غزوہ تھا اومین سات قلعے تھے سب قلعے بتدریج فتح ہوے مگر بعض قلعے والے خوب لڑے ایک قلعہ لڑتا تھا آپ سنے ایکدن شام کو فرمایا کہ کل مین ایسے مرد کو نشان دونگا کہ خدا اوسکے ہاتھ پر فتح دیگا پس سب صحابہ کو رات بھر نیند نہ آئی پلک سے پلک لگی اس شوق اور انتظار مین کہ دیکھیں کل یہ نعمت کسکے نصیب ہوتی ہے اور حضرت عمر فرماتے ہین کہ مینے امیر ہونا کبھی نہ چاہا مگر اوسی دن غرض حضرت امیر کو آپ سنے وہ نشان دیا اور قلعے پر یورش کے لیئے فرمایا حضرت امیر مع لشکر متعین اوس قلعے پر گئے اور خوب لڑائی سخت کی لکھا ہے کہ عین لڑائی مین حضرت علی رض کی ڈھال گر پڑی حضرت امیر سنے فورًا دروازہ قلعے کا کیواڑ

اوکھاڑ لیا اور بطور ڈھال کے ہاتھ مین لے لیا اور دن بھر رکھے رہے بعد فراغت
لڑائی کے اوسے پیچھے پھینک دیا اتنی بالشت دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی
ایک طرف سے دوسری طرف پھیر نسکے اور اوسدن بعد جب خبر حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے وہ قلعہ فتح ہو گیا **ف** شرح صحیح مسلم مین ہے کہ اس حدیث مین معجزات ظاہر
مین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قولیہ بھی اور فعلیہ بھی قولیہ تو یہی ہے کہ مطابق فرمانے
آپ کے اوسی دن قلعہ فتح ہو گیا اور فعلیہ یہ کہ تھوک لگانے سے آنکھین حضرت امیر کی
جنمین مدت سے درد شدید تھا فورا اچھی چنگی ہو گئین اور اسمین فضائل ظاہرہ ہین
جناب حضرت شیر خدا علی مرتضی رض کے اور بیان ہے اونکی شجاعت اور صفدری کا اور
حسن مراعات کا اونکے واسطے امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور بیان محبت
رکھنے کا اونکو اللہ اور رسول اللہ کو اور بیان محبت رکھنے اللہ اور رسول اللہ کا اونکو
روایت ہے کہ جب بدر مین لشکر اسلام درہم برہم ہو گیا آپ کے ساتھ فقط چودہ
آدمی سات مہاجر سات انصار رہگئے تھے اور جبریل میکائیل اور جھنڈ کے جھنڈ ملائکہ آپ کی
حفاظت کے واسطے حاضر تھے پر کفار سے مقابلہ نکرسکتے تھے آپ کے ساتھ فقط
حضرت امیر شیر خدا رہگئے تھے اور اور صحابہ محاصرے مین تھے جب کفار آپ کی طرف
حملہ کرتے حضرت امیر ایکہی وار مین اونکو صاف کرتے آخر جب کفار کو مارتے مارتے
تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹ گئی تب آپ نے اپنی ذوالفقار علی مرتضی رض کو دی
جناب امیر رض نے اوسی تلوار سے اتنی خونریزیان کین کہ آپ نے فرمایا علی سنتے ہو رضوان
بہشت مین تمھاری تعریف کرتا ہے ؎ لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار حضرت
شیر خدا سے بہت محظوظ ہوئے اور یہ روایت بالتصریح کتاب ناصر المحسنین فی اخلاق
سید المرسلین مین فقیر مولف نے لکھی ہے عشاق اوس کتاب مین دیکھ لیوین
حدیث روایت کی ترمذی نے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا کہ علی مجھسے ہین اور مین علی سے ہون اور علی ولی ہر مومن کے ہین یعنے دوست اور ناصر اور محب ف یہ کنایہ کمال اتحاد اور اتصال اور اخلاص اور یگانگی اور مشارکت نسب سے ہے اور علی رضہ ولی ہر مومن کے ہین اشارہ ہے طرف قولہ تعالی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ کے حدیث ۱۲ روایت کی احمد نے زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا مین دوست ہون پس علی رضہ بھی اوسکے دوست ہین ف یعنے جسکو مین دوست رکھتا ہون پس اوسے علی رضہ بھی دوست رکھتے ہین یا یہ معنے کہ جو شخص کار پرداز اور مددگار میرا ہوتا ہے پس علی رضہ کارپرداز اور مددگار اوسکے ہوتے ہین حدیث ۱۳ روایت کی ترمذی اور احمد نے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی رضہ مجھسے ہین اور مین علی رضہ سے ہون اور نہ ادا کرے میری طرف سے کوئی مگر مین یا علی رضہ ف عادت عرب کی تھی کہ جب اونکے درمیان کچھ گفتگو ہوتی صلح یا کچھ اور عہد وپیمان یا کبھی قول وقرار کے توڑنے کے تو ادا نہین کرتا تھا اس امر کو مگر جو بہتر اور سردار قوم کا ہوتا تھا یا وہ شخص جو بہت ہی قریب ہوتا تھا اوس سردار کے کنبون اور اپنون مین سے اور یہ امر سوا انکے اور کسی سے قبول نہین کرتے تھے پس ایک سال آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضہ کو حج کے لیئے امیر حاج بناکر بھیجا پھر بعد اونکے جانیکے پیچھے اونکے علی مرتضی رضہ کو بھیجا اور واسطے تکریم علی مرتضی رضہ کے یہ حدیث فرمائی تا مشرکون کے عہد کو نقض کردین اور سورۃ برات جسمین اس بات مین آیتین اتری ہین پڑھ کر مشرکون کو سنا دین اور پکار دین کہ مشرک نجس ہین اگلے سال کے بعد مسجد حرام کے نزدیک آویں اور سوا اسکے اور احکام بیان کرین حدیث ۱۴ روایت کی ترمذی نے ابن عمر رضہ سے کہ بھائی چارہ کروایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان مین علی مرتضی آنکھون سے آنسو بہاتے آئے اور عرض کی کہ بھائی چارہ کروایا حضور نے درمیان یارون اپنے کے اور درمیان میرے اور کسی کے بھائی چارہ نہین کروایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو

دین دنیا دونو کر ف یعنے تمکو کیا حاجت اور کیا نسبت جو کسی اور سے تمہارا بھائی چارہ
کر داؤن مین خود تمہارا بھائی ہون مدینے مین تشریف لانیکے پانچ مہینے بعد آپنے دو دو
صحابیون مین آپس مین دینی بھائی چارہ کرادیا تھا اوسوقت مین یہ حدیث آپنے فرمائی
حدیث ۹ روایت کی ترمذی نے انس رض سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
کوئی ایک پرندہ بھنا ہوا یا پکا ہوا تھا پس دعا کی آپ نے اوسوقت کہ خداوندا لا میرے
پاس اوسکو کہ محبوب تر تیری مخلوق مین سے ہووے تیرے نزدیک کہ کھاوے وہ میرے
ساتھ اس پرندہ کو پس آپ کے پاس علی مرتضیٰ رض تشریف لائے اور آپ کے ساتھ تناول
فرمایا حدیث ۱۰ روایت کی ترمذی نے علی رض سے کہا کہ جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کچھ چیز مانگتا تو آپ مجھے ہمیشہ دے دیتے تھے اور جب مین چپ رہتا
تھا تو آپ مجھے بے مانگے خود ہی عنایت فرماتے تھے ف یہ مقام محبوبیت اور کمال
اتحاد اور محبت کا ہے حدیث ۱۱ روایت کی ترمذی نے علی رض سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مین گھر حکمت کا ہون اور علی رض اوسکے پھاٹک ہین ف اور
روایت مشہور مین ہے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین ہے انا دار العلم
وعلی بابہا اور ایک روایت مین اتنا اور زیادہ ہے فمن اراد العلم فلیاتہ من بابہ یعنے
جو شخص طالب علم کا ہووے تو وہ اوسکے دروازہ سے ہوکر آوے اور خبر فردوس مین
یون ہے انا مدینۃ العلم وابوبکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا یعنے مین شہر
علم کا ہون اور ابوبکر رض اوسکی نیو اور جڑ ہین اور عمر رض اوسکی دیوار ہین اور عثمان رض اوسکی
چھت ہین اور علی رض اوسکے دروازے ہین اور شک نہین ہے کہ اور صحابہ بھی دروازے ہر ایک خانہ علم
اور حکمت کے ہین جسطرح اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم اور تابعین نے ہر انواع
قسم کے علوم شرعیہ اور حکمت علمیہ اور عملیہ مثل قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ وغیرہ
کے حاصل کئے تو اور سب صحابہ سے بھی حاصل کیے ہین کچھ خاص جناب امیر رض سے نہین

ہان اگر بعض ساتھ باب قضا کے کہین تو بجا ہے کہ وارد ہوا ہے اقضاکم علی پس معنی یہ ہوئے کہ حضرت
امیر دروازہ ہین دروازون سرا حکمت سے آپکے اور خاص کرکے اونکے ذکر کرنے مین اسطرح کی
او ر بزرگی حضرت امیر کی نکلی اور فی الواقع حضرت امیر نسبت اکثر صحابہ کے علوم اور حکم ظاہریہ اور باطنیہ مین
ید طولی رکھتے تھے اور یہ حدیث حسن ہے باعتبار طرق کے نہ صحیح ہے نہ ضعیف نہ موضوع حدیث ۱۲
روایت کی ترمذی نے جابر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی مرتضے کو
غزوہ طایف کیدن پس کانا پھوسی کی اونسے آپنے یعنی اونکے کان مین باتین کین پس کہا لوگون نے
کہ کانا پھوسی حضرت کی اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ بہت دیر تک ہوئی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے کہ مینے اونکے کان مین بھید کچھ اپنی طرف سے نہین کہا ہے مگر اللہ ہی نے اونسے
سرگوشی کی ہے ف یعنی خداوند تعالی نے مجھے حکم فرمایا کہ علی سے یہ راز کہون پس حسب فرمان الہی مینے خدا کی
طرف سے .... کانا پھوسی کی پس اسمین گویا سرگوشی کی اونسے خدا ہی نے مینے نہین کی اور یہ مثل قول الہی تعالے
وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی کے ہے یا یہ معنی کہ مینے کچھ ابتدا راز کہنے کے علی کے ساتھ
نہ کی بلکہ خدا نے اونسے راز کہا ہے اور القاء اسرار کرتا ہے دلمین اونکے اسواسطے مین بھی راز کہتا ہون
علی سے بموافقت و متابعت فعل الہی کے حدیث ۱۳ مشکوۃ المصابیح مین روایت ہے ابی سعید سے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی کو کہ یا علی جایز نہین کسی شخص کو کہ حالت جنابت
یعنی ناپاکی مین گذرے اس مسجد مین سوائے میرے اور تیرے ف یعنی حلال نہین کسیکو کہ راہ کرے
اس مسجد کو اور گذرے حالت جنابت مین سوائے میرے اور تیرے چونکہ دروازہ گھر کا آپکے اور دروازہ
علی مرتضی کے گھر کا اور گذر گاہ انکا مسجد نبوی مین تھا اسواسطے فرمایا اور جسکے گھر کی راہ مسجد ہی میں ہووے
تو اوسکو حالت جنب مین بباعث ضرورت کے مسجد سے ہوکر گھر جانا جایز ہے بخلاف اور مساجد کے حدیث ۱۴
روایت کی ترمذی نے ام عطیہ سے کہا کہ بھیجا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک لشکر کو اوسمین علی تھے
پس سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ ہاتھ اوٹھائے دعا فرماتے تھے کہ خداوند نہ مار تو مجھ
یہانتک کہ دکھاوے تو مجھی علی کو ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسی کچھ محبت تھی آپکو علی مرتضے

کرساتھ اونکی مفارقت سے کیا کچھ رنج ہوتا تھا آپکو حدیث ۱۵ روایت کی احمد نے ام سلمہ رض سے
کہا کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو منافق ہے وہ علی کو دوست نہ رکھیگا اور جو مومن ہے
علی سے بغض نہ رکھیگا حدیث ۱۶ روایت کی احمد نے ام سلمہ رض سے کہا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جسنے علی کو گالی دی پس اوسنے مجھکو گالی دی ف برا کہنے والا اور گالی دینے والا شیخین کا
معاذ اللہ لا محالہ کافر ہوگا اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے کہ جسنے گالی دی میرے اصحاب کو
پس اوسپر لعنت اور پھٹکار ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی حدیث ۱۷ روایت کی
احمد نے علی مرتضے رض سے کہا فرمایا مجھسے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تجھ میں ایک مشابہت عیسیٰ کی
پائی جاتی ہے کہ دشمن رکھا اونکو یہود نے یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی ماں کو اور دوست رکھا اونکو نصاریٰ نے
یہانتک کہ اتارا اونکو اوس مرتبہ پر کہ لائق اونکے نہیں یعنی اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر کہا حضرت امیر رض نے
کہ ہلاک ہونگے میرے سبب سے دو قسم کے لوگ ایک تو میرا محب مفرط کہ تعریف کریگا میری اوس صفت کے ساتھ
کہ وہ نہیں ہے مجھ میں دوسرا مجھسے بغض رکھنے والا کہ باعث ہوگی اوسے دشمنی میری کہ بہتان کریگا مجھپر
ف محب مفرط یعنی جو تفضیل دیگا مجھکو تمام صحابہ پر یا انبیاء پر یا اللہ کہیگا مجھکو یا کہیگا کہ وحی میرے پاس آتی تھی
جبرئیل خطا سے حضرت محمد صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجاتے تھے غرض محبت حضرت
امیر رض کی عین ایمان ہے مگر وہیں تک کہ حد شرع اور عقل اور راہ راست سے نہ گذرے اور آپکا محب بنکر
بیہودہ درکسی اصحاب کا نہو جاوے خلاصہ یہ ہے کہ جوہر ایمان کے دو جز ہیں محبت خاندان نبوت
اور تعظیم صحابہ کبار کی اللہم ارزقنا حدیث ۱۸ روایت کی نسائی نے بریدہ سے کہ خواستگاری کی ابوبکر
اور عمر نے فاطمہ رضی اللہ عنہم کی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ چھوٹی ہیں پھر
خواستگاری کی اونکی علی رض نے پس نکاح پڑھا دیا آپنے فاطمہ زہرا کا علی رض سے ف بیان نکاح میں حضرت
سیدہ کے بخوبی اسکی تفصیل ہو چکی ہے حدیث ۱۹ روایت کی ترمذی نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کر دینے سب دروازوں کے یعنی جو مسجد کی جانب تھے سوائے
دروازہ علی رض کے ف اور صحیحین میں شان میں سیدنا ابوبکر صدیق رض کی ہے کہ لا یبقین فی المسجد خوخة الا خوخة

ابی بکرؓ باقی چہوڑی جاوے مسجد مین کوئی کہڑکی یا روزن دیوار مین مگر کہڑکی کہ ابو بکرؓ کی دیوار مین سے اور وجہ توفیق کی درمیان ان دونو حدیثون کے یہ ہے کہ امر ساتہہ بند کر دینے سب دروازون کے سواے دروازے سیدنا علی مرتضیٰ رضکے اول امر مین وقت بناء مسجد کے تہا کہ حضرت علی رضہ اوسی در سے مسجد ہو کر آیا جایا کرتے تہے اور حکم ساتہہ بند کر دینے سب دروازونکے سواے دروازہ سیدنا ابو بکرؓ کے بیماری مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہا وہ تین روز قبل وفات شریف کے اور اس حدیث مین اشارہ تہا طرف خلافت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو کالا یخفی حدیث ۲۰ روایت کی نسائی نے علی رضہ سے فرمایا کہ میرا مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایسا تہا کہ کسی اور ایک ادمی کا بہی نہ تہا مین آپکے پاس پڑی پہور کے وقت آتا تہا پس کہتا تہا مین السلام علیک یا نبی اللہ پس اگر کہنکارتے آپ تو پہر آتا مین اور اگر نہ کہنکارتے آپ تو چلا جاتا مین آپکے پاس حدیث ۲۱ روایت کی ترمذی نے علی رضہ سے فرمایا مین بیمار تہا پس تشریف لاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس اور مین کہہ رہا تہا الہی اگر میری موت آگئی ہے تو راحت دی مجہے یعنی مار ڈال مجہے اور اگر موت مین کچہہ ڈہیل ہے تو فراخ کر زندگانی میری اور اگر یہ بیماری میرے امتحان کے لیئے ہے تو صبر دی مجہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہتے تہے پہر تو کہو پس علی نے وہ دعا پہر کی پڑہہ دی پس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو واسطے تنبیہ کے اپنے پانو سے مارا اور فرمایا خداوندا صحت دی دے شفا بخش دے علی کو کہا علی رضہ نے کہ پہر مین اوسکے بعد اوس بیماری مین کبہی مبتلا نہ ہوا حدیث ۲۲ روایت کی احمد نے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اوترے مقام غدیر خم پر یعنی حجۃ الوداع سے پہرتے وقت تو پکڑا علی مرتضیٰ رضکا ہاتہہ کو پس فرمایا آپنے صحابہ کو جمع کرکے کہ کیا تم نہین جانتے کہ مین نزدیک تر اور دوست زیادہ ہون ساتہہ مسلمانون کے اونکے نفسون سے صحابہ نے کہا البتہ حضور ایسے ہی ہین پہر آپنے فرمایا کہ کیا تم لوگ نہین جانتے کہ مین اولے اور اقرب ہون ساتہہ ہر مومن کے نفس سے اوسکے یعنی مین اونکے دین و دنیا کی بہلائی چاہنے والا ہی کا ہون اونکو حکم کرتا ہون بخلاف اونکے نفسون کے کہ کبہی شر و فساد کی طرف بہی بلاتے ہین صحابہ نے کہا البتہ آپ ایسے ہی ہین پس فرمایا آپنے خداوندا جسکا مین مولے یعنی دوست ہون پس علیؓ اوسکے مولے

یعنی دوست ہین ہما و خدا دوست رکھ اوسکو جو رکھے علی کو دوست اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمنی رکھے علی سے
اور مدد کر اوسکی جو مدد کرے علی کی اور بے نصیب کر اور نہ مدد کر اوسکی جو نہ مدد کرے علی کی اور پہیر
حق کو ساتھ علی کے جس طرف کہ علی پہیرین بعد ملاقات کی حضرت علی کی حضرت عمرؓ نے اسکے بعد پس فرمایا
علی رضہ کو مبارک باد خوش رہو اے بیٹے ابی طالب کے صبح اور شام ہر وقت آپ ہوئے یعنی ناصر اور محب
ہوے ہر مسلمان مرد اور عورت کے حدیث ۲۳ کتاب موافقہ بین اہل البیت والصحابہ مین حبشی بن
جنادہ سے روایت ہے کہا کہ مین بیٹھا تہا حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے پاس پس کہڑا ہوا ایک مرد اور کہا
کہ جس کسیکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ وعدہ ہووے تو وہ اوٹھہ کہڑا ہووے پس
ایک مرد لے کہڑے ہوکر عرض کی کہ یا خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجہی جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا تہا تین لپ چہوہارے دینیکا پس حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے
فرمایا مجہ کسیکو علی کرم اللہ وجہہ کو بلالاے حضرت علی تشریف لائے حضرت ابوبکر رضہ نے فرمایا یا ابا الحسن
یہ شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا تہا مجہکو تین لپ چہوہارے دینیکا
سو آپ ہی اسے دے دیوین پس حضرت علی مرتضے رضہ نے تین لپ دے دیے پس حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے
فرمایا اسے آپ گن لو ڈالین آپ نے گنا تو ہر ہر لپ مین پورے ساٹھہ ساٹھہ خرمے تہے نہ کم نہ زیادہ
پس فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے کہ بیشک سچا ہے اللہ برتر اور اوسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا تہا مجہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی رات کو جب ہم لوگ غار سے نکلے مدینے کی راہ لی
کہ اے ابوبکر میری ہتیلی اور علی کی ہتیلی گنتی مین برابر ہے حدیث ۲۴ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم
سے کہ ملاقات ہوئی حضرت ابوبکر کو حضرت علی رضی اللہ عنہما سے پس مسکرائے حضرت ابوبکر رضہ حضرت
علی رضہ کے مونہہ کو دیکہکر پس حضرت علی رضہ نے اونسے فرمایا کہ آپ میرا مونہہ دیکہہ دیکہہ کیون مسکراتے ہین
پس فرمایا حضرت ابوبکر رضہ نے کہ سنا ہے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پل صراط سے
وہی شخص پار ہوگا جسکو علی مرتضے رضہ سند لکہکر دیوینگے حدیث ۲۵ فرمایا حضرت عمر رضہ نے کہ تمام نہین ہوتا
کوئی شرف مگر محبت سے علی مرتضے رضہ کی حدیث ۲۶ روایت ہے کہ کہا گیا حضرت عمر رضہ کو کہ آپ حضرت

حضرت علی رضہ کے ساتھ وہ وہ چیز کرتے ہین کہ کسی اور صحابہ کے ساتھ نہین کرتے فرمایا علی میرے مولا ہین
حدیث ۲۷ روایت ہے کہ دو اعرابی لڑتے ہوے حضرت عمر رضہ کے پاس آئے آپنے حضرت علی رضہ کو
فرمایا انکی لڑائی مین باہم تصفیہ کر دو پس ایک شخص نے اون دو اعرابی مین سے کہا کہ یہ فتویٰ دیوینگے
ہم لوگون کے درمیان پس کود پڑے اوسکی طرف حضرت عمر رضہ اور اوسکو پکڑ کر فرمایا ای کم بخت تو نہین
جانتا یہ کون ہین یہ میرے مولے ہین اور مولے ہر مومن کے ہین اور جسکے یہ مولے نہین وہ مومن نہین
حدیث ۲۸ کہا ابن عباس رضہ نے کہ علم کے دس حصے ہین اونمین سے نو حصے حضرت علی رضہ کو دیے گئے
اور ایک حصہ مین اور سب لوگ شریک ہین حدیث ۲۹ صواعق محرقہ مین روایت ہے شعبی سے
کہا درمیان اسکے کہ حضرت ابو بکر رضہ بیٹھے ہوے تھے کہ حضرت علی تشریف لائے پس جب حضرت
ابو بکر رضہ نے اونکو دیکھا فرمایا کہ جسکو اچھا معلوم ہووے کہ دیکھے سب لوگون مین سے بڑے رتبے والے کو
اور اوسکو جو سب لوگ سے زیادہ ہووے مراتب مین اور اوسکو جو سب سے زیادہ ہووے حالت مین
اور اوسکو جو سب لوگ سے بزرگ تر ہووے اندر وسے حق کے نزدیک رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے پس اوسے چاہیے کہ دیکھے اس آنیوالے یعنی حضرت علی رضہ کو حدیث ۳۰ روایت کی دار قطنی نے
کہ حضرت عمر رضہ نے دیکھا ایک شخص کو کچھ تکرار کرتے ہوے حضرت علی رضہ سے پس حضرت عمر رضہ نے
اوسے فرمایا ارے خرابی ہووے تجھے آیا تو پہچانتا ہے علی مرتضے کو یہ انکے چچا کے بیٹے ہین اور
اشارہ فرمایا طرف قبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قسم خدا کی تو نے ستایا مگر حضرت کو قبر کے
اندر حدیث ۳۱ روایت کی دار قطنی نے کہ حضرت عمر رضہ نے حضرت علی کا حال پوچھا لوگون نے کہا آپ
اپنی زمین کی طرف تشریف لے گئے ہین حضرت عمر رضہ نے فرمایا مجھے اونکے پاس لے چلو حضرت عمر رضہ سب
لوگ کے ساتھ وہان تشریف لیگئے دیکھا حضرت علی رضہ کچھ کام کر رہے ہین پس سب لوگون نے معیت
حضرت علی رضہ کی ایک گھڑی وہ کام کیے پھر بیٹھ کر بات چیت کرنے لگے پس حضرت علی رضہ نے حضرت عمر رضہ سے
فرمایا یا امیر المومنین فرمایئے تو اگر آوے آپکے پاس کوئی قوم بنی اسرائیل کی پس اوس قوم مین سے
ایک آدمی کہے کہ مین موسے علیہ السلام کا چچا زاد بھائی ہون تو آیا اوس شخص کی کچھ عزت انکے نزدیک

زیادہ ہو دیکی صحاب دوسرے پر حضرت عمر رض نے فرمایا ہاں ہو دیگی پس حضرت علی رض نے فرمایا کہ میرا قسم اللہ تعالے کی بہائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں اور بیٹا اونکے چچا کا پس کہیچ حضرت عمر رض نے چادر اپنی اور بچہا دیا اوسے زمین پر اور فرمایا حضرت علی رض کو کہ آپ اوس پر بیٹہیں پس قسم ہے اوس چادر کے سوا ہمیشہ میں مہمان ہوں اور کسی جگہہ بیٹھنے نہ دونگا پہر حضرت علی مرتضے برابر جبتک وہ لوگ رہے اوسی چادر پر بیٹھے رہے یہ چند روایتیں ذخیرة العقبے سے لکہی گئیں حدیث ۳۲ نقل ہے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالے نے ہر نبی کی اولاد کو اوسکی پشت سے پیدا کیا سوائے ہمارے سو اللہ پاک نے پیدا کیا اولاد ہماری پشت علی رض سے حدیث ۳۳ مواہب لدنیہ میں ہے کہ روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تہی ایکدن جبکہ مقام صہبا میں جو خیبر سے ایک منزل ہے اور سر مبارک آپکا گود میں جناب حضرت علی کی تہا پس نماز عصر کی نہ پڑہی حضرت علی نے یہان تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ چکے تہے پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کہ علی تمنے نماز عصر کی پڑہی عرض کی نہیں اسواسطے کہ جناب حضرت کو خواب سے جگاتے نہ تہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خداوندا علی تیری اور تیرے رسول کی بندگی میں تہے سو پہیر دے علی کیواسطے آفتاب اسماء کہتے ہیں کہ دیکہا میں نے آفتاب ڈوبا پہر نکل آیا بعد ڈوب جانے کے اور دہوپ نکل آئی پہاڑون اور زمین پر حدیث ۳۴ روایت کی ابن عدی نے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب شب معراج میں مجہکو آسمان پر لیگئے تو دیکہا میں نے لکہا ہوا ساق عرش پر لا اله الا الله محمد رسول الله ايدته بعلی روایت ۳۵ ہے کہ ایک عورت حاملہ جسنے زنا کی تہی حضرت عمر کے حضور میں حاضر کی گئی پس حضرت عمر رض نے اوسکے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا پس حضرت علی مرتضے رض نے فرمایا سنگسار کرنا حاملہ عورت کا بعد وضع حمل کے چاہیئے پس فرمایا حضرت عمر رض نے لولا علی لہلک عمر اگر اسوقت علی مرتضے نہوتے عمر ہلاک ہوا تہا روایت ۳۶ ہے کہ ایکدن جناب حضرت امیر نے منبر پر آکر فرمایا پوچہتے جاؤ مجہسے تم لوگ عرش کے نیچے سب چیزون کو یہ مجہکو ہے لعاب دہن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جو میرے مونہہ میں آپنے ڈالا تہا یہ وہ ہے

جو دیا ہے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا تھوڑا سو قسم ہے خدا کی اگر حکم کروں توریت
اور انجیل کو پوسٹ کا تو میرے سامنے چلی آویں اور میں خبر دے دوں جو اونکے اندر ہے اور وہ دونو
اسپر میری تصدیق کریں اوس مجلس میں ایک شخص دعلب نامے تھا کھڑے ہو کر پوچھنے لگا حضور نے تو
بڑا دعویٰ کیا فرمائیں تو سہی آپنے خدا کو دیکھا ہے آپنے فرمایا میں بن دیکھے اپنے رب کے اوسکی بندگی نہیں
کرتا کہا کیونکر آپنے اوسے فرمایا آنکھوں نے تو مشاہدہ عینین سے نہیں دیکھیں ہیں مگر دل اوسے
بحقایق ایقان سے دیکھتے ہیں میرا رب واحد ہے اوسکا شریک نہیں احد ہے اوسکا ثانی نہیں فرد ہے
اوسکا مثل نہیں نہیں گھیرتا اوسے کوئی مکان حواس اور ادراک سے مدرک نہیں ہوتا پس ایک
چیخ ماری دعلب نے اور بیحواس ہو کر گر پڑا بعد افاقہ کے کہا اب ہمکو کچھ سوال کی حاجت باقی
نہیں تکمیل ہوگئی روایت ۳۷ فصل الخطاب میں ہے کہ حضرت علی مرتضے نے روایت کی
کہ پیغمبر خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اے علی دوست تیرے بہشت میں ہونگے اور ایک قوم ہوگی کہ جو
ابوبکر اور عمر کو گالیاں دیگی اونکو جہاں پاؤ قتل کرو وہ مشرک ہونگے روایت ۳۸ ایک کسی شخص نے
ایک کسی سنی سے پوچھا کہ کچھ تجھے بھی فرق سنی شیعہ کا معلوم ہے سنی نے کہا ہاں اوسنے کہا کیونکر سنی نے
کہا دو دریا بہے جاتے ہیں ایک رحمت کا ایک لعنت کا رحمت کا دریا محبت حضرت علی مرتضے کی ہے
اور لعنت کا دریا دشمنی صحابہ کی رحمت کے دریا میں تو ہم تمہارے شریک ہیں اور جب تم لعنت کے دریا میں
غسل کا ارادہ کرتے ہو تب ہم تمسے اور تمہارے عمل سے الگ ہو جاتے ہیں اور تمہاری اس عمل سے
اللہ اور اوسکے رسول دونو بیزار ہوتے ہیں روایت ۳۹ عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت
علی ہر شب منبر و نکے تیسو نکتوں سے چہ لاکہ نکتے قرآنیں اونکے ملنے پاتے ہیں روایت ۴۰ ایک
عورت نے عرض کی یا حضرت میرا بھائی مرگیا اور چھ سو دینار چھوڑے ہیں اور مجھے ایک ہی
دینار لوگوں نے دیا اور کہتے ہیں کہ تجھے ایک ہی پہونچتا ہے حضرت علی نے اوسیوقت فوراً
فرمایا کہ شاید بھائی تیرا ایک بیوی اور دو بیٹیاں اور ایک ماں اور بارہ بھائی اور تجھے ایک بہن
چھوڑ کر مرا ہے اوس عورت نے کہا حضرت ہاں تب آپنے اوسے فرمایا کہ حساب سے تجھے ایک ہی

دینا چاہیے اس حساب کہ بیوی کا اٹھواں حصہ چاہیے اسواسطے بہتر دینار اوسے دیا اور حق
تعالی دو نو بیٹیون کے چاہیے چار سو دینار اونکو دیئے اور چھٹا حصہ ماں کو سو اوسے دیا باقی
بچیس رہے اوس میں سے دو دو دینار بارہ بہائیو نکو دیئے اور ایک بہنکے لی **روایت ۱۴۱** روایت ہے
حضرت عائشہ سے کہ ایکدن حضرت ابو بکر صدیق بار بار حضرت علی رضہ کے موہنکی طرف دیکھتے جاتے تھے
کہ مینے حضرت ابو بکر رضہ سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ آپ بار بار کیون حضرت علی کے موہنہ کیطرف
دیکھا کرتے ہین فرمایا کہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضرت علی رضہ کے موہنہ کیطرف
دیکھنا عبادت ہے **روایت ۱۴۲** ہے انس سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوستی
ان چار شخصون کی منافقون کے دلونمین اکٹھی نہین ہوتی جسکے دلمین ایمان ہوگا اوسیکو وہ پیارے
ہونگے وہ چار ہین ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ اور علی رضہ ہین رضی اللہ عنہم **روایت ۱۴۳** ہے حضرت
مرتضے علی رضہ سے کہ فرماتے تھے کہ ایکبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کیطرف حاکم کرکے
بہیجا مینے عرض کی حضرت مین جوان ہون اور مجھ کیا جاہو نگا اور جسے مین جانتا نہین اوسکا کیا حکم کرونگا
آپنے میری چھاتی پر ہاتھ مارا اور فرمایا خدا اونکی کو سچی راہ دکھا اور اوسکے دلکو ثابت رکھ اور اوسکی
زبان کو سچ بات پر رکھ سو قسم خدا کی اسکے بعد جب کوئی دو قضیے میرے پاس آتے تو اونکے حکم دینے مین
مجھے کچھ شک نہین رہتا **روایت ۱۴۴** ہے حضرت عمر رضہ سے فرماتے تھے کہ جہان حضرت علی رضہ
ہون حقتعالے ہمکو وہین رکھے **روایت ۱۴۵** شیخ فرید شکر گنج فرماتے ہین ایک طائفہ جہودونکا بیٹھا تھا
کہ ایک فقیر آیا اور اون لوگون سے کچھ مانگا اوس درمیان علی مرتضے رضی اللہ عنہ کہین سے
تشریف لاتے تھے کافرون نے مسخراپن سے فقیر کو کہا کہ علی رضہ کے پاس جاکر جو مانگنا ہو سو مانگ
فقیر علی رضہ کے پاس آیا اور ہاتھ آپکا پکڑ کر اپنی بھوک پیاس کا حال کہہ سنایا حضرت امیر کے پاس اوس وقت
کچھ نہ تھا مگر فراست سے تاڑ گئے کہ ان کافرون نے مسخراپن کی راہ سے میرے پاس بھیجا ہے کہ اسکے
پاس کچھ نہین ہے بہرکیف آپنے ہاتھ اوس فقیر کا پکڑا اور ہتھیلیون پر اوسکی دس مرتبہ درود خمسہ پڑھ دیا
اور فرمایا کہ مٹھی بند کر اوسنے مٹھی بند کر لی اور کفار کے پاس آیا کافرون نے قہقہے مار کر کہا کہ تو کیا لایا

فقیر نے کہا کچھ نہین مگر دس مرتبہ درود ہماری ہتیلیون پر پڑہکر پہونک دیا سب کافر قصے مارکر سنو نگے اور کہا مٹہی کھول جب اوس فقیر نے مٹہی کہولی دس اشرفیان سونیکی اپنے ہاتہ مین پائین اوس پر وہ زہراکہ فر حضرت امیر رضہ کے ہاتہ پر مسلمان ہوئے حدیث اکتیسوین روایت کی ترمذی نے عبدالرحمن بن عوف سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت مین ہین اور عثمان بہشت مین ہین اور علی بہشت مین ہین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور عبدالرحمن بن عوف بہشت مین اور سعد بن ابی وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور ابو عبیدۃ بن الجراح بہشت مین ہین ف بشارت بالجنۃ منحصر انہین دس مین اوروں کے لیے بہی آئی ہے اور مخفی نہ رہے کہ ذکر خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کا جس حدیث مین واقع ہوا ہے سب کا یا بعض کا اسی ترتیب سے ہوا ہے جیسا مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے اور اسکا گمان بہی نہین ہو سکتا کہ راوی ترتیب کو تعمد کر کے موافق اعتقاد کے لائے ہون حاشا وکلا اگر حدیث کے بیان کے وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثلاً ہنس پڑے ہین راوی بہی اوس حدیث کی روایت کے وقت اتباعاً ہنس پڑے ہین بیان حدیث مین سر مو تجاوز نہین کرتے تہے کہ مقصود مین اوسے کچہ فرق ہو تا حدیث بتیسوین روایت کی عمر نے بطریق ارسال کے کہ واقضاہم علی حکم بحق زیادہ کرنیوالے میری امت مین سے علی ہین ف معنی اقضاہم کے خوب جاننے والے احکام خصومت کے کہ محتاج ہے طرف قضا کے اسیواسطے حضرت عمر رضہ بے مشاورت اور بے فتوی انکے حکم نہین کرتے تہے اور اگر حضرت علی رضہ موجود نہوتے تو توقف کرتے اور اس روایت سے افضلیت حضرت علی رضہ کی حضرت ابوبکر رضہ اور عمر رضہ پر ثابت نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کو نہین ہے اونکی شانین اور نصوص اونکی قرآن اور احادیث مین اور قطع نظر اسکے اعتبار اوسیکا ہے جسپر اتفاق کیا ہے جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہلسنت اور جماعت کے علماء ظاہر اور باطن نے کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے افضل حضرت ابوبکر ہین پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان پہر حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہم حدیث تینتیسوین روایت کی احمد نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسکو امیر کرین ہم آپکے بعد وفات آپکی فرمایا حضرت نے اگر امیر کروگے تم بعد میرے ابوبکر کو تو پاؤگے تم اوسکو امانت دار

سے بے رغبتی کرنیوالا دنیا مین رغبت کرنیوالا آخرت مین اور اگر امیر کروگے تم عمر کو تو پاؤگے تم اوسے قوی امانت دار کہ نہو ویگا جاری کرنے مین احکام دین خدا کے واسطے کسی ملامت کرنیوالے کی اور اگر امیر کروگے تم علی کو اور نہین دیکھتا ہون مین تمکو او نکو امیر کرنیوالا تو پاؤگے اونکو راہ راست دکہانیوالے یعنی مرشد مکمل راہ راست پانیوالے کہ پہنچا دینگے تمکو راہ راست پر **ف** حضرت ابو بکر رض کے پہلے ذکر کرنیمین اشارہ ہے طرف مقدم ہونے اونکے اور معنی لا اراکم فاعلین کے یہ ہین کہ مین بہ یقین جانتا ہون کہ تم ہمہ سب سے علی کو امیر نہ کروگے اسواسطے کہ مین بقضاء الہی جانتا ہون کہ عمر علی رض کی بہت ہے مذکورین کی عمر سے پس اگر علی کو مقدم کروگے تو خلافت متاخر رہیگی اور لوگ کا فوت ہوجاوینگے **حدیث ۴۹** روایت کی ترمذی نے علی رض سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کردیا مجھسے اپنی بیٹی کا اور سوار کرلایا مجھے اونٹنی پر مدینے اور ساتھ رہا میرے غار مین اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمر کو کہتے ہین سچ بات اگرچہ کڑوی معلوم ہو کیسکو بسبب حق گوئی کے اوسکا کوئی دوست نہین رحمت کرے اللہ عثمان کو کہ شرماتے ہین اوسے فرشتے رحمت کرے حق تعالی علی کو خداوندا پہیر حق کو ساتھ علی کے جدہر علی پہرین **حدیث ۵۰** سیوطی نے جمع الجوامع مین لکہا ہے کہ قرآن ساتھ علی کے ہے اور علی ساتھ قرآن کے ہین **حدیث ۵۱** مدارج النبوۃ مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علی قسمت کرنیوالے بہشت اور دوزخ کے ہین اپنے دوستونکو بہشت کے اندر داخل کرینگے اور دشمنونکو دوزخ مین **ف** شفا مین ہے کہ دشمنان حضرت علی رض کے خوارج اور نواصب اور کچہ گروہ ہین کہ نسبت کیے جاتے ہین طرف اونکے روافض سے **حدیث ۵۲** مدارج النبوۃ مین ہے کہ روایت ہے انس رض سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض کے چار رکن ہین رکن اول ہاتھ مین ابو بکر صدیق رض کے دوسرا ہاتھ مین عمر رض فاروق کے تیسرا ہاتھ مین عثمان ذو النورین کے چوتہا ہاتھ مین علی مرتضے رضی اللہ عنہم کے پس جو آدمی محب ابو بکر کا ہے اور دشمن اور مبغض ہے عمر کا تو ابو بکر اوسے پانی نہ پلاوینگے اور جو آدمی محب علی کا ہے اور دشمن اور مبغض عثمان کا تو علی اوسکو پانی نہ دینگے **ف** مشہور وہ ہے کہ ساقی حوض کوثر کے حضرت علی مرتضے رض ہوونگے

اور فرمایا ہے حضرت علی شیر خدا رضہ نے کہ جو ابو بکر رضہ کے ساتھ دشمنی کریگا ہرگز میں اوسے حوض کوثر کا
پانی نہ دونگا حدیث ۵۳ روایت کی بخاری نے محمد بن حنفیہ سے کہا محمد بن حنفیہ نے کہ کہا مینے اپنے باپ
امیر المومنین علی مرتضے سے کہ بعد نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون آدمی بہتر زیادہ ہے فرمایا علی رضہ نے
کہ ابو بکر بہتر زیادہ ہین پہر مینے کہا اونکے بعد کون بہتر زیادہ ہے فرمایا عمر اور ڈرا مین کہ کہدینگے
کہ عمر کے بعد عثمان بہتر ہین اسواسطے کہا مینے کہ پہر اونکے بعد آپ بہتر زیادہ ہین فرمایا مین تو ایکمرد ہون
مسلمانون مین سے ف صاف اور راست گوئی حضرت امیر کی ملاحظہ کے قابل ہے سبحان اللہ
داماد مصطفے شیر خدا کے کلام مین کیا مجال کہ بال برابر بھی ناراستی کو دخل ہووے روایت ۵۴
فردوس الاخبار مین معاذ بن جبل رضہ سے روایت ہے کہ دوستی جناب حضرت امیر کی وہ حسنہ ہے کہ
سیئہ اوسکے ساتھ ضرر نہین کرتے اور دشمنی جناب حضرت امیر کی ایسی سیئہ ہے کہ اوسکو ساتھ
کسی حسنہ کا نفع نہین پہونچ سکتا ہے روایت ۵۵ خبر مین ہے کہ ایکدن جناب حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوے تھے اتنے مین جناب حضرت علی مرتضے شیر خدا تشریف لاے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو اپنی آغوش مبارک مین لے لیا اور اونکی دونون آنکھون کے
بیچمین بوسہ دیا حضرت عباس رضہ حاضر تھے فرمایا یا رسول اللہ انکو آپ دوست رکھتے ہین فرمایا چچا ہان
انکو مین دوست رکھتا ہون اور بہت دوست رکھتا ہون اور مین نہین جانتا کہ کوئی اونکو مجھسے زیادہ
دوست رکھے بالتحقیق حقتعالے نے اولاد کو ہر پیغمبر کی اوسکی پشت مین رکھی ہے اور میری اولاد پشت علی مین
سپرد کی گئی ہے روایت ۵۶ کی ترمذی نے کہ سلمان رضہ کو لوگون نے کہا کہ تم علی مرتضے رضہ کو سب سے
زیادہ دوست کیون رکھتے ہو کہا مینے جناب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا کہ جسنے
علی کو دوست رکھا پس بدرستیکہ اوسنے مجھے دوست رکھا اور جسنے علی سے دشمنی رکھی مجھی سے دشمنی
رکھی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے بارہ مین دعا فرمائی ہے کہ خدایا دوست رکھ
اوسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے ~~ دوستی علی بحق خدا سے ٭
دوست گیر تا بہرہ در سرای ٭ بہر او گفت مصطفے بالہ ٭ کہ خداوند وال من والاہ ٭ بغض او موجب زیان کار سیت

سبب خواری و نگونساری است ٭ دشمنی وے افگند در چاہ ٭ ہم بہ برہان و عادمن بداد ٭ ٭
حکایت ۵۷ یہ شواہد مین داخل ہے امام مستغفری سے کہ کسی ایک صالح نے ایک رات خواب مین دیکہا
کہ قیامت قائم ہے اور ساری خلقت حساب کا حشر مین کہڑی ہے پلصراط کے پاس مین پہونچا اور
وہانسے گذرا دیکہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کنارے پر حوض کوثر کے تشریف رکہتے ہین
اور حضرت امام حسن حسین رض لوگون کو پانی پلاتے ہین مین بہی اونکے پاس گیا کہ مجھے بہی پانی عنایت ہو
نہ پایس مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ شاہزادونکو فرمایئے
کہ مجھے بہی پانی دیوین آپنے فرمایا کہ تجھے وہ پانی نہ دیوینگے مینے عرض کی کیون یا رسول اللہ فرمایا اسواسطے
کہ تیرے ہمسایہ مین ایک شخص علی مرتضے کی مذمت کرتا ہے اور اونکو برا کہتا ہے اور تو اوسکو منع نہین کرتا
مینے عرض کی یا رسول اللہ مین اوسے ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ مجھے مار ڈالے اسواسطے بباعث سبے
استطاعتی اپنی کے اوسے منع نہین کرتا ہون پہر آپنے ایک چہری مجھے دی اور فرمایا جا اور اوسکو مار ڈال
مینے خواب ہی مین اوسے مار ڈالا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی
حضرت مینے اوسے قتل کر ڈالا پس آپنے فرمایا اے حسن اسکو پانی دو امیر المومنین جناب حضرت
امام حسن رض نے پانی دیا مینے پانی آپکے دست حق پرست سے لیا مگر یہ نہ معلوم کہ پیا یا نہین پیا پہر مین
نیند سے چونک پڑا بہت خوفناک پہر وضو کرکے مین نماز مین مشغول ہوا صبح ہوتے ہوتے آواز رونیکی
لوگونکے آئی کہ فلان شخص جامہ خواب پر ذبح کیا ہوا پڑا ہے پہر حاکم کی طرف سے کوتوال وغیرہ آئے اور میرے
ہمسایونکو بے گناہ پکڑ لیگئے مینے دلمین کہا سبحان اللہ یہ وہ خواب ہے کہ مینے دیکہا ہے اور حقتعالی نے
اوسکو ہو بہو سچ کیا ہے مین اوٹہا اور حاکم کے پاس جاکر کہا کہ اسے مینے مارا ہے اور یہ سب لوگ بیگناہ
ہین حاکم نے کہا اسے واے بر تو تو یہ کیا کہتا ہے مینے خواب کا حال حاکم سے کہا کہ خواب مین اسے مینے
ذبح کیا ہے مگر اسمین میرا گناہ کچہ نہین حاکم نے کہا قم جزاک اللہ خیرا اٹھ اپنے گھر چلا جا تیرا کچہ گناہ نہین
اور یہ لوگ بہی بیگناہ ہین گناہ اوسی نالائق کا ہے کہ شیر خدا داماد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
برا کہتا تہا حکایت ۵۸ شواہد مین حضرت امام حسین بن علی بن حسین رض سے روایت کی ہے کہ آنحضرت

فرمایا کہ ابراہیم بن ہشام مخزومی والی مدینہ کا تہا اور ہر جمعہ کیدن ہلوگ کو منبر کے پاس جمع کرتا اور آپ
منبر پر چڑہ کر جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضے رض کی شان مین کلمات سخت کہا کرتا تہا ایک جمعہ مین
لوگ بہت سے مجتمع ہوگئے تہے مین منبر کے پاس تہا اوسی جگہہ مجہے نیند آگئی خواب مین دیکہا کہ قبر مبارک
جناب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شق ہوگئی اور اوسکے اندر سے ایک بزرگ سفید کپڑا پہنے
ہوسے نکلے اور مجہسے فرمایا اے ابو عبد اللہ اسکی باتون سے تمہارا دل نہین دکہتا مینے عرض کی
جگہہ بہنا جاتا ہے پر کیا کرون فرمایا آپنے آنکہین کہولو اور دیکہو کہ حقتعالے اوسکے ساتھہ کیا کرتا ہے مینے
آنکہین کہولین وہ مذمت حضرت علی مرتضے رض کی کر رہا تہا کہ ناگہان منبر سے نیچے گرا اور ہلاک ہوا روایت
ہے کہ اموال دنیاوی سے چار درم آپکے پاس تہے کہ آپنے حوائج ضروریہ سے بچاکر رکہا تہا اونکو
راہ حق مین فقیرون پر صدقہ کیا ایک درم کو ظاہر مین ایک کو پوشیدہ ایک دنکو ایک درم راتکو
حقتعالے نے جناب حضرت امیر رض کی تشریف مین اس خدمت کی تعریف فرمائی اور یہ آیت اوتاری
اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ جو لوگ خرچ
کرتے مین مال اپنے راتکو اور دنکو پوشیدہ اور ظاہر پس اونکے لیئے ہے اونکا اجر جناب حضرت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچہا علی تمنے اسطرح پر صدقہ کیون کیا فرمایا طریقہ صدقے کا مینے چار طرح پر دیکہا پس
طلب رضاے حق کے واسطے مینے اون چار طریقون کو اختیار کیا بامید اسکے کہ کوئی ایک ان طریقون
مین سے تو مرتبہ قبول کو پہونچیگا اور حقتعالے مجہسے راضی ہوگا آپنے فرمایا علی جو تمہارے مقصود تہے سو تمنے پالیے
روایت بروایات صحیحہ ثابت ہوا کہ جب آپ پہلا پاے مبارک رکاب پر رکہتے تلاوت قرآنکی
شروع فرماتے اور جب دوسرا پانون آپکا رکاب پر پہونچتا دبروایتے جب آپ سواری پر بیٹہہ جاتے
اتنے عرصہ قلیل مین ختم قرآن فرماتے تہے روایت ہے شواہد مین کہ اسماء بنت عمیس سے فاطمہ نے
روایت کی کہ شب زفاف کو مین علی مرتضے رض سے بہت ڈری اسواسطے کہ مین سنتی تہی کہ زمین اونسے
باتین کرتی تہی صبحکے یہ بات مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ شکر کے سجدہ مین دیر تک
مشغول رہے پہر سر اٹہاکر فرمایا بشارت ہو تجہے اے فاطمہ ساتہہ پاکیزگی نسل کے اسواسطے کہ حقتعالے

تعینات کی بہر سے شہر کو ساری خلق پیدا ہوئی زمین کو حکم کیا کہ انکو اپنا دو جو کہ وسعت میں چہار فرسخ
مغرب تک گزرے اوسکے روایت ہے وقت الشفا میں ہے کہ وقت توجہ کی طرف تبوک کے
اصحاب کو آپکے پانی کی حاجت ہوئی ہر چند جب وہ راستہ دور سے پانی نہ ملا آپنے اونکو وہاں سے ساتھ لیا
ایک بتخانہ اوس میدان میں نظر آیا لوگ وہاں گئے اور بتخانے والوں سے پانی مانگا اونھوں نے کہا پانی یہاں
دو کوس پر ملیگا اصحاب نے آپسے عرض کی حکم ہو تو وہاں سے ہم لوگ پانی لے آویں آپنے فرمایا اوسکی حاجت
نہیں اور ناگاہ اپنے بغلہ کی قبا جانب ہوئی اور ایک جگہ کو اشارہ کیا کہ اسے کھودو جب تھوڑی مٹی کھودی
تو ایک بڑا پتھر نکلا کہ کوئی آلہ اوسپر کارگر نہ ہوتا تھا آپنے فرمایا یہ پتھر پانی پر ہے محنت کرکے اسے اکھاڑو
ہر چند سب اصحاب نے اکٹھا ہو کر حملہ کیا پر اوسے ہلا نہ سکے پھر آپ اپنے سواری سے اترے اور آستین
مونڈھوں تک چڑھائی اور انگلیاں اپنی اوس پتھر کے تلے دیکر زور کیا اور اوس پتھر کو اوس چشمے سے اٹھا کر
دور پھینکا نہایت صاف شیرین ٹھنڈا پانی نکلا کہ اوس سفر میں بہتر اوس سے پانی نہ ملا تھا سب لوگوں نے
خوب سیر ہو کر پیا اور جسقدر لینا تھا لیا پھر آپنے اوس پتھر کو اٹھا کر اوس چشمے پر رکھدیا اور فرمایا اوسیطرح
مٹی سے اسے چھپا دو جب راہب نے اوس بتخانہ کے یہ کرامت آپکی دیکھی بتخانہ سے آپکے پاس آیا
اور عرض کیا آپ پیغمبر مرسل ہیں فرمایا نہیں پھر عرض کیا تب آپ فرشتہ مقرب ہیں فرمایا نہیں پھر عرض کی تب
آپ کون بزرگ ہیں فرمایا میں داماد پیغمبر مرسل جناب حضرت محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا ہوں راہب نے کہا اپنا دست حق پرست نکالئے کہ میں مسلمان ہوں وقتیکہ اپنا ہاتھ اوسے دیا راہب نے
کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پھر آپنے اوس سے پوچھا کہ اسکا کیا سبب کہ تو ایک مدت
دراز تک اپنے دین پر رہا اور آج مسلمان ہوا کہا حضرت یہ بتخانہ اسی پتھر کے کھودنے والے کے واسطے
بنا ہے اور پہلے مجھ سے بہت سے لوگ اس بتخانے میں اسی امید پر رہتے چلے آتے ہیں اور میں نے
کتابوں میں دیکھا ہے اور اپنے عالموں سے سنا ہے کہ یہاں پر ایک چشمہ ہے اور اوسپر ایک پتھر ہے
کہ اوسکو کوئی نہیں جانتا اور اوسکو نہیں کھود سکتا مگر پیغمبر یا داماد پیغمبر کا جب آپنے اوسے اٹھایا میں اپنی آرزو
دیرینہ پر پہونچا آپ یہ باتیں اوس سے سنکر اتنا روئے کہ محاسن شریف آنسو سے تر ہو گئی پھر فرمایا شکر خدا کا

یب بھولتے نہین ہون اور کتابون مین اوسکی مذکور ہون یہ وہ راہب انکا یا لازم ہوا تا آنکہ
اوراسی آگے آپکے شہید ہوا آپنے اوسکی نماز پڑہی اور اوسے دفن کیا **روایت ۶۳** ازالۃ الخفا مین
ہے کہ روایت کی حاکم اور نسائی نے عمر بن میمون سے کہا کہ مین بیٹھا تہا ابن عباس کے پاس کہ ناگاہ نو شخص
اونکے پاس آئے اور کہا یا ابن عباس یا تو تم میرے ساتہ کہڑے ہو جاؤ یا تو تخلیہ کردو میرے ساتہ انکو
درمیان سے پس کہا ابن عباس نے بلکہ مین ہی تمہارے ساتہہ کہڑا ہوتا ہون پس وے سب کے سب
ابن عباس سے کچہ بات چیت کرنے لگے مین نہین جانتا کیا بولے پس آئے ابن عباس جہاڑتے تہے کپڑے
اپنے اور کہتے تہے اُف اور تُف پڑتے ہین یہ لوگ اوس مرد کے پیچہے جسکی دس فضیلتین ایسی ہین
کہ اوسکے سوا اور کسی کو وہ فضیلتین نہین ہین پڑتے ہین اوس مرد کے پیچہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لابعثن رجلا لا یخزیہ اللہ ابدا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فاستشرف لہا مستشرف
فقال این علی فقالوا انہ فی الرحی یطحن قال وما کان احدہم لیطحن قال فجاء وہو ارمد لا یکاد ان یبصر قال فنفث
فی عینیہ ثم ہز الرایۃ ثلثا فاعطاہا ایاہ کہا ابن عباس نے کہ بہیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق کو
سورہ توبہ لیکر کے پہر علی مرتضی کو پیچہے اونکے بہیجا پس علی مرتضی رضہ نے وہ سورہ اونسے لے لیا اور کہا
نہین لے جا سکتا اسے مگر وہ مرد کہ وہ مجھسے ہے اور مین اوسے ہون کہا ابن عباس نے کہ
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بہائیون کو کہ تم لوگون مین سے
کون آدمی ایسا ہے جو دوستی اور موالاۃ کرے مجھسے دنیا اور آخرت مین اور علی مرتضی رضہ
اونہین کے ساتھہ بیٹھے تہے پس آپنے اون مین سے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوکر
فرمایا کہ کوئی تم لوگون مین ایسا ہے جو موالاۃ کرے مجہ سے دنیا اور آخرت مین پس سب نے
انکار کیا پس آپ نے علی مرتضی رضہ کو فرمایا کہ تم میرے دوست ہو دنیا اور آخرت مین کہا
ابن عباس نے کہ اور علی رضہ بعد خدیجہ رضہ کے سب لوگون سے پہلے ایمان لائے تہے
کہا ابن عباس نے اور لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا اپنا پس ڈالا اوسے
اوپر علی و فاطمہ و حسنین کے اور فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و

ویطہرکم تطہیرا کہا ابن عباس نے اور بیچی علی رض نے اپنی جان بیچ مین لیا لباس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سو رہے بچھاون پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مشرکین
تیراندازی کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس آئے ابوبکر رض اور علی سو رہے
ہو رہے تھے اور ابوبکر رض نے سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے ہین پس فرمایا
یا نبی اللہ پس علی مرتضی رض نے انکو فرمایا کہ نبی اللہ تشریف لیکر بیر میمون کی طرف پس
پہنچو آپکے پاس پس ابوبکر رض چلے آئے اور آپ کے ساتھ غار مین داخل ہوئے اور
علی مرتضی پر کفار پتھر پھینکتے تھے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھینکتے تھے
اور علی مرتضی رض فریاد کرتے تھے اور سر اپنا کپڑے مین لپیٹے تھے جب صبح ہوئی تو علی رض
نے سر اپنا کپڑے سے نکالا کفار نے کہا تم تو قابل ملامت کرنے کے ہو اور صاحب تمھارے
فریاد نکرتے تھے اور ہم لوگ انپر پتھر پھینکتے تھے اور تم فریاد کرتے تھے اور ہمنے اسکو
نہ سمجھا پھر کہا ابن عباس نے کہ اور نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک مین
اور اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے پس علی مرتضی نے کہا کہ مین بھی آپ کے ساتھ
چلون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین پس علی مرتضی رونے لگے پس
آپنے انکو فرمایا کہ علی کیا تم راضی نہین ہو کہ ہو تم میری طرف سے بمنزلہ ہارون کے
موسی کی طرف سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہین مناسب یہ ہے کہ تم مت جاؤ اور تم
میرے خلیفہ ہو کہا ابن عباس رض نے کہ اور فرمایا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
تم ولی ہر مومن مرد اور عورت کے ہو میرے بعد اور کہا ابن عباس رض نے کہ اور بند کردیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے مسجد کے سوائے دروازے علی کے سو
علی مسجد ہو کر اپنی حالت جنب مین جاتے تھے اسواسطے کہ انکے گھر جانے کے سوائے
اسکے اور کوئی راہ نہ تھی کہا ابن عباس رض نے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے مین جسکا مولی ہون پس علی اوسکے مولی ہین مودۃ [illegible] روایت کی حاکم نے ابوہریرہ سے

کہ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ نے کہ البتہ علی مرتضیٰ میں تین خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر اون میں
سے ایک خصلت بھی ہوتی مجھ میں تو مجھے محبوب تر ہوتا اس سے کہ دیا جاؤں میں لال لال اونٹ
لوگوں نے کہا وہ کیا ہیں یا امیر المومنین کہا نکاح ہونا علی رضہ کا فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اور رہنا اونکا مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
کہ حلال تھا اونکے واسطے جو حلال تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنے آنا مسجد میں
حالت جنابت میں اور نشان خیبر کے دن کا **روایت ۱۵** تخریج کی حاکم نے ابن عباس
سے کہا کہ علی مرتضیٰ رضہ میں چار خصلتیں ایسی ہیں کہ کسی عرب کو وہ خصلتیں نہیں ہیں
وہ پہلے عربی اور عجمی کے ہیں جنہوں نے نماز پڑھی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور نشان حضرت کا اونکے ساتھ رہتا تھا ہر لڑائیوں میں اور حضرت علی ہی نے صبر
کیا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روز جھراش کے اور علی مرتضیٰ ہی نے غسل دیا
آپ کو اور قبر شریف میں داخل کیا آپ کو **روایت ۱۶** ہے کہ آیا ایک شخص اہل شام
سے پس گالی دی اوسنے حضرت علی شیر خدا کو ابن عباس کے پاس پس پتھر مارا اوسے
ابن عباس نے اور کہا ای دشمن خدا کا ایذا دیا تونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا مُّهِیْنًا **روایت ۱۷** ہے عائشہ رضہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اُدْعُوْا لِیْ سَیِّدَ الْعَرَبِ بلاؤ میرے پاس سردار عرب کو یعنے عرض کی یا رسول اللہ
کیا آپ سید عرب نہیں ہیں فرمایا میں سید اولاد آدم ہوں اور علی سید عرب ہیں **روایت ۱۸**
ہے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی چاہے کہ زندہ
رہے مثل زندہ رہنے ہمارے اور مرے مثل مرنے ہمارے کے اور بسیرا دے جا کر
بہشت میں جسکا حق تعالیٰ نے مجھے وعدہ دیا ہے تو چاہیے اوسے دوستی کرے
علی بن ابیطالب سے سو وہ ہرگز نہ نکالیں گے تمکو ہدایت سے اور ہرگز نہ داخل کریں گے

انکو گرامی ہیں روایت ۱۹ ہے ابی ذر سے کہا نہ پہچانتے تھے ہم لوگ منافقین کو مگر جھٹلانے سے اونکے اللہ اور رسول کو اور پیچھے بیٹھ رہنے سے اونکی نماز سے اور بغض کرنے سے اونکے ساتھ علی بن ابیطالب کے روایت ۱۹ ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہ فرمایا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ نکاح پڑھا دیا آپنے میرا علی بن ابیطالب سے اور وہ فقیر ہیں اونکے کچھ بھی مال نہیں پس فرمایا آپنے اے فاطمہ کیا تم راضی نہیں ہو کہ حق تعالی نے تجلی کی اہل زمین پر پس چن لیا دو مرد کو کہ ایک اونمیں سے تمہارے باپ ہیں اور دوسرے تمہارے شوہر ہیں روایت ۱۹ ہے علی رض سے بیچ بیان قول حق تعالی إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ کے فرمایا علی مرتضی رض نے کہ رسول اللہ منذر ہیں اور میں ہادی ہوں روایت ۲۰ ہے ام سلمہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غصے ہوتے تو کسی کو جرات نہوتی کہ حضرت سے کچھ بول سکے سواے علی بن ابیطالب کے روایت ۲۱ ہے سلمان سے کہا ایک مرد نے سلمان کو کہ علی کے ساتھ تم سب لوگوں سے زیادہ محبت رکھتے ہو کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے کہ جس نے دوست رکھا علی کو پس اوسنے دوست رکھا مجھے اور جسنے بغض رکھا علی سے پس اوسنے بغض رکھا مجھسے روایت ۲۲ ہے بریدہ نے اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجھے واسطے محبت چار آدمی کے اپنے اصحاب سے اور خبر دی حق تعالی نے مجھے کہ وہ دوست رکھتا ہے اون چاروں کو کہا کہ ہم لوگوں نے کہا کہ وہ چاروں کون ہیں یا رسول اللہ اور ہم سب کے سب چاہتے تھے کہ اون چار میں ہم بھی داخل ہوں پس آپنے فرمایا کہ ہاں آگاہ رہو کہ علی اون چاروں میں سے ہیں پھر آپ چپ رہے پھر فرمایا ہاں خبردار رہو کہ علی اونھیں چار میں سے ہیں پھر آپ چپ رہے روایت ۲۳ ہے عمار بن یاسر سے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے علی کو یا علی طوبی اسکے

واسطے اوسکے کہ دوست رکھے تجھے اور تیری تصدیق کرے اور خرابی ہے واسطے اوسکے
کہ بغض رکھے تیرے ساتھ اور تیری تکذیب کرے روایت ۶ ہے سلمان فارسی کہا کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم لوگوں میں سے سب سے پہلے حوض پر آنے والے
اور تم لوگوں میں سے سب سے پہلے مسلمان ہونیوالے علی بن ابیطالب ہیں رضی اللہ
عنہ روایت ۷ ہے سعید بن خدری رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل
ہوئے فاطمہ زہرا کے پاس پس فرمایا کہ میں اور تم اور یہ سونیوالے یعنے علی اور وہ
دونوں بیٹے حسن وحسین ایکہی جگہہ میں رہیں گے قیامت کے دن روایت ۸
ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت مشتاق ہے تین
آدمیوں کی علی اور عمار اور سلمان کی روایت ۹ ہے عبداللہ بن سعد سے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی آئی میرے پاس علی کی شان میں
تین بات کی کہ یعنے علی سید المومنین اور امام المتقین اور قائد الغر المحجلین ہیں *
روایت ۱۰ ہے علی بن ابی طلحہ سے کہا کہ حج کیا پس گذرا میں حسن بن علی کے پاس
مدینہ میں اور ہمارے ساتھ معاویہ بن خدیج تھا پس حسن رض سے کسی نے کہہ دیا کہ یہ معاویہ
بن خدیج علی مرتضی کو گالی دیا کرتا ہے فرمایا اوسے بلاؤ بلایا گیا پس اوسے آپ نے
پوچھا کہ تو گالی دیا کرتا ہے علی مرتضی کو اوسنے کہا واللہ میں نے یہ کام نہیں کیا فرمایا اگر
تو اونسے ملاقات کریگا اور میں سمجھتا ہوں کہ تو اونسے ملاقات نکر سکیگا قیامت کے
دن تو اونکو پائیگا کھڑا ہوا حوض پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ دفع کرینگے
نیزوں کو منافقین سے اونکے ہاتھ میں ایک عصا ہوگا عوسج کا فرمایا مجھسے صادق مصدوق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور البتہ بدنصیب ہوا جس نے افترا کیا
روایت ۱۱ ہے ام سلمہ رض سے کہا کہ قسم ہے اوسکی جسکی میں قسم کھاتی ہوں
کہ علی مرتضی نزدیکترین سب لوگوں کے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

اور شی عہد کے عیادت کی بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایکدن صبح کو وقت
اور آپ فرمارہے تھے علی آئے تھے علی آئے کئی بار پس فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا خصوصاً
تو شاید اونکو کسی کام کیلئے بھیجا ہے بعد اسکے بعد علی مرتضی آئے کہتے ہین ام سلمہ کہ ہمنے
سمجھا کہ آپ کو کچھ کام ہوگا علی سے پس ہم لوگ گھر سے نکل کرکے باہر دروازے کے پاس
بیٹھ رہے اور بہ نسبت سب لوگون کے قریب تر دروازے سے مین ہی تھی پس جھکی
علی فو کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونسے مشورہ اور کانا پھوسی کرنے
لگے بعد قضا کی آپ نے اوسی دن پس علی مرتضی اقرب الناس تھے از روی عہد کے
روایت ۸۲ ہے علی رضہ سے کہ درمیان اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا
ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور ہم کسی کوچون مین مدینے کے تھے کہ ناگاہ ایک باغ پر ہم گذر کر
مینے عرض کی یا رسول اللہ کیا اچھا یہ باغ ہے فرمایا جنت مین تمھارے واسطے اس سے
اچھا باغ ہے روایت ۸۳ ہے بریدہ سے کہا کہ عورتون مین سب سے پیاری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فاطمہ زہرا تھین اور مردون مین علی مرتضی رضہ روایت ۸۴
ہے جمیع بن عمیر سے کہا داخل ہوا مین اپنے مان کے ساتھ عائشہ صدیقہ رضہ کے پاس پس
سنا مینے اونکو پردے کے پیچھے سے کہ میری مان نے عائشہ سے پوچھا حال علی مرتضی رضہ
کا پس فرمایا تم پوچھتے ہو اوس شخص کا حال کہ مین قسم کھاتی ہون اللہ پاک کی کہ مین نہین
جانتی ہون کسی شخص کو کہ محبوب تر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علی سے اور نہین ہے
زمین مین کوئی عورت کہ محبوب تر ہووے بیوی سے علی مرتضی رضہ کی روایت ۸۵ ہے عبد الرحمن
بن ابی لیلی نے اپنے سے کہا اونھون نے علی مرتضی رضہ کو اور وہ سیر کر رہے تھے اونکے
ساتھ کہ لوگ تعجب کرتے ہین آپ سے اس امر مین کہ آپ نکلتے ہین جاڑے مین باریک کپڑے پہن کر
اور گرمی مین موٹے گاڑھے کپڑے پہن کرکے فرمایا کیا تم میرے ساتھ خیبر مین نہ تھے
مینے کہا جی ہان مین تھا فرمایا پس بالتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابوبکر رضہ کو

اور کیا اونکے ساتھ نیزہ پس سو پھر آئے اور بھیجا عمر رض کو اور کیا اونکے ساتھ نیزہ پس وہ اور
لوگوں کے ساتھ پھر آئے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں یہ نشان اوس مرد
کو دونگا کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتے ہیں اللہ اور
رسول بھی اوسے وہ لڑائی سے بھاگنے والا نہیں پس آپ نے مجھے بلا بھیجا اور میری
آنکھوں میں آشوب تھا پس آپ نے اپنا تھوک میری آنکھوں میں لگا دیا اور فرمایا خداوندا
گرمی سردی کی اذیت سے تو اسے محفوظ رکھے سو اوسکے بعد مجھے کبھی گرمی یا سردی
نہیں معلوم ہوتی روایت ۸۶ ہے عبد اللہ بن مسعود رض سے کہا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ دیکھنا علی کے مونھ کا عبادت ہے روایت ۸۷ ہے علی رض سے کہا
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم یا علی میرے صفی اور امین ہو روایت ۸۸
ہے سعید بن جبیر سے کہا کہ آیا ایک شخص ابن عمر کے پاس پس پوچھا اون سے علی رض کا حال
فرمایا ابن عمر نے تو علی رض کا حال تو مجھسے مت پوچھ مگر دیکھ لے اونکے گھر کی طرف گھروں سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا اوس شخص نے کہ میں تو اونسے بغض رکھتا ہوں
فرمایا بغض رکھے تجھسے اللہ پاک روایت ۸۹ ہے کہ فرماتے ہیں حضرت علی کہ میں ہر رات
حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتا پس اگر آپ نماز میں ہوتے تو سبحان اللہ فرماتے
میں پھر آتا اور اگر آپ نماز میں نہوتے تو مجھے اذن دیتے میں اندر جاتا روایت ۹۰
فرمایا حضرت علی رض نے کہ واللہ جب میں آپ سے کچھ مانگتا تو آپ دیتے اور اگر میں چپ رہتا
تو آپ ابتدا مجھ سے فرماتے روایت ۹۱ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم یا علی
پس میرے داماد ہو اور میرے بیٹے کے باپ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں روایت ۹۲
ہے علی رض سے فرمایا کہ میں بیمار پڑا پس میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے اور میں لیٹا ہوا تھا پس آپ نے اپنا کپڑا مجھے اوڑھا دیا پس جب میرا قلق
اور اضطراب جاتا رہا تب آپ مسجد کے اندر نماز پڑھنے کو تشریف لے گئے نماز پڑھکے

اسنے اور کپڑا اوٹھایا اور فرمایا قم یا علی علی اوٹھو مین بھلا چنگا اور وہ کھڑا ہوا گویا پہلے اسکے
کچھ بیماری نہ تھا پس آپ نے فرمایا کہ نہ سوال کی مینے کوئی شے نماز مین اپنے رب سے مگر یہ
کہ دیا اوسے حق تعالی نے اور نہ سوال کی مینے اپنے واسطے کوئی چیز مگر یہ کہ سوال کیا ویسا ہی
اوسکو تمہارے واسطے بھی روایت ۹۳ ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ہم انصار لوگ
پہچانتے تھے منافقین کو اونکے بغض رکھنے سے ساتھ علی مرتضی رض کے روایت ۹۴ ہے
کہ جب جناب حضرت امیر شیر خدا رض شہید ہوئے جناب سیدنا امام حسن رض نے منبر پر چڑھکے خطبہ
پڑھا پس بعد حمد وثناء الہی کے فرمایا کہ اے لوگو رحلت کی اس شب کو ایسے شخص نے کہ نہ
سبقت کرینگے اگلے لوگ اوسے کسی عمل مین اور نہ پاوینگے اوسکو پچھلے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم دیتے تھے اونکو اپنا نشان پس وہ لڑتے تھے کفار سے اور جبرئیل داہنے
طرف اونکے رہتے اور میکائیل ع بائین جانب اونکے پس وہ بغیر فتح کیئے نہ لوٹتے اور نہ چھوڑا
اونہون نے زمین پر نہ سونا نہ چاندی مگر سات سو درم کہ بچ رہے تھے عطایا سے اونکے
چاہتے تھے کہ بعوض اسکے ایک غلام اپنے گھر کے واسطے خریدین پھر فرمایا اے لوگو جو
مجھے پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو نہین پہچانتا ہو پس جانے کہ مین حسن بن علی
ہون اور مین ابن نبی ہون اور مین ابن وصی ہون اور مین ابن بشیر ہون اور مین ابن
نذیر ہون اور مین بیٹا ہون اوسکا جو دعوت کرتا تھا لوگون کی اللہ کی طرف اوسکے حکم سے
اور مین ابن سراج منیر ہون اور مین اوس اہلبیت سے ہون کہ جبرئیل ع میرے گھر آتے جاتے
تھے اور مین اوس گھر والا ہون کہ دور کی حق تعالے نے اونسے پلیدی اور پاک کیا اونکو
جیسا حق پاک کرنیکا ہے اور مین اوس گھر والون مین سے ہون کہ فرض کی ہے اللہ تعالی
نے مودت اور دوستی اونکی ساری مسلم پر فرمایا حق تعالی نے وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً
نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا یعنے اور جو کوئی کماویگا نیکی تو ہم اوسکے واسطے بڑھا دینگے اوس
نیکی مین خوبی پس اقتراف حسنہ دوستی ہم اہلبیت کی ہے روایت ۹۵ ہے کہ لوگون نے

شکایت کی حضرت علی رضہ کی حضور نبوی مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آپ نے خطبہ پڑہا
اور فرمایا لوگوں کی شکایت نکرو اسواسطے کہ وہ بڑہکر ہے سن خدا کی ذات مین اور اوسکی راہ
مین روایت ۹۶ حضرت ام کلثوم صاحبزادی جناب حضرت علی مرتضی رضہ کی بیان عدل
مین حضرت امیر رضہ کے فرماتی ہین کہ اگر اموال غنیمت مین کہین سے لیمون آجاتے اور
امام حسن یا حسین اگر اوس مین سے ایک لیمون لے لیتے تو حضرت امیر رضہ اوس لیمون کو اونکے
ہاتھ سے چھین لیتے اور فرماتے اسکو سب لوگون مین تقسیم کردو روایت ۹۷ ہے
ابو عمر سے کہ جب کچھ مال حضرت امیر رضہ کے پاس آتا تو اوس سب مال کو تقسیم کردیتے
اور اوس مال مین سے بیت المال مین نہ چھوڑتے مگر جبکہ اوسدن اوس مال کی تقسیم سے لوگ عاجز ہوجاتے
اور فرماتے ای دنیا تو میرے سوا اور کسی کو فریب دے اور اپنے واسطے اوس مال مین سے کچھ نہ لیتے اور نہ اوس مین
کسی غیر کو خاص فرماتے روایت ۹۸ ہے ابو عمر سے کہ حضرت امیر المومنین علی رضہ نے جو کچھ کہ بیت مین تھا
مسلمانون پر تقسیم کردیا پھر اوس گھر مین جھاڑو دلوا کر کے اوس مین نماز پڑہی بامید اسکے
کہ وہ شہادت دے آپکے حق مین قیامت کے دن روایت ۹۹ ہے ابو عمر سے کہ آیا
حضرت امیر رضہ کے پاس مال اصپہان سے پس اوسکو سات جگہ تقسیم کیے اور اوس مال
مین ایک گردۂ نان بھی تھا پس اوسکے بھی سات ٹکڑے کر کے ہر حصے پر ایک ایک ٹکڑا رکھا
پھر گوشے دلواسے اور تقسیم کیا روایت ۱۰۰ کی ابو عمر نے ابی حیان تیمی سے اور اونہے
اپنے باپ سے کہا دیکھا مینے علی بن ابی طالب رضہ کو منبر پر فرماتے تھے کہ کوئی میری اس تلوار
کا خریدار ہے سوداگر میرے پاس بقدر قیمت آزار کے کچھ مال ہوتا تو مین اسے نہ بیچتا پس ایک
آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی مین حضور کو ایک آزار کی قیمت قرض دیتا ہون روایت ۱۰۱
کی احمد نے مجاہد سے کہا کہ فرمایا علی مرتضی رضہ نے کہ ایکبار مین بہت بھوکا ہوا پس اپنے گھر سے
نکلا عوالی مرتبہ کے جانب کوئی کام تلاش کرتا چلا دیکھا کہ ایک مین سمجھا اسے تر کرنا چاہتی ہے
پس مینے اوس سے ڈول پیچھے ایک چھوہارا اجرت مقرر کی پس جب مینے سولہ ڈول پانی کھینچے ہاتھ میرے

چنے اوسنے ہتھیلیان آبلہ دار دکھا دین اوسنے سولہ خرمے گن کر مجھے دے دیئے پھر مین حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا آپ نے ہمارے ساتھ وہ خرمے کھائے **روایت ۱۰۲** ہے کعب قرظی سے کہ علی رضہ نے فرمایا کہ بالتحقیق دیکھا تو نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہ مین مارے بھوک کے اپنے پیٹ پر پتھر باندھے رہتا تھا اور البتہ صدقہ میرا آج چالیس ہزار ہے **روایت ۱۰۳** کی ابو عمر نے سعید بن مسیب سے کہا کہ حضرت عمر رضہ پناہ مانگتے تھے اوس مقدمہ سے جسکے فیصل کرنے والے علی مرتضی نہوتے اور حضرت عمر رضہ نے ایک عورت مجنونہ کے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ مجنون مرفوع القلم ہوتا ہے اور ایک عورت چھ مہینے پر لڑکا جنی تھی اوسکو بھی سنگسار کا حکم حضرت عمر رضہ نے دیا تھا حضرت علی رضہ نے اونکو فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا تب حضرت عمر رضہ نے فرمایا لولا علی لہلک عمر اگر اسوقت علی نہوتے تو عمر ہلاک ہوا تھا **روایت ۱۰۴** ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ اقضی اہل مدینہ کے علی بن ابیطالب ہین **روایت ۱۰۵** ہے سعید بن مسیب سے کہ سواے علی مرتضی رضہ کے کوئی نہین کہہ سکتا تھا کہ جو چاہو ہم سے پوچھ لو **روایت ۱۰۶** ہے ابی طفیل سے کہا حاضر ہوا مین حضرت امیر کے پاس اور وہ خطبہ پڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ پوچھو مجھ سے کلام اللہ سو اللہ کوئی آیت نہین مگر یہ کہ جانتا ہون مین کہ رات کو نازل ہوئی یا دنکو زمین ہموار پر اوتری یا پہاڑ پر **روایت ۱۰۷** ہے عبداللہ بن عباس سے کہا واللہ علم کے نو حصے علی بن ابیطالب رضہ کو دیے گئے اور خدا کی قسم کہ دسوین حصے مین بھی وہ سب لوگون کے شریک ہین **حکایت ۱۰۸** کی ابو عمر نے عاصم سے اونہون نے زر بن حبیش سے کہا کہ دو آدمی ناشتا کھانیکو بیٹھے ایک کے پاس پانچ روٹیان تھین اور ایک کے پاس تین جب یہ آٹھون روٹیان اون دونون کے آگے رکھی گئین تو ایک شخص پہنچا اور سلام کیا ان دونون آدمیون نے اوسے کہا

تو بھی بیٹھ جا اور ناشتا کر لے وہ شخص بھی بیٹھ گیا اور تینون آدمیون نے باہم ملکر آٹھون
روٹیان کھائین اوس شخص نے چلتے وقت آٹھ درم بعوض اپنے کھانیکے اونکو دیئے
پس وہ دونون آدمی اوس آٹھ درم مین جھگڑے پانچ روٹی والے نے کہا مجھکو پانچ
درم چاہیے اور تجھے تین اور تین روٹی والے نے کہا دراہم کو نصف نصف کرو چار درم تم لو اور
چار مجھے دو آخر یہ جھگڑا حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے پاس پونہچا دونون نے
اپنا حال کہہ سنایا آپ نے تین روٹی والے سے فرمایا کہ اوسکی روٹیان تیری روٹیون سے
زیادہ ہین تین درم وہ تجھے دیتا ہے راضی ہو جا لے لے اوسنے کہا واللہ مین ہرگز راضی
ہونگا مگر امر حق پر پس حضرت علی مرتضی رضہ نے اوسے فرمایا کہ امر حق پر تو تجھے ایکہی درم
چاہیے اور اوسکو سات پس اوس مرد نے کہا سبحان اللہ یا امیر المومنین رضہ وہ شخص
مجھے تین درم دیتا تھا مین راضی نہوا اور آپنے بھی تین درم لینے پہ مجھے اشارہ کیا
مین راضی نہوا اور اب آپ فرماتے ہین کہ حقًا میرا ایکہی درم حق ہی پس حضرت امیر رضہ
اوسے فرمایا کہ وہ شخص تین درم جو تجھے دیتا تھا وہ ازراہ صلح دیتا تہا پس تو نے کہا کہ
مین غیر امر حق پر راضی نہونگا اور حالانکہ حقا تجھے ایکہی درم چاہیے پس اوس شخص نے کہا
حقا ایکہی درم کیونکر ہوتا ہے مجھے سمجھا دیجیے کہ مین قبول کرون آپ نے فرمایا پانچ روٹیان اوسکی
اور تین تیری اور کھانے والے تین آدمی ہین نہین معلوم کسنے کم کھایا کسنے زیادہ پس حمل
کیا جائیگا کہ تینون نے برابر برابر کھائی ہین ہر روٹی تین تین ٹکڑے کیے گئے پس آٹھو
روٹیون کے چوبیس ۲۴ ٹکڑے ہوئے پندرہ ٹکڑے اوسکے پانچون روٹیون کے اور نو ٹکڑے
تمھارے تینون روٹیون کے کہا حضور ہان پھر آپ نے فرمایا کہ منجملہ چوبیس ۲۴ ٹکڑون کے
نو ٹکڑے تمھارے تھے اوسمین سے آٹھ ٹکڑے تم نے کھائے باقی رہے تمھارے ایک
ٹکڑہ اور چوبیس ٹکڑے مین پندرہ ٹکڑے تمھارے ساتھی کے تھے اوس مین سے آٹھ ٹکڑے
اوسنے کھائے باقی رہے اوسکے سات ٹکڑے پھر اسے آٹھ ٹکڑے کو اوس شخص نے کھائی

اور آٹھ درہم بحساب ہر نکڑے کے تمکو دیے پس سات درہم تمھارے ساتھی کے ہوت
اور ایک درہم تمھارے بعوض ایک ٹکڑے کے پس اوس مرد نے کہا اب میں خوشی سے لیتا ہون حکایت ۱۰۹
کی حسن معتبر نے کہ دو شخصون نے ایک عورت قریشیہ کے پاس سو دینار امانت رکھے
اور دونون نے اوس سے کہا کہ جب تک ہم دونون جمع نہون تو ہم مین سے کسی ایک کو
یہ دینار نہ دینا پھر ایک برس کے بعد ایک شخص اونمین کا آیا اور کہا میرا ساتھی مر گیا سو سو
دینار میرے دے دے اوسنے کہا بغیر اوسکے نہین دونگی پھر آخر بہت تکرار سے اوسنے
سو دینار اوسکو دیے پھر بعد ایک برس کے وہ دوسرا آیا اور کہا میرے سو دینار دے
اوس عورت نے کہا تمھارے ساتھی نے آکر مجھ سے کہا کہ تو مر گیا اور مجھ سے سو دینار
لے گیا پھر دونو جھگڑتے حضرت عمر رض کے پاس پہونچے پس آپ نے فیصلہ کرنا چاہا اور
مروی ہے کہ عورت سے فرمایا کہ تو اوسکے دینار کی ضامن ہے اوسنے عرض کی مجھے
حضرت علی رض کے پاس جانے دیجیے آپ نے اس قضیہ کو حضرت امیر رض کے پاس بھیجا
حضرت امیر رض سمجھ گئے کہ ان دونون نے اس عورت غریبہ کے ساتھ مکر کیا ہے پس
آپ نے اوس شخص سے فرمایا کہ تو نے نہین کہا تھا کہ جبتک ہم دونون اکٹھا نہون تو
یہ دینار کسی ایک کو ہم دونو سے نہ دینا کہا حضور ہان کہا تھا فرمایا پس سو دینار تمھارے
ہمارے پاس ہین جا اپنے ساتھی کو بلا لا کہ ہم تم دونون کو وہ دینار دیوین روایت ۱۱۰
ہے کہ ذکر کیا گیا تصفیہ کسی قضیہ کا جسے فیصل کیا تھا حضرت علی رض نے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس پسند فرمایا آپنے اوس تصفیہ کو اور فرمایا الحمد للہ الذی جعل
فینا الحکمۃ اہل البیت شکر خدا کا کہ ہم اہلبیت کو حکمت عنایت کی ہے روایت ۱۱۱
ہے کہ کہا لوگون نے حضرت امیر رض کو کہ یا حضرت آپ نے مجاورت قبرستان کی کیون
اختیار فرمائی ہے فرمایا ان سبکو مین بہت بھلا اچھا ہمسایہ پاتا ہون بری باتون سے
روکتے ہین اور آخرت یاد دلاتی ہین لہ روایت ۱۱۲ منجملہ کرامات حضرت امیر رض کے

جو بیان فضائل سیدنا حسین رضہ مین بھی گذر چکی یہ ہے کہ روایت کی اصبغ نے کہ آئے ہم لوگ حضرت علی رضہ کے ساتھہ پس گذر رہے آپ بجائے قبر حسین رضہ کے پس فرمایا سیدنا علی رضہ نے یہان پر جگہہ شہیدون کی سواریون کے بٹھا لینے کی ہے اور یہ جگہہ اونکے کجاوے رکھنے کی ہے اور یہ جگہہ اونکے خون بہنے کی ہے کتنے جوانان آل محمد کے قتل کیے جاوینگے اس میدان مین کہ روئینگے اونپر آسمان و زمین روایت ۱۱۳ کی جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے کہا آئے دو شخص تھا صمین حضور مین جناب حضرت امیر رضہ کے پس بیٹھے آپ ایک دیوار کی جڑ کے پاس تصفیہ کو پس عرض کی ایک مرد نے یا امیر المومنین یہ دیوار گرتی آتی ہے آپ نے فرمایا جا اللہ میرا نگہبان ہے پس حیون ہے اون دونون شخصون کی خصومت کا تصفیہ کر کے آپ کھڑے ہوئے ہین کہ دیوار دھڑسے گر پڑے روایت ۱۱۴ ہے علی بن زاوان سے کہ حضرت علی رضہ نے کوئی حدیث بیان فرمائی پس ایک مرد نے آپ کو جھٹلایا پس آپ نے اوسکو فرمایا کہ اگر تو سچا ہے تو مین تجھپر بد دعا کرون کہا جی ہان کیجیے پس بد دعا کی آپ نے اوسپر پس وہ قبل اسکے کہ وہان سے اوٹھے اندھا ہو گیا روایت ۱۱۵ ہے ابی ذر رضہ سے کہا کہ بھیجا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی کو بلا لاؤ پس مین نے علی رضہ کے گھر جا کر پکارا کسی نے آواز ندی پس پھر آکر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیٹنے خبر دی پس آپ نے فرمایا پھر جاؤ علی کو پکارو وہ گھر ہی مین ہین پس مینے اونکے گھر جا کے آواز دی پس سنی مینے آواز چکی کی کہ آٹا پس رہا ہے پھر جو مینے دیکھا تو چکی خود بخود گھومتی تھی اور آٹا اوسکے چارون جانب سے گرتا تھا اور کوئی چکی کا چلانیوالا نہ تھا پھر مینے علی رضہ کو پکارا آپ ہشاش بشاش گھر سے نکلے مینے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو بلاتے ہین آپ حضرت صلعم کے پاس آئے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برابر دیکھتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجکو دیکھتے تھے پھر

آپ نے فرمایا ابوذر تمھارا کیا حال ہے مینے عرض کی یا رسول اللہ بڑا تعجب ہے مجھے دیکھا مینے کہ سیدنا علی رض کے گھر آٹا پیس رہی ہے اور چکی کے پاس کوئی چکی کا چلانیوالا نہین ہے آپ نے فرمایا اے اباذر اللہ تعالی کے فرشتے ہین زمین پر پھرا کرتے ہین مقرر کیے گئے ہین واسطے مدد اور اعانت آل محمد صلی اللہ وآلہ وسلم کے روایت ۱۱۹ ضیاء الطالبین مین ہے کہ حضرت مرتضی رض نے فرمایا کہ تشریف لیگئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یہان تک کہ بیان فرما دیا ہمکو کہ امر بعد آپ کے ابوبکر رض کو ہوگا پھر عمر رض کو پھر عثمان رض کو مجھے الحدیث روایت ۱۲۰ کی احمد نے فضالہ بن ابی فضالہ انصاری سے اور ابو فضالہ اہل بدر سے تھے کہا کہ نکلا مین اپنے باپ کے ساتھ حضرت علی رض کی عیادت کو جب وہ بہت بیمار ہوے مقام ینبع مین پس میرے باپ نے اونسے کہا کہ آپ یہان کیون ٹھہرے ہین اگر آپکا یہان انتقال ہو جائیگا تو سواے بدو جہینہ کے کوئی متولی آپ کے کفن دفن کا نہوگا سو مدینہ اوٹھ چلیے اگر موت ہے آپ کی آئیگی تو آپ کے یار کفنے متولی ہون گے نماز پڑہین گے پس علی مرتضی رض نے کہا کہ رسول اللہ صلعم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جب تک مین امیر نہ بنایا جاونگا مرونگا نہین پھر بعد امیر ہونیکے رنگی جائیگی یہ داڑھی میری میرے سر کے لہو سے پس شہید ہوے آپ روایت ۱۲۱ کی ابو یعلی نے علی بن ابی طالب رض سے کہا کہ درمیان اسکے کہ رسول اللہ صلعم میرا ہاتھ پکڑے ہوے کسی ایک مدینہ کی گلی مین چلے جاتے تھے کہ ہم لوگ ایک باغ کے پاس جا پڑے مینے عرض کی یا رسول اللہ کیا اچھا یہ باغ ہے فرمایا تمھارے واسطے بہشت مین اس سے بہتر باغ ہے پھر اسی طرح دوسرے باغ پر جا پڑے مینے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا اچھا باغ ہے فرمایا جنت مین اس سے بھی اچھا تمھارے واسطے باغ ہے یہانتک کہ ہم لوگ اسیطرح سات باغ پر گذرے اور ہر باغ کے پاس مینے کہا یہ کیا اچھا باغ ہے یا رسول اللہ اور آپ ہر بار مجھ سے فرماتے تھے کہ تمھارے واسطے بہشت مین اس سے بہتر باغ ہے پھر جب راہ مین ہمارے سوا کوئی نہ رہا تو آپ نے مجھے اپنی گلی سے لگا لیا

اور خوب روئے سو مینے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیون روتے ہین فرمایا کینے ہین لوگون کے سینو مین تمھاری طرف سے کہ اوسکو ظاہر نکرینگے مگر بعد میرے مینے عرض کی یا رسول اللہ با وجود سلامت رہنے ہمارے کے دین پر فرمایا ہان **روایت ۱۱۹** ہی ابی ذر سے کہا کہ فرمایا حضرت صلعم نے اے علی جسنے چھوڑا مجھے پس اوسنے چھوڑا اللہ کو اور جسنے چھوڑا تجھے یا علی پس بیشک اوسنے چھوڑا مجھے **روایت ۱۲۰** ہی ام سلمہ رضہ سے کہ سنا مینے رسول اللہ صلعم کو فرماتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہین اور قرآن ساتھ علی کے ہے یہ دو آپس سے ہرگز جدا نہونگے یہانتک کہ یہ دو نو آوین گے میرے پاس حوض پر **روایت ۱۲۱** ہی علی رضہ سے کہا کہ فرمایا حضرت صلعم نے رحم کرے اللہ علی پر خداوندا چلا حق کو ساتھ علی کے جہان رہ چلین **روایت ۱۲۲** ہی ثور بن مجزاۃ سے کہا گذرا مین طلحہ کے پاس سے جمل کے دن اور اوسکے رمق جان باقی تھی پس کہا مجھے طلحہ نے کہ تم کون ہو مینے کہا مین اصحاب سے امیر المومنین علی رضہ کے ہون پس کہا اپنا ہاتھ پھیلاؤ مین بیعت کرونگا تم سے مینے اپنا ہاتھ پھیلایا طلحہ نے بیعت کی مجھ سے اور اوسکی جان نکل گئی پس مینے حضرت علی رضہ سے یہ خبر آکر کہی پس آپ نے فرمایا اللہ اکبر سچ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ انکار کیا اللہ نے یہ کہ داخل کرے طلحہ کو بہشت کے اندر مگر جبکہ بیعت ہماری اوسکی گردن میں ہو **روایت ۱۲۳** ہی ابن عباس سے کہا کہ درمیان اسکے کہ ہم لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس تھے کہ اتنے مین علی مرتضیٰ رضہ آئے اور عرض کی میرے ماں باپ قربان ہون آپ پر یا رسول اللہ نکل گیا یہ قرآن میرے سینے سے پس مین اب اپنے کو اوسپر قادر نہین پاتا ہون پس فرمایا اونکو رسول اللہ صلعم نے یا ابو الحسن کیا مین تمکو نہ سکھا دون چند کلمے کہ نفع دے تمکو اللہ اون سے اور نفع دے اونسے اوسکو کہ جسکو تم سکھا دو ان کلمات کو اور ثابت اور برقرار رکھے تمھارے سینے میں اوسکو کہ سیکھا تمنے اوسکو کہا علی رضہ نے ہان یا رسول اللہ سکھا دیجئے مجھے فرمایا آپ نے کہ جب جمعہ کی رات ہو جیسے پس اگر تم سے

ہو سکے تو اٹھو ثلث آخر مین رات کے اسواسطے کہ وہ ساعت مشہود ہے اور اگر یہ نہو سکے
تو اوسکے اول بیچ مین اٹھو پس چار رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت مین سورۃ الحمد اور سورۃ
یٰسٓ پڑھو اور دوسری رکعت مین سورۃ الحمد اور حٰمٓ الدخان اور تیسری رکعت مین الحمد اور
الٓمٓ تنزیل السجدہ اور چوتھی رکعت مین الحمد اور تبارک المفصل پس جب تشہد سے فراغت
پاؤ پس حمد کرو اللہ کی اور اچھی طرح حمد کرو اور درود بھیجو میرا اور اچھی طرح پر درود
بھیجو اور درود بھیجو سارے انبیا پر اور استغفار کرو سارے مسلمان مردون اور
سارے مسلمان عورتون کے واسطے اور اپنے اون بھائیون کے واسطے جو پہلے
تم سے گذر گئے ہین ایمان کے ساتھ پھر کہو آخر مین اسکے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ
الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ
حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ
وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ
اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ
وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ
تُفَرِّجَ بِہٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ
لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یا علی کرو اسکو تین جمعے یا پانچ یا سات جمعے قبول ہو جائیگی دعا تمہاری
خدا کے حکم سے اور قسم ہے اوسکی جسنے مجھے ساتھ حق کے مبعوث کیا ہے کہ یہ دعا ہرگز
کسی مومن کے ساتھ خطا نکریگی کہا ابن عباس نے پس قسم اللہ کی کہ چلے پانچ یا سات دن
کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور اوس دن بھی ہم لوگ

اوسیطرح آپ کی مجلس مین بیٹھے تھے پس عرض کی علی نے یارسول اللہ مین اسکی پہلے
چار پانچ آیتون سے زیادہ یاد نہ کرسکتا تھا پھر جب یاد کرچکتا تہا تو بھول جاتا تھا اور مین
اب چالیس آیتون کے قریب پڑہتا ہون پھر جب آیتون کو یاد کرچکتا ہون تو ایسا معلوم
ہوتا ہے گویا کہ کلام اللہ میری آنکھون کے سامنے رکھا ہے اور مین پہلے اسکے حدیث
سنتا تھا پھر جب اوسکو دوبارہ پڑہنے لگتا تو بھول جاتا اور اب مین حدیثین سنتا
ہون پھر جب اونکو بیان کرتا ہون تو ایک حرف بھی نہین چھوڑتا ہون پس فرمایا
اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عند ذلک مومن ورب الکعبۃ ابا الحسن انتہی اور یہ
ساٹھون روایتین ازالۃ الخفا سے لکھی گئین اور کہان تک اونکے اوصاف کوئی
لکھے چنانچہ روایت ۱۲۴ ہی کہ ایک شخص نے حضرت علی رض کو بازار کوفہ مین سوار
ہوتے جاتے دیکھا کہا سبحان اللہ عجب شان آپ کی ہے کہ بعد پیغمبر خدا صلعم کے آپ کے
ایسا نہ ہوا ہے نہو گا حضرت امیر نے فرمایا کہ یہ بات جو تو نے کہی آیا کسی کتاب مین دیکھی ہے
یا کسی اصحاب رسول اللہ سے سنی ہے اوسنے کہا حضرت یہ بات نہ مینے کسی کتاب
مین دیکھی ہے اور نہ کسی اصحاب سے سنی ہے مگر یہ بات میرے مونہہ سے غلبہ محبت سے نکل گئی تب
آپ نے اوسے حد ماری اور فرمایا افضل سب سے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت ابوبکر صدیق رض ہین اور اونکے پیچھے حضرت عمر رض ہین روایت ۱۲۵ ہی کہ سیدنا
حضرت امیر المومنین علی مرتضی رض نے فرمایا ہے کہ جو مینے سن لیا کسی سے یہ کہنا کہ ابوبکر رض
اور عمر رض سے علی افضل ہین تو اوسے حد مارونگا روایت ۱۲۶ مدارج النبوۃ مین ہے
کہ ابوبکر عیاش کہ اعلام امت سے ہین کہتے تھے کہ اگر تشریف لائین میرے پاس حضرت
ابوبکر اور عمر اور علی مرتضی رضوان اللہ علیہم تو مین شروع کرون ساتھ حاجت روائی حضرت
علی مرتضی رض کے قبل حاجت روائی حضرت ابوبکر اور عمر کے واسطے قرابت اونکی کے ساتھ
حضرت رسول خدا صلعم کے اور اگر مین ساتوین آسمان سے زمین پر گر پڑون تو مجھے محبوب تر

بھی اس سے کہ تقسیم کردن اونکو اوپر **روایت** ۱۲ سبع سنابل مین ہے کہ ایک شخص نے
حضور مین جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حاضر ہوکر عرض کی کہ حضور کے پاس چار سوال
کرنے کو حاضر ہوا ہون آپ نے فرمایا پوچھ چار کیا چالیس پس اوس مرد نے کہا کہ قریب کیا
ہی اور اقرب کیا ہے اور واجب کیا ہی اور اوجب کیا ہے اور عجب کیا ہے اور اعجب کیا ہے
اور صعب کیا ہے اور اصعب کیا ہے پس فرمایا جناب علی مرتضی نے قریب تو قیامت ہے
اور اقرب موت ہے اور واجب توبہ ہے اور اوجب یعنے واجب زیادہ چھوڑنا ہے گناہ کا
اور عجب دنیا ہے اور اعجب طالب دنیا ہین اور صعب یعنے مشکل پس قبر مین جانا ہے اور
اصعب پس بلا توشہ کے قبر مین جانا ہے **حال** علاوہ اور فضائل کے بارہ چیزین آپ مین
کامل تھین دیانت یعنے دینداری اور زہد اور ریاضت اور امانت اور تواضع اور شجاعت
اور سخاوت اور فتوت اور حلم اور کرامت اور متابعت رسول اللہ صلعم اور شہادت **ریاضت**
اور مجاہدہ کا حال آپ کے بیان بشر سے باہر ہے گھر مین آپ کے دو دو تین تین فاقے
ہوجاتے اور نوبت نو فاقے کی بھی پہونچی ہے مگر حال فقر کا اپنے کسی سے نہ کہتے اور حضور
نبوی مین بھی عرض نہ کرتے اور یہ فقر و فاقہ اختیاری تھا معاذ اللہ اضطراری نہین اسواسطے کہ
جو ہاتھ مین آتا فی سبیل اللہ کردیتے سائل کو رد نکرتے اور تمام رات **عبادت** الہی مین مصروف
رہتے اور جب نماز مین کھڑے ہوتے ہیبت الہی سے بہت کانپنے لگتے اور فرماتے یہ وقت
ادا کرنے امانت کا آیا وہ امانت کہ جسے آسمان زمین اوٹھا نہ سکے اور آپ کے ہمسایون نے
کبھی چھپکر بھی سنا ہے اور ہزار آواز تکبیر تحریمہ کی گنی ہی نماز نفل مین اور کبھی دو ہزار کا بھی اتفاق ہوا ہے
اور نماز مین استغراق کی یہ صورت تھی کہ ایکدن جنگ احد مین آپ کے بدن مین ایک تیر کی بھال
رہگئی تھی جب جراح نکالنے لگتا تو آپ کو درد بے نہایت ہوتا اور نوبت غشی کی پہونچ جاتی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی چھوڑدو جب نماز پڑھنے لگین نکال لینا جب حضرت امیر نماز مین مشغول
ہوئے لوگون نے وہ بھال نکال لی اور حضرت علی رض کو خبر نہ ہوئی خون اسقدر جاری ہوا کہ تمام پانو

سے تلی کی زمین تر ہو گئی بعد نماز کے حضرت امیر نے پوچھا یہ خون کیسا ہے لوگون
نے عرض حال کیا اور امانت دار حدیث رسول اللہ پر ایسے تھے کہ صحابہ مین جیسے حضرت
معاویہ وغیرہ سے جو چند روز مخالفت رہی اگر کمال خفا ہوتے تو یہی فرماتے اخواننا
قد بغوا علینا ہمارے بھائی لوگ باغی ہو گئے ہین ہمپر اور کبھی کسیکو کسی پر لعنت
کرنے نہ دے اور اپنے روبرو کبھی گالی نہ دینے دے اور کسی کو برا نہ کہا اور گرد نفسانیت
سے آفتاب امانت کو گرد آلودہ نفرمایا اور قدرت کے چار رکن ہین اور وہ چارون رکن
آپ مین پورے پورے تھے ایک یہ کہ دشمن پر قدرت پاوے تو بخشدے دوسرے غصہ مین
حلم کرے تیسرے وقت دشمنی کی دشمن پر بھلائی چاہے چوتھے محتاجگی مین سخاوت
کرے اور حلم ایسا تھا کہ کسی سے لڑنے کی خو نہ تھی اور مزاج شریعت مین غصہ آتا نہ تھا
چنانچہ روایت ۱۲۵ ہے کہ آپ کے ایک غلام تھے دیوار کے پاس کھڑے تھے آپ نے
اون غلام کو پکارا وہ نہ بولے تب حضرت امیر نے دیوار کے سوراخ سے دیکھا کہ کھڑے
ہین آخر پھر پکارا وہ نبولے یہانتک کہ ستتر بار پکارا مگر وہ نبولے آخر آپ نے اوٹھکر اون
غلام کے روبرو جاکر فرمایا کہ تو نے جواب مجھے کیون نہ دیا اور برابر سنا کیا اوسنے کہا
کہ میرا جی یون چاہا کہ حضور کبھی غصہ نہین فرماتے آج کسی طرح مجھپر غصہ ہوئین آپ نے
فرمایا کہ یہ ارادہ تیرا کبھی پورا نہ ہوگا ولیکن تجھے مینے آزاد کر دیا اور روٹی کپڑا تیرا عمر
اپنے ذمہ رکھا اور آپ سے باوجود جاننے کے ستتر بار غلام کو اسواسطے پکارا
کہ آپنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ ایک روز ایک شخص نے سوال کیا
تھا کہ یا رسول اللہ ہم لونڈے غلام سے کی بار تک درگذر کرین تب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کچھ نہ کرو تو ستتر بار تک درگذر کیا چاہیے
اسواسطے آپنے ستتر بار تک پکارا اور سخاوت اور شجاعت کا حال
حد تحریر سے باہر ہے اور کتب سیر مین مملو ہے اور زہد یعنی دنیا سے ایسی کنارہ کشی

تھے کہ سوا خدا کے کسی سے کچھ علاقہ نہ تھا لکھا ہے کہ ایک زمانہ دراز تک تین روز برابر
بھی روٹی پیٹ بھر کھائی اور فرماتے تھے حَسْبِیْ مِنَ الطَّعَامِ مَا یُقِیْمُ بِہٖ ظَہْرِیْ
مجھے کھانا اسیقدر بس ہے جو میری پیٹھ کو راست رکھے اور عبادت الٰہی سے مانع نہو

حکایت ۳۹ ایام خلافت مین ایک روز بیت المال مین تشریف لائے اور وہان
زر و نقرہ دینار و درم بہت ڈھیر لگے دیکھے اور ایک لحظہ خوب تامل کیا پھر فرمایا یَا صَفْرَاءُ
وَیَا بَیْضَاءُ غُرِّیْ غَیْرِیْ اے سونا چاندی میرے سوا اور لوگون کو اپنے فریب مین
لاؤ میں تو تمکو تین طلاق دی ہین کہ رجعت اوسمین محال ہے **حکایت ۴۰** ایک شخص مسافر مدینہ مین آئے تھے اور جناب
حضرت امام حسن رض نے اون کی مہمانی کی تھی اور طرح طرح کے کھانے پکواتے تھے
جب کھانیکا وقت ہوا وہ مہمان مسجد کے اندر نماز پڑھنے گیا اور نماز پڑہی پھر دیکھا کہ مسجد
کے کونے مین ایک شخص پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہین اور ایک تھیلی مین سے سوکھے
ستو نکال کر دو یا تین پھانکے مارے اور کچھ اس شخص کو بھی دیے یہ شخص بھی پھانک گیا
اور حضرت امام حسن رض کے پاس آیا جب کھانا دسترخوان پر چنا گیا مسافر نے عرض کی
یا حضرت مسجد کے اندر ایک شخص مارے بھوک کے ستو پھانکتا ہے اگر اوسکو بھی بلا کر کھلائین
تو خوب ہے جناب حضرت امام حسن رض نے فرمایا کہ وہ تو حضرت امیر المومنین شیر خدا داماد
مصطفےٰ میرے بابا جان علی مرتضیٰ ہین کہ سب نعمتین اون پر قربان ہین اور آنکھین آنسوؤن سے
بھر لائے اور فرمایا کہ اونھون نے لذتین دنیا کی اپنے اوپر حرام کین ہین اور اپنے بدن کو
دکھ اور رنج مین ڈال رکھا ہے **روایت ۱۳۱** کی ابو عمر نے ایک ہمدانی شخص سے کہا کہ کہا
معاویہ نے ضرار اسدی کو اے ضرار کچھ حضرت علی کا وصف مجھ سے تو بیان کر کہا یا امیر
المومنین یہ بات مجھ سے معاف رکھو کہا کچھ کہو تو سہی کہا جب ایسا ضرور ہے تو وہ بڑی قوی
تھی فصل بات کہتے تھے اور عدل کے ساتھ حکم فرماتے پھٹتا تھا دریا علم کا جوانب سے
ونکے اور ٹپکتی تھی حکمت نواحی سے اونکی بھاگتے تھے دنیا اور زہرہا سے اور مانوس

ہوتے تھے ساتھ رات کے اور ساتھ وحشت اوسکی کے اور تھی بڑی عبرت پذیر بڑے متفکر
لباس میں وہ لباس آپکو پسند آتا جو چھوٹا مقتصر ہوتا اور کھانون مین وہ کھانا جو روکھا سوکھا
ہوتا اور ہم لوگون مین مثل ہم لوگون کے رہتے جواب دیتے جب ہم لوگ اونسے کچھ سوال
کرتے اور ہمارا انتظار کرتے جب ہم لوگ انتظار کشتی کی درخواست اونسے کرتے اور
ہم لوگ واللہ باوجود ایسی موانست اور بے تکلفی کے مارے رعب اور ہیبت کے اونسے
بات نہین کر سکتے تھے تعظیم کرتے تھے دینداروں کی اور بیٹھتے تھے غربا اور مساکین
کے پاس طمع نہین کر سکتا تھا قوی اپنے باطل مین اور نہ ناامید ہوتا تھا ضعیف اپنے حق
سے بسبب عدل اونکی کے اور مین گواہی دیتا ہون کہ مینے دیکھا ہے اونکو اوسوقت
کہ رات سناٹے خوب اندھیری ہو گئی ہے اور ستارے ڈوب گئے ہین کہ کھڑے
ہوئے ہین آپ ریش مبارک اپنی اور اچھل رہے ہین تڑپ رہے ہین جسطرح آدمی
سانپ کا کاٹا تڑپتا ہے اور رو رہے ہین جسطرح کوئی غم کا مارا روتا ہے اور فرما
رہے ہین اے دنیا میرے سوا اور کسی کو فریب دے تو مجھسے مونھ پھیر لے یا میری
مشتاق ہو وے ہیہات ہیہات مینے تو تجھی طلاق دی جسمین رجعت نہین سو عمر
تیری تھوڑی ہے اور خطر تیرا حقیر ہے آہ قلت زاد اور بعد سفر اور وحشت راہ سے پس
رونے معاویہ اور کہا رحم کرے اللہ ابوالحسن کو وہ ایسی تھی پھر کہا پس کیسا
غم ہے تمھارا اونپر اے ضرار کہا مجھے اوس عورت کا ایسا غم ہے کہ اوسکا اکلوتا بیٹا
اوسکی گود مین ذبح کیا جاوے کذا فی ازالۃ الخفا اور تواضع اور عاجزی حضرت کی
اس حالت پر تھی کہ باوجود اس شرافت اور علم و فضل کے اونکو ایسی عاجزی تھی کہ بازار سے
چیزین خرید کے اپنے ہاتھ لایا کرتے زمان خلافت مین از قبیلہ مغرب سے سمرقند تک
تصرف مین آپ کے تھا اور آپ پیادہ پا بازار کوفہ مین گذر فرماتے اور بازاری لوگ اپنے
اپنے معاملات مین مشغول ہوتے اور آپ کے گذرنے کی اونکو خبر نہوتی جب ازدحام

لوگوں سے راہ نہ ملتی تو آپ فرماتے ذرا ہٹو اپنے امیر کو راہ دو آواز آپ کی سنکر لوگ ہٹ جاتے اور ایکروز گوشت بکر یکا ترازو کے پلے میں بازار سے لئے آتے تھے لوگوں نے عرض کی کہ یا امیر المومنین یہ بوجھ ہمیں عنایت ہو کہ آپ کے گھر پہونچا دیں آپ نے فرمایا لا ینقص الرجل من کماله ما یحمل شیئ الی عیاله یعنے آدمی اگر کوئی چیز بازار سے اپنے اہل و عیال کے واسطے لے آوے تو اوسکے کمال اور عزت میں کچھ نقصان نہیں ہوتا اور

روایت ۱۲۵ ہے کہ ایکدن منبر پر آپ بیٹھے تھے اور بدن مبارک پر آپ کے تہ بند موٹے کپڑے کا آدھی پنڈلی تک تھا اور چادر بھی آپ کی ایسی ہی تھی اور حضرت امیر عباس رض نے فرمایا اے امیر المومنین یہ کیا بات ہے جو تمنے اختیار کی ہے آپ نے اسکا کچھ خیال نفرمایا

خلافت بروز جمعہ اٹھارہویں تاریخ ذی حجہ کی جسدن حضرت عثمان ذی النورین رض شہید ہوئے جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضی رض باصرار سب صحابہ کے تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اور پانچ برس تین مہینے اور بقول بعضے چار برس نو مہینے آپ نے خلافت کی اور شہادت آپ کی جمعہ کے صبح کو اٹھارہویں تاریخ رمضان شریف کی سن چالیس ہجری میں ترسٹھ برس کی عمر میں جس وقت آپ سجدۂ اول نماز فرض فجر سے سر اوٹھایا ہی تھا کہ عبدالرحمن بن ملجم شقی خارجی جہنمی نے باغوا ایک عورت موسومہ قطامہ خارجیہ ملعونہ کے کہ جسکے بارہ آدمی اقرب الاقارب جنگ نہروان میں بحکم جناب امیر رض کے مارے گئے تھے خنجر آبدار زہر کا بجھایا ہوا آپ کے سر مبارک پر مارا وہ کام کر گیا آپ نے اوسوقت فرمایا فزت برب الکعبة مقصد کو پہونچ گیا میں قسم خدا کی آخر یکشنبہ کی رات اکیسویں ۲۱ تاریخ رمضان کے جان بحق تسلیم ہوئی اور جناب حضرات حسنین اور عبداللہ بن جعفر نے آپکو غسل دیا اور محمد بن حنفیہ اونکے بیٹے نے پانی پکڑایا اور حضرت امام حسن رض نے نماز پڑہائی اور اوسی رات کو جنازہ طیبہ کو اوس جگہہ پہ لیگئے جہاں حضرت امیر رض نے مقابر اونکو خبر دی تھی اور وقت سحر کے دفن کر کے مقام مدفن کو خلایق سے مخفی کیا

اور روایت ۱۳ ہے کہ حضرت امیر المومنین علی رض نے وصیت فرمائی تھی کہ سر جنازہ پر آپ کے یہ دو بیت لکھ دیے جاویں سے وفدت علی الکریم بغیر زاد ÷ من الحسنات والقلب السلیم ÷ فان الزاد اقبح کل شیئ ÷ اذا کان الوفود علی الکریم ÷ شواہد النبوۃ میں ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ جنازہ ہمارا اٹھا کے طرف لیجائیو جہان تمہین سفید پتھر چمکتا نظر آوے وہان ہمین رکھ دینا موافق وصیت کے جنازہ آپ کا جدہر فرمایا تھا ادہر لے گئے وہان جا کر دیکھا کہ ایک پتھر خوب چمکتا گڑا ہے اوس پتھر کو اکھاڑا تو دیکھا کہ اوسکے نیچے قبر طیار ہے اوس میں آپ کو دفن کیا اور زمین کو برابر کر دی اور لوگون سے چھپا رکھا جب ہارون رشید کا وقت آیا تب ایک روز ہارون رشید بادشاہ جنگل مین شکار کو گیا تب کتے ہرنون پر چھوڑے نہ تو کتون نے ہرنون پہ حملہ کیا اور نہ ہرن کتون سے ڈر کر بھاگے بلکہ ایک مقام پر جا کر کھڑے ہو گئے ہر چند ہارون نے کتون کو اشارہ کیا مگر ہرن کے جانب کتون نے رخ نکیا ہارون متحیر ہوا اور اوس اطراف مین کوئی بوڈھا تھا اوسنے بولا کہ پوچھا اوس نے کہا کہ ہم اپنے بزرگون سے سنتے آتے ہین کہ یہان پر قبر حضرت جناب امیر المومنین علی رض کے ہے بادشاہ نے تحقیق کر کے وہان روضہ مبارک بنوایا اور ہمیشہ بادشاہ زیارت کو صدق کر کے وہان آیا کرتا تھا جہان نجف اشرف کر کے مشہور ہے سے یارب برسالت رسول الثقلین ÷ یارب بغزا کنندہ بدر و حنین ÷ عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات ÷ نیمی بحسن رض بخش و نیمی بحسین رض ÷ الٰہی لی خمسۃ اطفی بہا حر الوباء الحاطمۃ ÷ المصطفی والمرتضی وابناہما والفاطمۃ رض ÷ اللہم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربک ان یکشف لی حاجتی ہذہ لیقضی اللہم شفعہ فی یارب کل شیئ ویا مالک کل شیئ اغفر کل شیئ لمن لیس کمثلہ شیئ ولا یسئل عن شیئ اللہم انہ لیس فی السموات دورات ولا فی الارض غمرات ولا فی البحر قطرات ولا فی الجبال مدرات ولا فی الشجر ورقات ولا فی الاجسام حرکات ولا فی العیون لحظات ولا فی النفوس خطرات الا وبک عارفات ولک شاہدات وعلیک والات وفی ملکک متحیرات

ثنا بالقدرة التي سخرت بها اهل الارض والسموات سخرلي قلوب المخلوقات واغفر لي
جميع الخطيات واعف عني جميع السيآت ووفق لي بالخير والحسنات والطاعات وادخلني
في جوار رحمت خير البريات ولا تجعلني محتاجاً لاحد من المخلوقات يا عمد من لا عمد له يا سند
من لا سند له يا ذخر من لا ذخر له يا غياث من لا غياث له يا من سجد لك سواد
الليل ونور النهار وضوء القمر وشعاع الشمس ودوي الماء وحنين الشجر فاغفر لي ما قدمت
وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وهب لي خير الدنيا والآخرة وارزقني رزقا واسعا
كثيرا طيبا مباركا لا انقطاع له ولا انصرام واغفر لي ولوالدي ولاخي الشيخ اصغر علي المرحوم
ولاخي الشيخ ناظر علي المغفور اللهم ولا تدع في قلبي موضع شعرة الا تملؤه من محبتك ومحبة
نبيك سيدنا محمد صلي الله عليه وآله وصحبه وسلم ومحبت جميع آله واصحابه وذرياته اجمعين
برحمتك يا ارحم الراحمين **فائدہ** جب یہ کتاب ملاحظہ سے جناب مستطاب فلاطون
زمان مسیحای دوران شبلی وقت جنید زمانہ از غیر حق بیگانہ العالم البارع الادیب
الفاضل البحر الحبر اللبیب کشاف دقائق المعقول المنقول حلال غوامض الفروع
والاصول محب اہلبیت مصطفوی عاشق زار دودمان مرتضوی صاحب باطن وظاہر
ناقد بصیر ماہر ذو کرامات عام صیت جلالہ فی سائر الامصار کالامثال ناطق حقائق
واعظ خلائق پیر عارفین دستگیر سالکین جامع کمالات معنوی وصوری جناب حضرت
مولانا سید شاہ **امداد علیخان** صاحب صدر اعلی بہادر بھاگلپوری ادام اللہ فیضانہ
وعرفانہ کے گذری مناقب اور فضائل اہلبیت نبوت رض کے دیکھکر اتنا خوش اور محظوظ ہو
کہ باہر حیز تحریر سے ہے خارج احاطہ تقریر سے ہے پھر اس عاصی کی طرف متوجہ ہوکر
فرمایا باشارہ اللہ جزاک اللہ في الدارین خیرا انی اراک انک تسیر في الجنة مع الملائکة
سیراً او تطیر من غصن الی غصن مع الملاء الاعلی طیراً اور اسیوقت یہ قطعہ تاریخ ختم وطبع کتاب

ارشاد فرمائی **قطعہ تاریخ**	ملک گفتا حسن تلک گفہ طوبی	کتاب چو امی شفقا شد مرتب

صلوٰۃ نواز ہر صلوٰۃ ہست افضل
من العسل احلیٰ من المسک اطیب
کتابیست یا دستۂ نور ایمان
فو انصب علیہ الی اللہ فارغب

سلام نواز ہر سلام ست احب
چہ گلدستۂ نعت آلِ محمد
دیار وفتہ ہا دوان ست یارب
زہی از سر اہلبیت مطہر

کلام تو واللہ شد از فیض احمد
کہ نامش ہزار ما ہست اعذب
چو خواہی صفای خدا و محمد
شدہ کنز خیرات تاریخ اعجب
۱۲۸۹

خاتمۃ الطبع

حمد بیحد اوس داور بیمال کبیر المتعال کو جسنے جمیع مخلوقات کو محض واسطے عرفان وحدانیت و ربوبیت اپنی کے خلق و پیدا کیا و صلوٰۃ و سلام اوس سرور انبیا معدن اصفیا پر جسنے اپنے نور نبوت سے ہدایت کو ضلالت سے ممیز و ممتاز فرمایا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و اہلبیتہ اجمعین الی یوم الدین اما بعد واضح ہو کہ اس خاکسار ذرۂ بیمقدار کو خاندان قادریہ علیہ میں حضرت قطب زمان یکتای دوران واقف حقائق ملکوتی دانای اسرار لاہوتی حقیقت آگاہ عارف باللہ جناب شاہ ضیاء اللہ صاحب قادری الفخری سے بیعت ہے ادام اللہ فیضانہ الی یوم القیامۃ اور ہمیشہ سے احقر کو شوق قدمبوسی و زیارت بزرگان دین سالکان راہ شرع متین رہا علما اعلام و اہل اللہ کی زیارت کو ذریعہ سعادت دارین و نجات کونین جانا کیا چنانچہ سال گذشتہ میں حسب اتفاق برسم تجارت وارد شہر آرہ ہوا اور وہان جناب کمالات انتساب اکمل الکملا افضل الفضلا عالم علوم معقول و منقول جامع فنون فروع و اصول مسیحائی وقت جناب مولانا حکیم ناصر علی صاحب دام فیوضہ سے شرف ملازمت حاصل ہوئی جناب ممدوح الشان نے وہ خلق محمدی مبذول فرمایا کہ جسکے بیان سے زبان قاصر ہے ذات بابرکات اونکی اوس شہر میں مثل شمس تابان و درخشان ہے انواع انواع طرح کا فیض جاری ہے اطراف و اکناف دور دراز کے لوگ بہرہ یاب ہیں اور عاشق صادق رسول اللہ محب واثق اہل بیت حبیب اللہ کوئی وقت ذکر و شغل عبادات و ارشاد سے خالی نہیں خاکسار نے جبکہ حال دیکھا بکمال تمنا و آرزو گذارش کیا کہ اس مسافر کو بھی فیض عام سے حصہ دیجیے جناب ممدوح الوصف نے حسب استیداد و اصرار کے ترین دیکھا رسالہ ناصر الابرار فی مناقب اہلبیت الاطہار کمال ذوق سے تالیف کر کے مرحمت کیا اور حق تالیف بحل فرمایا خاکسار نے بالفعل اوس رسالہ کو بخط عمدہ و پاکیزہ بکمال خوش اسلوبی طبع کرایا ہے شائقین با تمکین سے گذارش ہے کہ دس پیسہ کو حرز جان و ایمان سمجھکر لیوین ہمیشگان کی خدمت میں عرض ہے کہ بدون اجازت اس فقیر قصد طبع نفرمائین فقط اور دوسرا رسالہ شہادتین عنقریب مولفہ جناب ممدوح الوصف طبع ہوتا ہے

هٰذه شجرة طيبة لسلسلة القادرية
اصلها ثابت و فرعها فی السماء

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوٰة والسلام على رسوله محمد وآله واصحابه اجمعين اما بعد فهٰذه السلسلة من المشائخ الكرام فی طريق السلسلة القادرية رضوان الله تعالى عليهم اجمعين ؕ

الٰهی بحرمت سید الکونین رسول الثقلین محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الٰهی بحرمت مظہر العجائب والغرائب امام المشارق والمغارب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

الٰهی بحرمت حضرت امیر الامامین ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

الٰهی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت شیخ سری سقطی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت شیخ ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت شیخ محمد ابو بکر شبلی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز یمنی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت شیخ ابو یوسف طرطوسی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت شیخ ابو الحسن بن علی الہنکاری القرشی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت حضرت شیخ ابو سعید ابن المبارک مخزومی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عمار بن یاسر البدلیسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ نجم الحق والدین الکبرا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مجد الدین بغدادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ رضی الدین معروف لالا رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد جرجانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ نور الدین مشہور با اسفرائنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد الکریم محمود مزدقانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ قطب الاقطاب علی الثانی سید علی ہمدانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ اسحاق ختلانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ السادات سید محمد نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ الاسلام محمد نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد غیاث نوربخش رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ حسن محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ یحییٰ مدنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سراج الواصلین حضرت مولانا نظام الدین نگراؤنی ثم اورنگ آبادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت قدوۃ المحققین والعارفین حضرت مولانا فخر الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت زبدۃ السالکین والمشائخین حضرت مولانا ضیاء الدین کالپوی ثم جیپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ دلیل الملۃ والدین شیخ دلیل صاحب قدس اللہ سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز و انکسار حضرت ہادی دین حقیقت آگاہ عارف باللہ شاہ ضیاء اللہ عبد القادری النجفی

ادام اللہ فیوضہ علی رؤس الطالبین الی یوم الدین

الٰہی بحرمت سائر کبرای بزرگان دین که درین شجرۂ طیبہ مسطور اند این عاصی حقیر پرتقصیر را نیز عبد العزیز در گذر و عفو نما و در روز قیامت در زمرۂ نیکان حشر و محشور گردان آمین یا رب العالمین

ببخشای بر من که بیچاره ام	ز بس عاجز از نفس اماره ام
الٰہی چنان کن تو انجام کار	تو خوشنود باشی و من رستگار

اشتہار

واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب کا
جناب مؤلف کتاب ہذا نے راقم کو عنایت فرمایا ہے
اور نیز درخواست رجسٹری حسب مراد قانون بستم سنہ ۱۸۴۷ء
روانہ گورنمنٹ ہوئی ہے لہذا صاحبان مطابع و
ہم پیشگان ہمعصر کی خدمت میں التماس ہے کہ بغیر اجازت
راقم کے کوئی صاحب قصد طبع کا نفرمائیں اس ناچیز کو
رہین منت فرمائیں جتنی کتابیں چاہیے ہوں مکان
واقع لکھنؤ محلہ پل گاماں سے طلب فرمائیں فقط

العبد

سنہ ۱۲۸۹ ہجری